ڈیجیٹل ایڈیشن

مذمّتِ
فحاشی و زناکاری

(قرآن وسنّت اور مختلف انسانی وغیر انسانی معاشروں میں)

تالیف

فضیلۃ الشیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

www.KitaboSunnat.com

نشر و توزیع: مکتبہ کتاب وسنّت
ریحان چیمہ، تحصیل ڈسکہ، سیالکوٹ، پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

ڈیجیٹل ایڈیشن

مذمتِ فحاشی وزناکاری

(قرآن وسنت اور مختلف انسانی وغیر انسانی معاشروں میں)

تالیف:

فضیلۃ الشیخ ابوعدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

ترجمان سپریم کورٹ الخبر

وداعیہ متعاون: مرکز دعوت وارشاد، الدمام

ترتیب و تبییض:

مولانا غلام مصطفیٰ فاروق

خطیب جامعہ شمس الہدیٰ، ڈسکہ

نشر و توزیع:

مکتبہ کتاب وسنّت

ریحان چیمہ، تحصیل ڈسکہ، ضلع سیالکوٹ، پاکستان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب	:	مذمتِ فحاشی وزناکاری
تالیف	:	فضیلۃ الشیخ ابوعدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ
مرتب	:	مولانا غلام مصطفیٰ فاروق، ریحان چیمہ
تاریخِ طباعت	:	اکتوبر ۲۰۰۰ء
تعداد	:	۱۱۰۰
قیمت	:	۷۵روپے

ڈیجیٹل ایڈیشن کی پی ڈی ایف فائل واٹس اپ نمبر 9082458729 (91+) سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

اسٹاکسٹ: مکتبہ سلفیہ، ۴ شیش محل روڈ، لاہور۔ فون: ۷۲۳۷۱۸۴

ملنے کے پتے:

- حدیث پبلیکیشنز، ۲- شیش محل روڈ، لاہور۔ فون: ۷۲۳۲۸۰۸
- نعمانی کتب خانہ، حق اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ فون: ۷۳۲۱۸۶۵
- اسلامی اکیڈمی، اردو بازار، لاہور۔
- مدینہ کتاب گھر، اردو بازار، گوجرانوالہ۔
- مکتبہ نعمانیہ، اردو بازار، گوجرانوالہ۔
- مکتبہ قدوسیہ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ فون: ۷۳۵۱۱۲۴
- مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، ڈاک خانہ بھوپالوالہ، تحصیل ڈسکہ، ضلع سیالکوٹ (پاکستان)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محترم قارئین کرام!

یہ کتاب ایک بہت اہم موضوع پر ہے جس کا جاننا اور سمجھنا ہر مسلمان کے لئے بہت ضروری ہے تا کہ وہ اپنا محاسبہ کر سکے اور اپنی آخرت کو سنوار سکے۔

میں نے اس کی اہمیت اور افادیت کے پیشِ نظر ضروری جانا کہ اسے مزید دیدہ زیب بنایا جائے تا کہ پڑھنے والوں کو پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ہو۔

اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس کتاب کے مؤلف، جمع وترتیب، تحقیق و تخریج اور تمام معاونین حضرات کو اس کا بہترین اجرِ خیر عطا فرمائے اور اسے ان سب کے لئے بطورِ ثوابِ جاریہ قبول فرمائے۔ آمین

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ میری اس کوشش میں کامیابی عطا فرمائے اور مجھے اور تمام امت کو دینِ حق کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا ربّ العرش العظیم

زبیر سوراتی

(+91) 9082458729

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرستِ مضامین

چند کلمات ۱۲
لفظ زنا اور اس کے مترادفات ۱۳
مختصر لغوی بحث ۱۳
(۱) اَلزِّنَا ۱۳
(۲) اَلْبَغَاءُ ۱۴
(۳) اَلسِّفَاحُ ۱۵
(۴) اَلْعَنَتُ ۱۶
(۵) اَلْفَاحِشَةُ ۱۶
زنا - جانوروں کے یہاں ۲۰
ایک واقعہ ۲۰
زنا - انسانوں کے یہاں ۲۲
زنا - بعض بادیہ نشین وجنگی قبائل کے یہاں ۲۲
۱- قبیلہ ٹاکو (Taicoue) ۲۳
۲- قبیلہ بنی امر ماریا (Beni Amer Marea) ۲۳
۳- قبائل ٹیسانہ (Tessana) ۲۳
۴- قبیلہ بنی مزاب (Beni Mazab) ۲۳
۵- قبیلہ بازیبا (Baziba) ۲۳
۶- قبیلہ باکوکی (Bakoki) ۲۳
۷- جنگلی قبائل ۲۴
۸- قبیلہ گائیکہ (Gaika) ۲۴
۹- قبائل ماروورز ۲۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۰- مغربی وکٹوریہ کے قبائل ۲۴
۱۱- قبیلہ نیاسز (Niases).. ۲۴
۱۲- جنوبی افریقہ کے بعض قبائل ۲۵
۱۳- یوگنڈا کے بعض قبائل ۲۵
۱۴- اشانتی نامی قبائل ۲۵
۱۵- سلیمی قبائل ۲۵
۱۶- کوریاک قبیلہ..۲۵
۱۷- امریکی ریڈ انڈین..۲۵
۱۸- قبائلِ کیلی فورنیا کا قبیلہ ہوبسوس..۲۵
۱۹- قبائل مودوس ۲۶
۲۰-۲۱- کومانس اور سوماس ۲۶
۲۲- کیلی فورنیا کے قبائل..۲۶
۲۳- جنوبی امریکہ کے بعض قبائل..۲۶
۲۴- قبیلہ الانکا..۲۶
۲۵- قدیم پیرو..۲۶
۲۶- میکسیکی قبائل..۲۶
۲۷- انڈیا کے بعض جنگلی قبائل.. ۲۷
۲۸-ٹونگوزس (Taungouzes) ۲۷
۲۹- تھلنکٹ (Thlinkit).. ۲۷
۳۰- جزائر نیو کلدانیہ.. ۲۷
۳۱- جزائر بولینزیہ ۲۸
زنا - اقوامِ قدیمہ کے یہاں.. ۲۸
۱- ہندی اقوام.. ۲۸

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۲- ہندوؤں کے چار طبقات ۲۸
۳- آریہ سماج ۲۹
۴- چینی اقوام ۲۹
۵- تبتّی اقوام ۳۰
۶- قومِ جرگس ۳۰
۷- یونانی قوم ۳۰
۸- موسونس کا قول ۳۰
۹- ڈائین کرائیسوس ٹوم کا قول ۳۰
۱۰- پروفیسر پائیتھا گور کا قول ۳۱
۱۱- افلاطون کا قول ۳۱
۱۲- ارسطو کا قول ۳۱
۱۳- رومانی قوم ۳۱
۱۴- سنہ ۱۸ قبل مسیح ۳۲
۱۵- سنہ ۱۹ قبل مسیح ۳۲
۱۶- یورپ کا عہد قدیم ۳۲
۱۷- قدیم مصری اقوام ۳۲
۱۸- بابل، ۱۹- اشور، ۲۰- قدیم ایران ۳۳
۲۱- سکسونی قوم ۳۳
متفق علیہ چیز ۳۳
زنا - اہلِ کتاب کے یہاں ۳۵
زنا - یہود کے یہاں ۳۵
یہودیوں کی فریب کاری کا ایک واقعہ: ۳۵
بائبل کے عہد قدیم - یا - تورات کے احکام اور یہود ۴۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیکس پارٹی ۴۲
صہیونی پلاننگ ۴۳
زنا - نصاریٰ (عیسائیوں) کے یہاں ۴۴
عیسائی کتب و قوانین - اور - خود مغربی عیسائیوں کی حالتِ زار ۴۸
خلاصۂ کلام ۴۹
زنا - شریعتِ اسلامیہ میں ۵۱
زنا کی مذمت و سزا - قرآنِ کریم میں ۵۱
عبادالرحمٰن کے اوصاف ۵۲
آغازِ اسلام میں زنا کی سزا ۵۳
سزا کے سلسلہ میں دوسرا اور آخری حکم ۵۴
تائب کے سلسلہ میں ایک وضاحت ۵۵
ترکِ زنا پر بیعت ۵۷
قحبہ گری کروانے کی مذمت ۵۸
آزاد شہوت رانی کی مذمت اور نکاح کی ترغیب ۵۹
ارتکابِ زنا پر کنیز کی سزا ۵۹
اہلِ کتاب کی عورتوں سے شادی ۶۰
آداب و شرائط ۶۱
غیر مسلم عورت سے شادی ۶۲
معیارِ جواز اور شرائطِ جواز ۶۲
معیارِ جواز ۶۳
شرائطِ جواز ۶۴
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں؟ ۶۶
معیار صورت نہیں سیرت ہے ۶۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہلِ کتاب عورتوں سے شادی کے نتائج و عواقب ۶۸
فسادِ معاشرہ ۶۸
فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی دور اندیشی ۶۸
مغرب زدہ معاشرہ کی عورت کی حالتِ زار ۶۹
پہلی تربیت گاہ...ماں کی گود ۷۰
الفاحشہ سے کیا مراد ہے؟ ۷۱
فحاشی پھیلانا ۷۲
عصمت ازواجِ انبیاء کے باوجود فحاشی سے متنبہ کرنا ۷۲
زناکاری کی مذمت و سزا... احادیث کی رو سے ۷۴
۱- زانی کا ایمان سے تہی دامن ہو جانا ۷۴
۲- ایمان سائے کی طرح ۷۵
۳- ایمان قمیص کی طرح ۷۶
۴- دولت ایمان سلب ۷۶
۵- زناکار کے خون کی ارزانی و بے قیمتی ۷۷
۶- واجب القتل انسان ۷۸
۷- زنا... خوفناک گناہ ۷۹
۸- زناکار کی قبولیتِ دعا اور مغفرت سے محرومی ۷۹
۹- زانیہ مغفرت سے محروم ۸۰
۱۰- زناکاروں کو عذابِ جہنّم ۸۱
۱۱- دردناک عذاب ۸۳
۱۲- ادھیڑ عمر میں بدکاری کا گناہ ۸۴
۱۳- نظرِ رحمت سے محروم تین آدمی ۸۴
۱۴-۱۵- بوڑھے بدکار کی سزا ۸۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۶- چار قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ۸۶
۱۷- جنت سے محروم انسان ۸۶
۱۸- تین محبوب اور تین مبغوض بندے ۸۷
۱۹- بعض حالات میں زناکا زیادہ گناہ ۸۸
۲۰- پردیسی کی بیوی سے زنا کرنا ۸۸
۲۱- زہریلے سانپ ۸۹
۲۲- مجاہد و فوجی کی بیوی سے زنا ۸۹
۲۳- پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا ۹۱
۲۴- دس گنا سے زیادہ گناہ ۹۴
۲۵-۲۶- زنا کی وجہ سے بے قیمت و وقعت ہونا ۹۴
۲۷- فحاشی وزناکاری کے عام ہونے پر اجتماعی عذاب ۹۵
۲۸- کثرتِ زنا اور عذابِ الٰہی ۹۶
۲۹- عمومی عذاب ۹۶
۳۰- قومی تباہی کے پانچ اسباب ۹۷
۳۱- بدکار قوم پر موت کا تسلط ۹۸
۳۲- فحاشی کے نتائجِ بد ۹۸
لمحۂ فکریہ ۹۹
زانی کی سزا ۱۰۰
غیر شادی شدہ لڑکی اور لڑکے کی سزا ۱۰۰
۱-ملک بدر یا شہر بدر کرنا ۱۰۰
حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ۱۰۱
۲- عہدِ نبوی کا ایک واقعہ ۱۰۱
خلفائے راشدین ۱۰۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا عمل ۱۰۳
۶- ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عمل ۱۰۴
دیگر صحابہ وائمہ کا قول ۱۰۴
ایک وضاحت ۱۰۵
امام مالک اور اوزاعی رحمۃ اللہ علیہما کا مسلک ۱۰۵
کیا لڑکی کو ملک بدر کیا جائے گا؟ ۱۰۶
عورت کا سفر بلا محرم ۱۰۶
”أَصَحُّ الْأَقْوَالِ وَ أَعْدَلِهَا“ ۱۰۸
ملک بدری کی مسافت ۱۰۹
”تغریب“ کا معنیٰ ۱۱۱
غلاموں کے زنا کی سزا... قرآنِ کریم میں ۱۱۲
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ان کے موافقین کا نظریہ ۱۱۲
جمہور کی طرف سے جواب ۱۱۲
غلاموں کے زنا کی سزا... حدیث شریف میں ۱۱۵
بعض آثار ۱۱۵
غلاموں کی ملک بدری ۱۱۶
ایک قول ۱۱۷
شادی شدہ زانی کی سزا ۱۱۸
رجم یا سنگسار کرنے کے دلائل ۱۱۹
احکامِ نبویؐ اور عہدِ نبویؐ کے واقعات ۱۱۹
واقعۂ ماعز الاسلمی رضی اللہ عنہ کی تخریج ۱۲۳
مختصر واقعہ ۱۲۵
آلِ غامد کی عورت کا واقعۂ سنگساری ۱۲۵

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جہینہ قبیلہ کی ایک عورت کا واقعۂ سنگسار ۱۲۶
رجم کا ایک اور واقعہ ۱۲۷
یہودی مرد وزن کا واقعۂ رجم ۱۲۸
احکامِ خلفاء اور واقعاتِ عہدِ خلافت ۱۲۹
۱- حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما اور رجم ۱۲۹
۲- حضرت علی رضی اللہ عنہ اور رجم ۱۳۰
۳- حضرت عمر و علی رضی اللہ عنہما اور رجم ۱۳۱
۴- ایک عورت شراحہ ہمدانیہ کا واقعۂ رجم ۱۳۱
خلاصۂ واقعہ ۱۳۲
رجم اور منکرینِ حدیث ۱۳۳
خوارج اور حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے مابین مناظرہ ۱۳۴
منکرینِ حدیث کو چیلنج ۱۳۶
ایک اور جواب ۱۳۶
صرف رجم ۱۳۸
کوڑے اور رجم ۱۴۰
پہلی حدیث: ۱۴۰
دوسری حدیث: ۱۴۱
ایک تیسرا قول: ۱۴۲
ترجیح ۱۴۳
محرم عورت سے نکاح کا بطلان اور اس کی حدود ۱۴۴
سزا ۱۴۴
پہلا قول: ۱۴۴
دوسرا قول: ۱۴۶

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وطی میتة (مردہ عورت سے بدکاری) کی سزا ۱۴۸
دلائلِ شرعیہ کی روشنی میں ۱۴۸
چند اہم بنیادی نکات ۱۴۸
۱- مردہ عورت سے بدکاری کا گناہ: ۱۴۹
۲- اجتماعِ حدو تعزیر: ۱۵۰
۳- تعزیراً قتل کی سزا: ۱۵۰
ازالۂ شبہہ ۱۵۱
مجبور کے لئے حکم ۱۵۳
دلائل ۱۵۴
احادیثِ نبوی سے دلائل ۱۵۴
پہلی دلیل: ۱۵۴
دوسری دلیل: ۱۵۵
تیسری دلیل: ۱۵۶
چوتھی دلیل: ۱۵۶
پانچویں دلیل: ۱۵۷
چھٹی دلیل: ۱۵۸
ساتویں دلیل: ۱۵۸
آٹھویں دلیل: ۱۵۹
قرآنی آیات سے دلائل ۱۵۹
نویں دلیل: ۱۵۹
دسویں دلیل: ۱۶۰
گیارھویں دلیل: ۱۶۰
شبہات کے در آنے پر حدود کا نفاذ روک دینا ۱۶۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلی حدیث: ۱۶۱

دوسری حدیث: ۱۶۲

تیسری حدیث: ۱۶۲

چوتھی حدیث: ۱۶۲

پانچویں حدیث: ۱۶۳

زناکاری وفحاشی کے نتائجِ بد یا تباہ کاریاں ۱۶۵

(۱) اخلاقی ومعاشرتی تباہی ۱۶۵

(۲) نفسیاتی شکست وریخت ۱۶۶

(۳) جسمانی امراضِ مہلکہ ۱۶۶

(۱) سیلان Gonorrhoeae or Gonococcus ۱۶۸

وجۂ تسمیہ: ۱۶۸

اس کی تاریخ: ۱۶۹

اس کی علامات: ۱۶۹

اس کا انجام: ۱۶۹

اس کی قدامت: ۱۷۰

(۲) زہری (Syphilis) ۱۷۰

وجۂ تسمیہ: ۱۷۰

اس کی تاریخ: ۱۷۰

اس کی علامات ووجوہات: ۱۷۱

(۳) ہرپس (Herpes) ۱۷۲

وجۂ تسمیہ: ۱۷۲

اس کی تاریخ: ۱۷۲

اس کے نتائج: ۱۷۳

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس کا انجام: ۱۷۳
(۴) ایڈز (Aids) ۱۷۳
وجۂ تسمیہ: ۱۷۳
انجام ونتائج: ۱۷۴
ٹائم بم: ۱۷۴
مرض کا انکشاف: ۱۷۵
اس کے أسباب: ۱۷۵
ایڈز کے خلاف منظم تحریک ومہم: ۱۷۶
معروف علامتیں: ۱۷۶
ایڈز کی تباہ کاریاں: ۱۷۷
عام مسلم ممالک اور بلادِ عربیہ: ۱۷۹
توجہ طلب: ۱۸۰
فہرستِ مصادر ومراجع ۱۸۲

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

چند کلمات

اَلحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِيْنَ وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلَىٰ أَشْرَفِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَ عَلَى آلِهِ وَ صَحْبِهِ أَجْمَعِيْنَ وَ مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّيْنَ. أَمَّا بَعْدُ

قارئینِ کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

زناکاری و فحاشی اور جنسی بے راہ روی ایک جرمِ عظیم ہے، جس کی حرمت و قباحت شرائع سابقہ و امم قدیمہ، قبائلِ بدویہ اور شریعتِ اسلامیہ میں موجود ہے۔ اس کے معاشرتی و معاشی اقتصادی و روحانی اور جسمانی اضرار و نقصانات اور ان امور کا ارتکاب کرنے والوں کے لئے سزا و عقاب کی ضروری تفصیل ہم کتاب و سنّت کی رو سے آپ کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں، تاکہ اس خطرناک اور مہلک جرم سے بچنا آسان ہو سکے۔ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقِ وَ السِّدَادِ.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لفظ زنا اور اس کے مترادفات

مختصر لغوی بحث

(۱) اَلزِّنَا

شرعی و اخلاقی حدود کو توڑتے ہوئے مرد وزن کے باہمی جنسی تعلقات پیدا کرنے اور جنسی تسکین حاصل کرنے کو "الزنا" کہا جاتا ہے۔ قرآنِ کریم نے اس فعلِ قبیح کو مختلف مقامات پر یہی نام دیا ہے۔

۱- سورۂ اسراء (بنی اسرائیل) آیت ۳۲ میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ۝۳۲﴾

"زنا کے قریب نہ پھٹکو وہ بہت برا فعل ہے اور بڑا ہی برا راستہ"۔

۲- سورۂ فرقان آیت ۶۸، ۶۹ میں ارشاد ہے:

﴿وَ الَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ لَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لَا يَزْنُوْنَ ۚ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۝۶۸ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ۝۶۹﴾

"جو اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے، اللہ کی حرام کی ہوئی جان کو ناحق ہلاک نہیں کرتے اور نہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں، یہ کام جو کوئی کرے گا وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا، قیامت کے روز اس کو مکرر عذاب دیا جائے گا اور اسی میں وہ ہمیشہ ذلت کے ساتھ پڑا رہے گا"۔

۳- سورۂ نور آیت ۳ میں فرمانِ الٰہی ہے:

﴿اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۫ وَّ الزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ﴾

”زانی نکاح نہ کرے مگر زانیہ کے ساتھ یا مشرکہ کے ساتھ، اور زانیہ کے ساتھ نکاح نہ کرے مگر زانی یا مشرک، اور یہ حرام کر دیا گیا ہے اہلِ ایمان پر“۔

۴- سورۂ ممتحنہ آیت ۱۲ میں اسی لفظ کے مختلف صیغے استعمال ہوئے ہیں:

﴿ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّ لَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ ... ﴾

”اے نبی (ﷺ)! جب تمہارے پاس مؤمن عورتیں بیعت کرنے کے لئے آئیں اور اس بات کا عہد کریں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی، چوری نہ کریں گی، زنا نہ کریں گی، اپنی اولاد کو قتل نہ کریں گی“۔

(۲) اَلْبِغَاءُ

عربی زبان میں اس فعلِ شنیع کے لئے ایک دوسرا لفظ ”البغاء“ بھی استعمال کیا جاتا ہے، جس کا زیادہ تر استعمال لونڈیوں یا باندیوں کے لئے ہوتا ہے، یا پھر پیشہ ور جسم فروش عورتوں کی بدکاری کے لئے ہے۔

۱- سورۂ مریم آیت ۲۰ میں ہے:

﴿ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّ لَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّ لَمْ اَكُ بَغِيًّا ۝ ﴾

”مریم نے کہا: میرے ہاں کیسے لڑکا ہوگا جبکہ مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں اور میں کوئی بدکار عورت نہیں ہوں“۔

۲- سورۂ نور آیت ۳۳ میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ... ﴾

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”اور اپنی لونڈیوں کو دنیاوی فائدوں کی خاطر قحبہ گری پر مجبور نہ کرو جبکہ وہ خود پاک دامن رہنا چاہتی ہوں“۔

ان دونوں آیات میں اللہ تعالیٰ نے اس فحاشی کے لئے لفظ بغاء کے ہی مختلف صیغے استعمال فرمائے ہیں۔

(۳) اَلسِّفَاحُ

اس بدفعلی کے لئے عربی زبان میں تیسرا لفظ ”السفاح“ استعمال ہوتا ہے۔

۱- قرآن کریم کی سورۂ نساء آیت ۲۴ میں ہے:

﴿وَ اُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ﴾

”ان کے سوا جتنی عورتیں ہیں انہیں اپنے مال کے ذریعے حاصل کرنا تمہارے لئے حلال کر دیا گیا ہے بشرطیکہ حصارِ نکاح میں ان کو محفوظ کرلو، نہ یہ کہ آزاد شہوت رانی کرنے لگو“۔

۲- اگلی ہی آیت میں ہے:

﴿فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَ اٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ...﴾ [سورۂ نساء:۲۵]

”پس ان کے سرپرستوں کی اجازت سے ان کے ساتھ نکاح کرلو، اور معروف طریقہ سے ان کے مہر ادا کر دو تاکہ وہ حصارِ نکاح میں محفوظ (محصنات) ہو کر رہیں، آزاد شہوت رانی نہ کرتی پھریں اور نہ چوری چھپے آشنائیاں کریں“۔

۳- اسی طرح ہی یہی لفظ سورۂ مائدہ آیت ۵ میں بھی وارد ہوا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

(۴) اَلْعَنَتُ

جنسی تسکین کے لئے حدود و قیود کو توڑنے اور بے راہ روی اختیار کرنے کے لئے عربی میں چوتھا لفظ ”العنت“ آتا ہے، اور یہ بھی قرآن کریم کی سورۂ نساء آیت ۲۵ میں آیا ہے:

﴿ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ﴾

”یہ (لونڈی سے نکاح کرنا) اس شخص کے لیے ہے جو تم میں زنا کا اندیشہ رکھتا ہو“۔

(۵) اَلْفَاحِشَةُ

پانچواں لفظ ”الفاحشہ“ ہے جو زناکاری و اغلام بازی (لواطت و فعل قومِ لوط) جیسے جنسی بے راہ روی والے افعال اور ایسی بداخلاقی پر مبنی باتوں کے لئے اہلِ عرب استعمال کرتے ہیں جو بالآخر اس فعلِ بد پر منتج ہوں، اور یہ لفظ مختلف اشکال میں قرآن کے بکثرت مقامات پر وارد ہوا ہے:

۱- چنانچہ سورۂ بقرہ آیت ۱۶۹ میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٦٩﴾﴾

”(وہ شیطان) تمہیں بدی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور یہ سکھاتا ہے کہ تم اللہ کے نام پر وہ باتیں کہو جن کے متعلق تمہیں علم نہیں ہے (کہ وہ اللہ نے فرمائی ہیں)“۔

۲- سورۂ بقرہ آیت ۲۶۸ میں دوسری جگہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٦٨﴾﴾

”شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور شرمناک طرزِ عمل اختیار کرنے کی ترغیب دیتا ہے، مگر اللہ تمہیں اپنی بخشش اور فضل کی امید دلاتا ہے، اللہ بڑا فراخ دست اور دانا ہے“۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۳- سورۂ آل عمران آیت ۱۳۵ میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَ الَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ...﴾

"اور جن کا حال یہ ہے کہ اگر کبھی کوئی فحش کام ان سے سرزد ہو جاتا ہے، یا کسی گناہ کا ارتکاب کر کے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو معاً انہیں اللہ یاد آجاتا ہے، اور اس سے وہ اپنے قصور کی معافی چاہتے ہیں، کیونکہ اللہ کے سوا کون ہے جو گناہ معاف کر سکتا ہو..."۔

۴- سورۂ نساء، آیت ۱۵ میں ہے:

﴿وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ﴾

"(مسلمانو) تمہاری عورتوں میں سے جو بدکاری کی مرتکب ہوں ان پر اپنے میں سے چار آدمیوں کی گواہی لو"۔

اس طرح یہ لفظ "الفاحشہ" اس سورۃ کی آیت ۱۹، ۲۲، ۲۵ میں بھی استعمال ہوا ہے۔

۵- سورۂ اعراف، آیت ۲۸ میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾﴾

"یہ لوگ جب کوئی شرمناک کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہم نے تو اپنے باپ دادا کو اس طریقہ پر پایا ہے اور اللہ ہی نے ہمیں ایسا کرنے کا حکم دیا ہے، ان سے کہو: اللہ بے حیائی کا حکم کبھی نہیں دیا کرتا، کیا تم اللہ کا نام لے کر وہ باتیں کہتے ہو جن کے متعلق تمہیں علم نہیں، کہ وہ اللہ کی طرف سے ہیں؟"۔

۶- ایسے ہی سورۂ اعراف، آیت ۳۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷- سورۂ یوسف، آیت ۲۴

۸- سورۂ اسراء یا بنی اسرائیل، آیت ۳۲

۹- سورۂ نور، آیت ۱۹-۲۱

۱۰- سورۂ نحل، آیت ۹۰

۱۱- سورۂ عنکبوت، آیت ۲۸، ۳۵

۱۲- سورۂ أحزاب، آیت ۳۰

۱۳- سورۂ شوریٰ، آیت ۳۷

۱۴- سورۂ نجم، آیت ۳۲

۱۵- سورۂ طلاق، آیت اوّل۔

جنسی بے راہ روی کے بارے میں واردہ ان الفاظ[*] پر مشتمل آیات کا ترجمہ و تفسیر ہم سرِ دست چھوڑ رہے ہیں تاکہ بات طویل نہ ہو جائے، اور پھر ویسے بھی آگے چل کر مختلف مراحل پر یہ آیات بطور دلیلِ مسئلہ بھی آجائیں گی، وہاں موقع بموقع ہم ان کا ترجمہ بھی ذِکر کرتے جائیں گے۔ ان شاء اللہ

زناکاری صرف امتِ اسلامیہ کے یہاں ہی قبیح و حرام نہیں بلکہ یہ تو پہلی قوموں اور شریعتوں اور بادیہ نشین و غیر مہذب قبائل میں بھی اسی طرح بری نگاہ سے دیکھی جاتی ہے، حتیٰ کہ یہ تو وہ فعلِ رذیل و ذلیل ہے کہ بعض جانوروں کے یہاں بھی اس کی مذمت کی مثال ملتی ہے، اور ان سب کی تفصیلات آپ کو کتاب ہٰذا میں ملیں گی، ان شاء اللہ۔

[*] المعجم المفهرس لالفاظ القرآن، طبع دار الفكر، بيروت.
المعجم الوسط، طبع استنبول، ترکی، و تقسیم دار الآداب، شارجة.
مترادفات القرآن، راغب بتحقيق صفوان عدنان، طبع دار القلم، دمشق.
مفردات القرآن، مولانا عبدالرحمٰن کیلانی، طبع لاهور.
الزنا ومكافحته، عمرنامه حالا صفحه ۳۷، طبع مؤسسة الرساله، بيروت.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں اس بات کی وضاحت بھی کرتے جائیں کہ یہ کتاب دراصل ہمارے کچھ ریڈیو پروگراموں پر مشتمل ہے جو ریڈیو متحدہ عرب امارات ام القیوین کی اردو سروس سے روزانہ بعنوان "دین و دنیا" نشر ہوتے رہے ہیں۔

انہیں کتابی شکل میں ڈھالنے کے لئے ہم اپنے عزیز مولانا غلام مصطفیٰ فاروق صاحب (سابق امام وخطیب، جامع مسجد صناعیہ جدیدہ، عجمان، متحدہ عرب امارات) کے شکر گزار ہیں کہ جنہوں نے نہ صرف اس موضوع کی ترتیب و تبییض کی بلکہ اس کی اشاعت کا بوجھ بھی اٹھایا، ان کے علاوہ جن احباب نے بھی کسی طرح اس کتاب کی طباعت میں تعاون فرمایا، ہم ان سب کے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہیں، فَجَزَاهُمُ اللهُ أَحْسَنُ الْجَزَاءِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو شرفِ قبول سے نوازے۔

قارئین کے لئے اسے رہنمائی کا باعث اور مؤلف و مرتب کے لئے دنیا و آخرت کی بھلائیوں کا ذریعہ بنائے، آمین یارب العالمین۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابو عدنان محمد منیر قمر
ترجمان سپریم کورٹ
الخبر ۳۱۹۵۲، سعودی عرب

بروز جمعۃ المبارک
۱۲/ جمادی الأولیٰ ۱۴۲۰ھ
۲۷/ اگست ۱۹۹۹ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

انسانوں کے مختلف معاشروں، متعدد اَدوار، مختلف ادیان و شرائع، آسمانی کتب و صحف اور کتاب وسنّت کے حوالے سے بات کرنے سے پہلے آیئے دیکھیں کہ یہ فعل جانوروں کے یہاں بھی کس طرح مذموم ہے اور انہوں نے اس کی مذمّت کے لئے کیا انداز اختیار کیا؟

زنا - جانوروں کے یہاں

جانوروں میں سے ہی ایک بندر بھی ہے، جو انسانوں سے کافی مانوس ہے اور سدھایا بھی جاتا ہے، اور اس کے یہاں کچھ فطانت یا سوجھ بوجھ کا پایا جانا بھی معروف ہے، لیکن اس کے باوجود بندر ایک جانور ہی تو ہے، اس فحاشی وبدکاری کو تو بندروں نے بھی برا قرار دے دیا ہے۔

ایک واقعہ

جس کی مثال کسی عام سی کتاب میں نہیں بلکہ قرآنِ کریم کے بعد دنیا کی صحیح ترین کتاب صحیح بخاری شریف، کتاب مناقب الأنصار، باب القسامہ فی الجاہلیہ میں حضرت عمر بن میمون رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

«رَأَیْتُ فِي الْجَاھِلِیَّةِ قِرَدَةً اِجْتَمَعَ عَلَیْھَا قِرَدَةٌ قَدْ زَنَتْ فَرَجَمُوْھَا فَرَجَمْتُھَا مَعَھُمْ».[۱]

”حضرت عمر بن میمون رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: میں نے عہدِ جاہلیت میں دیکھا کہ بندروں کا ایک گروہ بندریا کے گرد جمع ہوگیا جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا، اور انہوں نے اسے سنگسار کر دیا، اور ان کے ساتھ میں نے بھی اسے رجم و سنگسار کیا تھا“۔

[۱] صحیح بخاری:۳۸۴۹، بخاری مع الفتح:۷/۱۵۶، طبع دار الإفتاء، ومکتبہ سلفیہ، القاہرہ، مصر۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کے متن اور سند کی صحت کے لئے یہی کافی ہے کہ یہ صحیح بخاری شریف کی حدیث ہے، اور اگر کسی کو اس سلسلہ میں کسی قسم کا کوئی اشکال ہو تو وہ فتح الباری، جلد ہفتم، صفحہ ۱۶۰، ۱۶۱ دیکھ سکتا ہے، جہاں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بڑی کافی وشافی تفصیل بیان کی ہے اور انہوں نے اسماعیلی کے حوالہ سے اس قصے کو بالتفصیل بھی بیان کیا ہے۔

اور اس مفصل قصہ کو ان کے معاصر علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ نے اپنی شرح عمدۃ القاری میں بھی نقل کیا ہے۔[۱]

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی معروف کتاب "الجواب الکافي لمن سأل عن الدواء الشافی" میں اس قصے کو ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

> "زناکاری اتنا فحش کام ہے کہ اس کی فحاشی نوعِ انسانی کے ذہنوں میں جاں گزین ہوچکی ہے اور اس پر بس نہیں بلکہ یہ تو جانوروں کے یہاں بھی بڑا فحش کام ہے اور غلیظ فعل ہے"۔

اور آگے انہوں نے بخاری شریف میں مذکور بندروں والا واقعہ نقل کیا ہے۔[۲]

یہ تو بات تھی ایک غیر انسانی مخلوق، ایک جانور، بندر کے بارے میں، کہ ان کے یہاں بھی زنا بہت بدکاری شمار ہوتا ہے، حتیٰ کہ انہوں نے اس کا ارتکاب کرنے والی ایک بندریا کو سنگسار کیا، اور یہی سزا شادی شدہ زانی عورت کے لئے اسلام میں بھی ہے، جس کی تفصیل آگے چل کر ہم ذِکر کریں گے۔ ان شاء اللہ

[۱] عمدۃ القاری، جلد ششم، جز ۱۶، ص: ۳۰۰، طبع دار الفکر، بیروت۔

[۲] الجواب الکافی، ص: ۱۳۲، طبع مکتبۃ الریاض الحدیث، الریاض، کتاب لاتقربوا الزنا، ص: ۴، ۵، طبع الریاض، سعودی عرب۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زنا - انسانوں کے یہاں

جو فعل غیر انسانی مخلوق کے یہاں اتنا قابلِ گرفت و مذمت ہے، وہ بنی نوع انسان کے یہاں کتنا قابلِ عتاب و ملامت ہو سکتا ہے یہ کوئی ڈھکی چھپی بات تو ہے نہیں، لیکن پھر بھی تذکیر کے لئے ہم یہ بات ذِکر کر دینا مناسب سمجھتے ہیں کہ نہ صرف مہذب و متمدن قومیں بلکہ بنی نوع انسان کے تمام طبقے جو فطرتِ سلیمہ کے مالک تھے، وہ شہروں کے رہنے والے تھے یا دیہات کے، وہ پہاڑوں کی کوخوں میں زندگی بسر کرتے تھے یا گھنے جنگلوں اور لق ودق صحراؤں یا چٹیل میدانوں میں، وہ سب اس فحاشی وبد فعلی کو برا سمجھتے تھے اور بدکاری کا ارتکاب کرنے والے کو سزا دیتے تھے۔

زنا - بعض بادیہ نشین وجنگی قبائل کے یہاں

زنا بنی نوع انسان کے تمام طبقوں اور تاریخِ انسانی کے سبھی ادوار میں انتہائی برا فعل شمار کیا جاتا رہا ہے، حتیٰ کہ بادیہ نشین وجنگی قبائل جن کے بارے میں کہا جاسکتا ہے کہ ان کے یہاں عفت و عصمت کے تحفظ کا کوئی خاص انتظام و اہتمام اور معیار نہ تھا، اس کے باوجود ان میں بھی کتنے قبائل وشعوب اور قومیں گزریں جن کے یہاں گوہرِ عصمت و عفت کی حفاظت ضروری خیال کی جاتی تھی، اور لاپرواہی کرکے فحاشی کا ارتکاب کرنے والے مردوزن کو سخت سزائیں دی جاتی تھی، اور ہر معاشرے میں اس برائی کی الگ الگ حیثیت ہونے کی وجہ سے ان کے یہاں سزائیں بھی مختلف تھیں، ہم یہاں مختلف افریقی بادیہ نشین قبائل اور دوسرے صحرائی وجنگلی قبائل کے یہاں مروج سزاؤں کا مختصر تذکرہ کرتے ہیں، تاکہ اس برائی کی قباحت وشناعت کھل کر واضح ہو جائے، چنانچہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱- قبیلہ ٹاکو (Taicoue)

مشرقی افریقہ کے قبائل میں سے قبیلہ ٹاکو کے لوگ لڑکی کو بہلانے پھسلانے اور خراب کرنے والے شخص کو اس کے اس فعل پر اتنا مالی جرمانہ کرتے تھے جتنی پچاس گایوں کی قیمت ہو سکتی ہے۔

۲- قبیلہ بنی امر ماریا (Beni Amer Marea)

قبیلہ بنی امر ماریا کے لوگوں کے یہاں زانی لڑکے اور لڑکی کو قتل کر دیا جاتا ہے۔

۳- قبائل ٹیسانہ (Tessana)

قبائل ٹیسانہ کے یہاں زانی لڑکے کے والد کو بطورِ جرمانہ سکہ رائج الوقت کرڈی (Kurdi) سے مبلغ ایک لاکھ کرڈی ادا کرنا پڑتا ہے۔

۴- قبیلہ بنی مزاب (Beni Mazab)

قبیلہ بنی مزاب کے یہاں لڑکی کو بہکانے اور فحاشی کے ارتکاب پر آمادہ کرنے والے کو دولاکھ فرنک ادا کرنے کے بعد چار سال کی مدت کے لئے ملک بدر کر دیا جاتا ہے۔

۵- قبیلہ بازیبا (Baziba)

قبیلہ بازیبا کے لوگوں کے یہاں زناکاروں کے ہاتھ پاؤں باندھ کر انہیں بحیرۂ وکٹوریہ میں پھینک دیا جاتا ہے۔

۶- قبیلہ باکوکی (Bakoki)

قبیلہ باکوکی کے یہاں فحاشی کی مرتکب لڑکی کو گھر سے دھتکار دیا جاتا ہے، اور زانی لڑکے کو بطور جرمانہ چار گائے دینے کا حکم دیا جاتا ہے، ایک رئیس قبیلہ کے لئے، اور تین لڑکی کے باپ کے لئے۔ (یہ سزا اگرچہ بظاہر لڑکے کی نسبت تو معمولی ہے، لیکن اس سے یہ بات تو واضح ہو جاتی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ یہ فعل ان کے یہاں بھی قابلِ مواخذہ اور باعثِ نفرت ہے)۔

یہ تو مشرقی افریقہ کے چھ بادیہ نشین یا جنگلی و بدوی قبائل کے یہاں زنا کی مختلف سزاؤں کا تذکرہ ہے، اب مغربی افریقہ کے قبائل دیکھیں۔

۷- جنگلی قبائل

مغربی افریقہ کے جنگلی قبائل میں بھی اسی قسم کی سزائیں مروج رہی ہیں، ان کے یہاں لڑکی کو قبیلہ بدر کر دیا جاتا ہے اور لڑکے کو اس کی سزا دی جاتی تھی۔

۸- قبیلہ گائیکہ (Gaika)

قبیلہ گائیکہ میں لڑکی کو بہلانے کی سزا کبھی دو اور کبھی تین مویشیوں کے ادا کرنے کی شکل میں دی جاتی تھی۔

۹- قبائل ماروز

سفید فام استعمار کے آسٹریلیا پر قبضہ سے قبل ڈارلنگ (Darling) نامی علاقے میں پائے جانے والے قبائل ماروز کے یہاں عزت وناموس اور عصمت و عفت کے تحفظ پر بڑی توجہ دی جاتی تھی، اور زانیوں کو سزائے موت دی جاتی تھی۔

۱۰- مغربی وکٹوریہ کے قبائل

مغربی وکٹوریہ کے قبائل میں اس جرم پر اتنی کڑی سزا دی جاتی تھی جو آگ سے جلانے یا موت دینے تک بھی ہوتی تھی، نتیجۃً ان قبائل میں یہ بدکاری بہت ہی نادر الوجود تھی۔

۱۱- قبیلہ نیاسز (Niases)

قبیلہ نیاسز کے لوگ بھی بدکار مرد وزن کو سزائے موت ہی دیتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۲- جنوبی افریقہ کے بعض قبائل

جنوبی افریقہ کے بعض قبائلی علاقوں میں زنا کی سزا مالی جرمانہ سے لے کر قتل کر دینے یا غلام بنا لینے تک ہے۔

۱۳- یوگنڈا کے بعض قبائل

یوگنڈا کے بعض قبائل مجرم کو آگ سے جلا کر خاکستر کر دیتے ہیں۔

۱۴- اشانتی نامی قبائل

اشانتی قبائل کے لوگ بدکار کو یوں سزا دیتے ہیں کہ اس کی ناک اور کان کاٹ لیتے ہیں اور اسے اسی عار کی حالت میں عمر بھر کے لئے غلام بنا لیتے ہیں۔

۱۵- سلیمی قبائل

سلیمی قبائل میں بھی زانی کو غلام بنا لیا جاتا ہے۔

۱۶- کوریاک قبیلہ

امریکی جنگلی قبائل میں سے کوریاک قبیلہ کے لوگ بھی رنگے ہاتھوں پکڑے جانے والے بدکار مرد وزن کو قتل کر دیتے ہیں۔

۱۷- امریکی ریڈ انڈین

ان لوگوں کے یہاں بھی زانی کی سزا قتل ہے۔

۱۸- قبائلِ کیلی فورنیا کا قبیلہ ہوبسوس

قبیلہ ہوبسوس کے یہاں زنا میں قصاص مروج ہے، کہ زانیہ کا شوہر زانی کی بیوی سے شادی کر لیتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۹- قبائل مودوس

ان قبائل کے لوگ زانی کا پیٹ چاک کر دیتے ہیں۔

۲۰- کوماس اور ۲۱- سوماس

کوماس اور سوماس کے لوگ زانی کی ناک اور کان کاٹ دیتے ہیں۔

۲۲- کیلی فورنیا کے قبائل

ان قبائل میں سے ہی بعض کے یہاں مالی جرمانہ کیا جاتا ہے، اور اگر مجرم وقت پر جرمانہ کی رقم ادا نہ کر سکے تو عقاباً اس کی آنکھ پھوڑ دی جاتی ہے، یا پھر اسے غلام بنا لیا جاتا ہے، اور زانیہ کی ناک اور کان کاٹ دیتے ہیں (جو عمر بھر داغِ بدنامی بنے رہتے ہیں)۔

۲۳- جنوبی امریکہ کے بعض قبائل

یہ قبائل بھی زانی اور زانیہ کو سزائے قتل ہی دیتے ہیں۔

۲۴- قبیلہ الانکا

الانکا نامی قبیلہ کے یہاں تو زنا کی سزا بڑی ہوشربا ہے، کہ زانی اور اس کے تمام اہلِ خانہ و اقارب اور تعلق داروں کو قتل کر دیتے ہیں۔

۲۵- قدیم پیرو

قدیم پیرو کے لوگ بھی زانی کو سزائے موت دیتے آئے ہیں۔

۲۶- میکسیکی قبائل

ان قبائل کے یہاں عورت کا اپنی عفت و ناموس کی حفاظت کرنا اشد ضروری ہے، اور فحاشی کے ارتکاب پر اس کی سزا موت ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور ایسی ہی سزائیں چلنکٹ (Chlinkit)؛ مینلوٹو (Menloutou)؛ سلیوکوسٹ کے کاؤ (Coue) نامی زبان بولنے والے قبائل؛ قبائل علاقہ باٹونگو (Batongo)؛ اینٹرن ڈرووا (Anterndroua) گولڈن کوسٹ غانا کے قبائل؛ مشرقی افریقہ کے اپچی زبان بولنے والے قبائل؛ رینڈائیل (Rendile) اور ٹروقوئیس (Troquois)؛ اسی طرح ابی پونیز (Abi Ponies)؛ اِگوروٹیس ڈی لوکون (Igorotes DeLucon)؛ اور علاقۂ برنیو اور نوویلز گالز (Vouvelles Gallas) کے قبائل میں بھی انہیں سے ملتی جلتی سزائیں دی جاتی رہی ہیں۔

۲۷- انڈیا کے بعض جنگلی قبائل

ان میں سے بودو (Bodo) اور دہیمالز (Dihmals) کے یہاں بھی شادی شدہ وغیر شادی شدہ ہر مرد وزن کے لئے عفت وپاکدامنی اور بدکاری سے مکمل اجتناب لازم تھا۔

۲۸-ٹونگوزس (Taungouzes)

ٹونگوزس نامی قبیلہ کے لوگ بدکاری کا ارتکاب کرنے والوں کو مالی وجسمانی ہر دو طرح کی سزا دیتے ہیں۔

۲۹- تھلنکٹ (Thlinkit)

تھلنکٹ نامی قبیلہ کے لوگوں میں مروج ہے کہ مالی سزا کے طور پر وہ بدکار آدمی کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ عورت کے خاندان والوں کے لیے مناسب تحائف پیش کرکے ان کے غیظ وغضب کو کم کردے۔

۳۰- جزائر نیو کلدانیہ

جزائر نیو کلدانیہ کے رہنے والے بعض لوگ تو زانی کو قتل کردیتے ہیں، اور بعض اسے ویسی ہی سزا دیتے ہیں جیسی اس نے اپنے فعل سے ایک خاندان کو دی ہوتی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۳۱- جزائر بولینزیہ

جزائر بولینزیہ کے لوگ انتہائی اخلاقی پستی میں واقع ہونے کے باوجود زنا کو قبول نہیں کرتے، اور زانی کو سخت مار مارتے ہیں، جس سے کبھی موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔[۱]

اور یہ جو تفصیلات ہم نے آپ کے سامنے رکھ دی ہیں، ان سے غرض یہ ہے کہ آپ دیکھ سکیں کہ وہ قبائل جو جنگلی اور بادیہ نشین کہلاتے ہیں اور کسی آسمانی کتاب اور شریعت کے تابع نہیں، ان کے یہاں بھی اس فحاشی کی قباحت عیاں ہے اور وہ بھی محض انسانی معیارِ اخلاق کی رو سے یہ سزائیں دیتے ہیں، تو کسی صاحبِ کتاب و شریعت قوم و امّت کے یہاں یہ فعل بہت بڑا جرم کیوں نہ ہوگا، اور اس کی سزا سخت ترین کیوں نہ ہوگی؟

زنا - اقوامِ قدیمہ کے یہاں

ان جنگلی قبائل کی طرح کتنی ہی قدیم قومیں بھی ایسی گزری ہیں جن کے یہاں اس کی سخت سزا مروّج تھی، مثلاً:

۱- ہندی اقوام

ابو منصور ثعالبی نے اپنی کتاب "ثمار القلوب في المضاف والمنسوب" میں کتاب المسالک والممالک کے مصنف کے حوالے سے لکھا ہے کہ ہندی اقوام میں سے اکثر کے یہاں تو اباحیت وفحاشی کی کوئی خاص روک ٹوک نہیں تھی، لیکن انہی میں سے بعض ملوک کے یہاں یہ عالم تھا کہ وہ اپنی اقوام میں بدکاری کو بہت برا سمجھتے، اور قتل تک کی سزا بھی دیتے تھے۔

۲- ہندوؤں کے چار طبقات

ہندوؤں میں ایک خود ساختہ تقسیم بڑی معروف ہے کہ انہوں نے اپنے لوگوں کو چار طبقات

[۱] تفصیل کے لئے دیکھئے: کتاب الزنا و مکافحته، ص:۱۴-۲۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں تقسیم کر رکھا ہے، جن میں سے تین بڑی ذاتیں شمار ہوتی ہیں، جن میں سے برہمن، کشتری (کھتری) اور ویش کا شمار ہوتا ہے، جبکہ ایک طبقہ کو گھٹیا طبقہ شمار کیا جاتا ہے، جنہیں انہوں نے شودر کا نام دے رکھا ہے، جنہیں اچھوت سمجھا جاتا ہے۔[۱]

اسی تقسیم کے نتیجہ میں ہندو مذہب میں زناکاری کی سزا بھی مختلف صورتوں میں مختلف ہے، مثلاً منو کی دھرم شاستر، ادھیائے ۱۸، اشلوک ۳۶۵-۳۶۶ اور ۳۷۷ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ عورت شودر ہو اور مرد اونچے طبقوں میں سے کسی طبقہ کا آدمی ہو تو سزا معمولی لعنت پھٹکار تک رہتی ہے، لیکن اگر معاملہ اس کے برعکس ہو تو سخت سزا دی جاتی ہے، جو سزائے موت بھی ہو سکتی ہے، اور مرد و زن دونوں ہی برہمن ہوں تو کل سزا ایک چوتھائی رہ جاتی ہے۔[۲]

یہ سزائیں مروج رہی ہیں یا نہیں، البتہ ان کے یہاں معتبر کتب میں مذکور ضرور ہیں۔

۳- آریہ سماج

عہد قدیم میں آریہ سماج میں بھی یہ فحاشی بڑی مذموم تھی، اور آریہ قوم کے لوگ ازدواجی امانت کے تحفظ کو بڑی اہمیت دیتے تھے، اور مرد و زن میں سے جو بھی اس امانت میں خیانت کا ارتکاب کرتا اسے سخت سزائیں دی جاتی تھیں، جبکہ عورت کی خیانت پر تو اسے اور بھی سخت سزا دی جاتی تھی، اور دینِ عیسائیت و نصرانیت کے ظہور کے آغاز تک یہی سلسلہ جاری رہا، بلکہ ایک زمانہ گزرنے تک بھی اس قانون میں فرق نہ آیا۔

۴- چینی اقوام

چینیوں کے یہاں شادی شدہ عورت کے ارتکابِ زنا کو بہت ہی رزیل حرکت شمار کیا جاتا ہے، اور وہ اکثر اس کی سزا زانیہ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دینے کی شکل میں نافذ کرتے ہیں، اور اگر کوئی غلام کسی آزاد عورت سے بد فعلی کرے، تو اس صورت میں سزا انتہائی سخت ہو جاتی ہے، اور اگر وہ

[۱] مذاہبِ عالم کا تقابلی مطالعہ، چوہدری غلام رسول ایم اے، طبع علمی کتب خانہ، لاہور۔
[۲] الزنا و مکافحته، ص:۲۶؛ تفہیم القرآن:۳/۳۲۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم پلہ ہوئے، تو عورت کو طلاق اور مرد کو گلا دبا کر ہلاک کر دینے کی سزا دی جاتی ہے۔

۵- تبّتی اقوام

اہلِ تبّت یا تبّتی قوم میں ارتکابِ زنا پر مالی سزا دی جاتی ہے، جو مجرم مرد، عورت کے شوہر کو ادا کرتا ہے۔

۶- قومِ جرگس

قومِ جرگس کے یہاں زانیہ کی سزا یہ رکھی گئی ہے کہ وہ اس عورت کے دونوں کانوں میں بڑے بڑے چھید کر دیتے ہیں، جو عار کی علامت بنے رہتے ہیں، اور شوہر اسے طلاق دے کر اس کے مائیکے بھیج دیتا ہے، اور وہ بھی اسے اپنے گھر نہیں رکھتے، بلکہ اسے قتل کر دیتے ہیں، یا پھر بیچ دیتے ہیں، جو ان کے یہاں دوا ہے۔

۷- یونانی قوم

یونانی تہذیب اور یونانی قوم کی اخلاقی گراوٹ کسی سے پوشیدہ نہیں، لیکن ان کے مذہب ایتھنز کی رو سے لڑکی کے لئے اپنا گوہرِ عصمت اور درِ عصمت محفوظ رکھنا ضروری امر ہے، اور اگر کوئی اس کی پاکدامنی کو داغ دار کرنے کا ارتکاب کرے تو اس کی سزا موت ہے۔

۸- موسونس کا قول

یونانی پروفیسروں اور دانشوروں نے سختی کے ساتھ اس فحاشی کی تردید کی ہے، چنانچہ موسونس (Musonius) نے کہا ہے کہ شرعی و قانونی شادی کے بغیر کسی سے جنسی تعلقات استوار کرنا قطعاً صحیح نہیں ہے۔

۹- ڈائین کرائیسوس ٹوم کا قول

ڈائین کرائیسوس ٹوم (Dionchrysos Tome) اس تمنا کا اظہار کرتے رہتے تھے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے کاش سخت قوانین کے ذریعے بدکاری کا نام ونشان تک مٹا دیا جائے۔

۱۰- پروفیسر پائیتھا گور کا قول

پروفیسر پائیتھا گور (Pythagore) اپنے شاگردوں کو اس بات کے قائل کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے کہ وہ بہر حال عفت وپاکدامنی کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

۱۱- افلاطون کا قول

معروف عالمی شخصیت افلاطون نے کہا ہے کہ: ہر انسان پر واجب ہے کہ وہ کسی شریف عورت کو برے ارادے سے چھوئے تک نہیں، جب تک کہ وہ اس کی شرعی بیوی نہ ہو، اور انسان کو چاہیئے کہ وہ شاذ وفاسد اور غیر قانونی افعال کا ہرگز ارتکاب نہ کرے۔

۱۲- ارسطو کا قول

اور اسی پائے کے دوسرے شخص ارسطو نے کہا ہے کہ: شوہر کو چاہیئے کہ وہ ازدواجی امانت کی مکمل حفاظت کرے، جبکہ عورت کے لئے تو مطلقاً جائز ہی نہیں کہ وہ اس ازدواجی امانت میں خیانت کرے، اور اپنی عصمت وعفت کا سودا کرے۔[۱]

۱۳- رومانی قوم

یونانی تہذیب و قوم کی طرح ہی رومانی تہذیب و قوم کا معاملہ بھی ہے کہ باوجود تمام تر اخلاقی انحطاط وابتری کے ان کے بڑوں کو قوم کے فساد وبگاڑ کو ختم کرنے کی فکر دامن گیر رہتی تھی، جس کا ثبوت یہ ہے کہ جولیان نے جو قانون وضع کر کے لاگو ونافذ کیا تھا اس کا مقصدِ وحید یہی تھا کہ رومانی خون کو فساد وبگاڑ سے بچایا جائے، بدکار عورتوں کی ناقدری وتحقیر ہو، اور ان کے اقارب سے بیاہ شادی نہ رچائی جائے، اور اس میں زانی کی سزا انتہائی سخت رکھی گئی تھی، یہ الگ بات ہے کہ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ اس قانون کی تاثیر کم اور گرفت ڈھیلی پڑتی گئی، اور اخلاقی انحطاط و

[۱] ایڈورڈویسٹ مارک، کتاب "اخلاقی اقدار وضوابط کا ارتقاء" بحوالہ الزنا ومکافحتہ، ص:۲۳ تا ۳۸ ملخصاً۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنسی انارکی نے ڈیرے ڈال لئے، لیکن اچھی فطرت کے لوگ ہر جگہ اور ہر زمانے میں پیدا ہوتے ہی رہتے ہیں۔

۱۴- سنہ ۱۸ قبل مسیح

۱۸ قبل مسیح میں پھر ایک قانون بنایا گیا، جس کا تذکرہ ایوجین البرٹن (Eugene Albertin) نے اپنی کتاب رومن ایمپائر (L.Empire Romain) میں کیا ہے، کہ فحاشی کی روک تھام اور اس کی بیخ کنی کے لئے وہ قانون وضع کیا گیا جس میں عورت کو بھی برابر شریکِ جرم شمار کیا گیا، اور غیر قانونی جنسی تعلقات پر سخت سے سخت سزائیں مقرر کی گئیں، کہ زانی کو قتل کر دیا جائے، یا مالی تاوان لے کر چھوڑ دیا جائے، یا اس کی آدھی جائیداد ضبط کر کے اسے ملک بدر کر دیا جائے۔

۱۵- سنہ ۱۹ قبل مسیح

۱۹ قبل مسیح میں اور بھی سخت قوانین نافذ کیے گئے، جن میں فحاشی و بے حیائی اور اخلاق باختگی کو چیلنج کیا گیا۔

۱۶- یورپ کا عہد قدیم

آج کا یورپ اخلاقی انحطاط و گراوٹ اور جنسی بے راہ روی میں اپنا ثانی نہیں رکھتا، لیکن عہد قدیم سے ان کے یہاں بھی اس پر سزائیں دی جاتی تھیں، حتیٰ کہ قدیم یورپی اقوام میں بدکاری کی سزا کسی کو قتل کر دینے سے بھی سخت تھی، خصوصاً جرمن اور انگلش لوگوں کے یہاں وہ زانی کو کوڑے مار مار کر ہلاک کر دیتے تھے، پھر بعد میں اس سزا میں کچھ تخفیف کر دی گئی اور پھر بھی اتنی سزا ضرور رہی کہ زانی کو ملک بدر کر دیتے اور زانیہ کے ناک کان کاٹ دیتے تھے۔

۱۷- قدیم مصری اقوام

مصر آج تو ایک عربی و اسلامی ریاست ہے، لیکن جب کبھی ایسا نہیں تھا اس وقت بھی قدیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصری اقوام میں زناکاری کو بہت برا سمجھا جاتا تھا، ڈیوڈور صقلی کے ''سفر نامہ مصر'' سے نقل کرتے ہوئے اور ''محاسن آثار الأولین فیما للنساء وما علیھن في قوانین قدماء المصریین'' کے حوالے سے معروف عربی مؤرخ عمر رضا کحالہ نے لکھا ہے کہ قدیم مصری قوم کے یہاں زنا کی سزا یہ دی جاتی تھی کہ اگر اس نے جبر سے کام لیا ہے تو اس کے اعضاءِ تناسل کاٹ دیئے جاتے تھے، اور اگر جبر نہیں کیا تو سَو کوڑا مارا جاتا، اور زانیہ کی ناک کاٹ کر اسے نشانِ عبرت بنا دیا جاتا تھا۔[۱]

۱۸- بابل، ۱۹- اشور، ۲۰- قدیم ایران

قریب قریب ایسی ہی سزائیں بابل، اشور، اور قدیم ایران میں بھی مروج تھیں۔[۲]

۲۱- سکسونی قوم

رومانیہ کے سکسونیہ کو فتح کرنے کے زمانہ تک سکسونی قوم کے لوگ بھی زانی مرد وزن کو سخت سزا دیتے تھے، علاقہ کے اربابِ حل و عقد اور اعلیٰ افسران زانیہ کے گھر والوں کو مجبور کر دیتے کہ وہ لڑکی کو دہکتی آگ کے الاؤ میں جھونک دیں اور اسے جلا کر خاک کا ڈھیر بنا دیں، اور اس فحاشی میں اس کے شریک کار لڑکے کو کسی چیز پر لٹکا کر اس کے نیچے لکڑیوں کا ڈھیر لگا دیا جاتا اور پھر اس لکڑی کو آگ دے دیتے، اس طرح زانی کو جلا دیتے تھے، اور کبھی ایسا ہوتا کہ زانیہ کو کوڑے مارے جاتے یا چھریوں کے ساتھ اس کے جسم کو چوکے لگائے جاتے، اور یہ کام گاؤں کی عورتیں کرتیں، اور کوڑوں یا چھری کاٹنے کا یہ کھیل اس وقت تک جاری رہتا جب تک زانیہ مر نہ جاتی، اور یہ طریقۂ سزا سینٹ بونی فیس (Saint Boni Face) کے زمانے تک جاری رہا۔[۳]

متفق علیہ چیز

اس فعلِ زنا کا اخلاقاً برا ہونا، معاشرتی حیثیت سے معیوب و قابلِ مؤاخذہ، اور مذہبی اصطلاح

[۱] الزنا و مکافحته، ص:۲۹۔
[۲] تفہیم القرآن:۳/۳۲۱۔
[۳] الزنا و مکافحته، ص:۳۹-۵۰۔ تفہیم القرآن، جلد۳، ص:۳۲۱-۳۲۲۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

میں گناہ ہونا، ایک ایسی چیز ہے جس پر قدیم ترین زمانے سے لے کر آج تک تمام انسانی معاشرے متفق رہے ہیں، اور ان میں بجز ان مٹھی بھر لوگوں کے جنہوں نے اپنی عقل کو نفس پرستی کے تابع کر دیا ہے، یا جنہوں نے خبطی پن کی اپچ کو فلسفہ طرازی سمجھ رکھا ہے، کسی نے آج تک اختلاف نہیں کیا، اس عالمگیر اتفاقِ رائے کی وجہ یہ ہے کہ انسانی فطرت خود زنا کی حرمت کا تقاضا کرتی ہے، نوعِ انسانی کی بقاء اور انسانی تمدن کا قیام دونوں اس بات پر منحصر ہیں کہ عورت اور مرد محض لطف اندوزی کے لئے ملنے اور پھر الگ ہو جانے میں آزاد نہ ہوں، بلکہ ہر جوڑے کا باہمی تعلق ایک مستقل اور پائیدار عہدِ وفا پر استوار ہو جو معاشرے میں معلوم و معروف بھی ہو، جسے معاشرے کی ضمانت بھی حاصل ہو، اس کے بغیر انسانی نسل ایک دن کے لئے نہیں چل سکتی کیونکہ انسان کا بچہ اپنی زندگی اور اپنے انسانی نشو ونما کے لئے کئی برس کی دردمندانہ نگہداشت اور تربیت کا محتاج ہوتا ہے، اور تنہا عورت اس بار کو اٹھانے کے لئے تیار نہیں ہو سکتی جب تک مرد اس کا ساتھ نہ دے جو اس بچے کے وجود میں آنے کا سبب ہو، اسی طرح اس معاہدے کے بغیر انسانی تمدن بھی برقرار نہیں رہ سکتا، کیونکہ تمدن کی تو پیدائش ہی ایک مرد اور ایک عورت کے مل کر رہنے، ایک گھر اور ایک خاندان میں لانے، اور پھر خاندانوں کے درمیان رشتے اور رابطے پیدا ہونے سے ہوئی، اگر عورت اور مرد، گھر اور خاندان کی تخلیق سے قطع نظر کرکے محض لطف اندوزی و شہوت رانی کے لئے آزادانہ ملنے لگیں تو سارے انسان بکھر کر رہ جائیں، اجتماعی زندگی کی جڑ کٹ جائے، اور وہ بنیاد باقی نہ رہے جس پر تہذیب و تمدن کی یہ عمارت اٹھی ہے۔

ان وجوہات کی بنا پر عورت اور مرد کا ایسا آزادانہ تعلق جو کسی معروف و مسلم عہدِ وفا پر مبنی نہ ہو، انسانی فطرت کے خلاف ہے، اور انہی وجوہات کے پیشِ نظر انسان اسے ہر زمانے میں ایک سخت عیب، ایک بڑی بداخلاقی اور شدید گناہ سمجھتا رہا ہے، انہی وجوہات کے نتیجہ میں ہر زمانے میں انسانی معاشروں نے نکاح کی ترویج کے ساتھ ساتھ زنا کے سدِّباب کی بھی کسی نہ کسی طور پر ضرور کوشش کی ہے، البتہ اس کوشش کی شکلوں میں مختلف قوانین اور اخلاقی و تمدنی اور مذہبی نظاموں میں فرق رہا ہے جس کی بنیاد دراصل اس فرق پر ہے کہ نوع اور تمدن کے لئے زنا کے نقصان دہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونے کا شعور کہیں کم ہے اور کہیں زیادہ، کہیں واضح ہے اور کہیں دوسرے مسائل میں الجھ کر رہ گیا ہے۔[۱]

زنا - اہلِ کتاب کے یہاں

یہ بدکاری وفحاشی ہر جگہ اور ہر زمانے میں ہی نفرت کی نگاہ سے دیکھی گئی، خصوصاً جبکہ غیر اہلِ کتاب قبائل واقوام کے حوالے سے بات کی جاچکی ہے، اور اہلِ کتاب مذاہب واُمم کے یہاں بھی یہ فعل بڑا حقیر شمار ہوتا چلا آرہا ہے، اور اس کی سزا سخت سے سخت دی جاتی ہے۔

زنا - یہود کے یہاں

یہود کو ہی لے لیجئے، انہوں نے اگرچہ تورات میں اپنی طرف سے تحریف اور ردّوبدل کر دیا ہے، اس کے باوجود ان کی کتابِ مقدّس میں زنا کی سزا کا تذکرہ موجود ہے۔

یہودیوں کی فریب کاری کا ایک واقعہ:

(۱) اس سلسلہ میں ہم ان کی اپنی محرف کتابوں کے حوالوں سے قبل صحیح بخاری و مسلم، ابوداؤد و ترمذی، ابن ماجہ، معجم طبرانی کبیر، دارمی، موطا امام مالک اور مسند احمد و بزار کے حوالہ سے بتانا چاہتے ہیں کہ یہودیوں کے یہاں سزائے زنا کیا ہے؟ چنانچہ ان ذِکر کی گئی کتب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

«إِنَّ الْيَهُوْدَ جَاءُوْا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَذَكَرُوْا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا تَجِدُوْنَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ؟ فَقَالُوْا: نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُوْنَ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

[۱] تفہیم القرآن، جلد ۳، ص: ۳۱۹-۳۲۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَلَامٍ: كَذَبْتُمْ، إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ، فَأَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوهَا، فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ، فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: اِرْفَعْ يَدَكَ، فَرَفَعَ يَدَهُ، فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ، قَالُوا: صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ، فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ، فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَرُجِمَا، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَجْنَأُ عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيهَا الْحِجَارَةَ».[١]

"کچھ یہودی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بتایا کہ ان کے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا ہے، نبی ﷺ نے ان سے کہا: رجم (سنگساری) کے بارے میں تم اپنی تورات میں کیا حکم پاتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم انہیں ذلیل کرتے اور کوڑے مارتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جھوٹ بول رہے ہو، تورات میں رجم کی سزا کا تذکرہ موجود ہے، تورات لاؤ۔ انہوں نے تورات کھولی، ان میں سے ایک نے آیتِ رجم پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور اس سے پہلے اور بعد والا حصہ پڑھ دیا۔ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اپنا ہاتھ تو اٹھا، اس نے ہاتھ اٹھایا تو دیکھا کہ تورات میں آیتِ رجم موجود ہے، یہودیوں نے کہا: اے محمد (ﷺ) انہوں نے صحیح کہا ہے، تورات میں آیتِ رجم موجود ہے، تب نبی ﷺ نے ان دونوں مرد وزن کو رجم کرنے کا حکم دے دیا، اور وہ دونوں رجم وسنگسار کر دیے گئے۔ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ایک آدمی عورت پر جھکتا تھا تاکہ اسے پتھروں کنکریوں سے بچائے"۔

جبکہ صحیح مسلم میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ والی حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

[١] بخاری مع الفتح: ٦/ ٢٣١، ١٢/ ١٦٦۔ صحیح مسلم: ٣/ ١٢٢٦ ترقیم محمد فواد عبد الباقی، طبع بیروت۔ ابوداؤد مع العون المعبود: ١٢/ ١٣١۔ ترمذی مع تحفۃ الأحوذی، مبارکپوری: ٤/ ٤٠٩۔ موطا امام مالک مع تنویر الحوالک سیوطی: ١/ ٣/ ٣٨-٣٩۔ الفتح الربانی: ١٦/ ١٤۔ المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث: ٢/ ٢٢٨، ٢٣٠۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے یہودیوں کے عالم!

«أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِیْ أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَىٰ مُوسَىٰ، أَهٰكَذَا تَجِدُوْنَ حَدَّ الزَّانِيْ فِيْ كِتَابِكُمْ؟ (أَيْ التَّحْمِيمَ وَالضَّرْبَ) قَالَ: لَا، وَلَوْ لَا أَنَّكَ نَشَدْتَنِيْ بِهٰذَا، لَمْ أُخْبِرْكَ، نَجِدُهُ الرَّجْمَ وَلٰكِنَّهُ كَثُرَ فِيْ أَشْرَافِنَا، فَكُنَّا إِذَا أَخَذْنَا الشَّرِيْفَ تَرَكْنَاهُ وَإِذَا أَخَذْنَا الضَّعِيْفَ أَقَمْنَا عَلَيْهِ الْحَدَّ، قُلْنَا: تَعَالَوْا فَلْنَجْتَمِعْ عَلَىٰ شَيْءٍ نُقِيْمُهُ عَلَى الشَّرِيْفِ وَالْوَضِيْعِ، فَجَعَلْنَا التَّحْمِيمَ وَالْجَلْدَ مَكَانَ الرَّجْمِ».[۱]

”میں تجھے اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ پر تورات نازل فرمائی، کیا تم اپنی کتاب میں زانی کی سزا اسی طرح (یعنی منہ کالا کر کے ذلیل کرنا اور کوڑے مارنا) ہی پاتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں، اور اگر آپ ﷺ نے مجھے یہ قسم نہ دی ہوتی تو میں آپ کو اس کی حد کا ہرگز پتہ نہ دیتا جو کہ ”رجم“ ہے۔ دراصل ہمارے اشراف اور سرداروں میں زناکاری عام ہوگئی تو ہم جب کسی بڑے آدمی کو پکڑتے تو چھوڑ دیتے، اور اگر کسی چھوٹے درجے کے آدمی کو پکڑتے تو اس پر حد قائم کرتے تھے، پھر یہ کہا گیا کہ کسی ایک فیصلہ پر متفق ہو جانا چاہیے جو سب پر نافذ کیا جایا کرے، چنانچہ ہم نے رجم کی جگہ منہ کالا کرنے اور کوڑے مارنے کی سزا طے کرلی“۔

صحیحین اور دوسری کتب کے حوالے سے ذِکر کی گئی حدیث اس بات کا قطعی ثبوت ہے کہ یہود کے یہاں بھی شادی شدہ زناکاروں کی سزا رجم وسنگساری ہے، جس سے پتہ چلا ہے کہ یہ فعل یہود کے یہاں بھی سخت قابلِ نفرت تھا، اور یہ واقعہ اس اعتبار سے بڑا اہم ہے کہ اس میں یہود کا سنگساری کی سزا سے انکار کرنا اور نبیٔ اکرم ﷺ کی موجودگی میں حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا ان کی کتاب تورات سے سنگساری کی سزا نکال کر بتانا مذکور ہوا ہے، اور پھر انہیں کی کتاب کے اس

[۱] صحیح مسلم: ۳۰/۱۳۲۷۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حکم کو نبیٔ اکرم ﷺ نے نافذ بھی کیا تھا اور ان دونوں کو سنگسار کروایا تھا۔

(۲) اسی طرح دورِ حضر تک دستیاب بائبل میں زنا کی قباحت اور اس پر مختلف قسم کی سزاؤں کا تذکرہ موجود ہے، چنانچہ کتاب خروج، باب ۲۲، آیت یا نقرہ ۱۶ اور ۱۷ میں ہے:

”اگر کوئی آدمی کسی کنواری کو جس کی نسبت (یعنی منگنی) نہ ہوئی ہو، پھسلا کر اس سے مباشرت کر لے، تو وہ ضرور ہی اسے مہر دے کر اس سے بیاہ کر لے، لیکن اگر اس کا باپ راضی نہ ہو کہ اس لڑکی کو اسے دے، تو وہ کنواریوں کے مہر کے موافق (یعنی جتنا مہر کسی کنواری لڑکی کو دیا جاتا ہو) اسے نقدی دے“۔

(۳) اور کتاب استثناء، باب ۲۲، آیت یا فقرہ ۲۸ اور ۲۹ میں بھی یہی حکم ذرا مختلف الفاظ میں بیان ہوا ہے اور پھر تصریح کی گئی ہے کہ:

”مرد سے لڑکی کے باپ کو پچاس مثقال چاندی تاوان دلوایا جائے۔ اور وہ اس شخص کی ایسی بیوی ہو گی جسے آئندہ عمر بھر کبھی طلاق نہیں دے سکے گا“۔

(۴) ”البتہ اگر کوئی شخص کاہن (یعنی پروہت Priest) کی بیٹی سے زنا کرے، تو اس کے لئے یہودی قانون میں پھانسی کی سزا ہے، اور لڑکی کے لئے زندہ جلانے کی“۔

(۵) ایسے ہی کتاب ”احبار“ کی آیت یا فقرہ ۱۹ اور ۲۰ میں مذکور ہے:

”اگر کوئی کسی ایسی عورت سے محبت کرے جو لونڈی اور کسی ایسے شخص کی منگیتر ہو، اور نہ تو اس کا فدیہ دیا گیا ہو اور نہ ہی وہ آزاد کی گئی ہو، تو ان دونوں کو سزا ملے، لیکن وہ جان سے نہ مارے جائیں اس لئے کہ عورت آزاد نہ تھی“۔

(۶) کتاب احبار، ۲۰-۱۰ میں مذکور ہے:

”جو شخص دوسرے کی بیوی سے، یعنی اپنے ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرے، وہ زانی اور زانیہ ضرور جان سے مار دیئے جائیں“۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(۷) کتاب استثناء، فقرہ ۲۲، ۲۳ تا ۲۶ میں مذکور ہے:

"اگر کوئی مرد کسی شوہر والی عورت سے زنا کرتے پکڑا جائے تو وہ دونوں مار دیئے جائیں، اگر کوئی کنواری لڑکی کسی سے منسوب ہو گئی ہو (یعنی اس کی منگنی ہو) اور کوئی دوسرا آدمی اسے شہر میں پا کر اس سے صحبت کرے، تو تم ان دونوں کو اس شہر کے پھاٹک پر نکال لانا اور ان کو سنگسار کر دینا کہ وہ مر جائیں، لڑکی کو اس لئے کہ وہ شہر میں ہوتے ہوئے نہ چلّائی، اور مرد کو اس لئے کہ اس نے اپنے ہمسائے کی بیوی کو بے حرمت کیا، لیکن اگر اس آدمی کو وہی لڑکی جس کی نسبت ہو چکی ہو، کسی میدان یا کھیت میں مل جائے اور وہ آدمی جبراً اس سے صحبت کرے، تو فقط وہ آدمی ہی جس نے صحبت کی، مار دیا جائے، پر اس لڑکی سے کچھ نہ کرنا"۔[۱]

(۸) اسی طرح ان کی کتابِ مقدس، بائبل، اصحاح ۲۰ لاویین، فقرہ ۱۹ اور ۲۰ میں ہے:

"بعض قرابت دار عورتوں (چچی و بھابھی) کے نام لے کر ان کے ساتھ بد فعلی وبدکاری کرنے پر ان کی سزا تجویز کی گئی ہے کہ وہ دونوں کبھی صاحبِ اولاد نہ ہو سکیں، بلکہ لاولد ہی مریں"۔

(۹) اور بعض دوسری قرابت دار عورتوں کے سلسلے میں لکھا ہے کہ:

"زناکار مرد وزن دونوں یعنی باپ کی بیوی اور بہو کا ذِکر ہے، اور لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے بہت بڑی رزالت اور ذلیل ترین حرکت کرتا ہے، لہٰذا ان ماں بیٹی اور اس آدمی سمیت تینوں کو جلا کر بھسم کر دیں تاکہ یہ ذلالت تم لوگوں میں نہ پھیلنے پائے"۔

اور انہی فقروں میں چوپائے اور ہم جنس کے ساتھ شہوت رانی کرنے کی سزا بھی مذکور ہے کہ:

[۱] بحوالہ تفہیم القرآن۔ جلد ۳، ص: ۳۲۲۔ الزنا و مکافحتہ، ص: ۵۶۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"ان سب کو قتل کر دیا جائے"۔

(۱۰) ایسے ہی بائبل کے عہد قدیم (متعلقہ یہود) اصحاح ۲۷، کتاب استثناء، فقرہ ۲۷ اور ۲۸ میں بھی بعض قرابت دار عورتوں (سوتیلی ماں، صرف باپ شریک بہن، صرف ماں شریک بہن اور ساس) کے نام گنوائے ہیں، اور لکھا ہے کہ:

"ان کے ساتھ مباشرت کا ارتکاب کرنے والا ملعون ہے، اور پوری قومِ یہود اس کے ملعون ہونے پر آمین کہتی ہے"۔

(انہیں فقروں میں چوپائے کے ساتھ مباشرت کرنے والے پر بھی اللہ کی لعنت اور آمین مذکور ہے)

(۱۱) ایسے ہی عہد قدیم، اصحاح ۲۲، فقرہ ۲۱، ۲۳ میں لکھا ہے کہ:

"شادی کے بعد اگر شوہر پر واضح ہو جائے کہ لڑکی باکرہ نہیں ہے تو اسے موت تک سنگسار کیا جائے، اس عورت نے باپ کے گھر میں ہوتے ہوئے قومِ بنی اسرائیل میں ایک قباحت کو اختیار کیا ہے، لہٰذا اپنے مابین سے اس شر کے وجود کا خاتمہ کر دو"۔[۱]

(۱۲) یہود کے یہاں فحاشی و بدکاری کی مذمت و سزا کے سلسلہ میں ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ارشاد منقول ہے:

"قریب والی عورتوں کو شہوت کی نظر سے مت دیکھو، اور کسی قریبی عورت سے زنا کا ارتکاب کیا تو وہ سزائے موت کا مستحق ہے"۔

اور یہاں یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ علماءِ تلمود یعنی یہود کے مذہبی راہنماؤں نے قریب

[۱] بحوالہ الزنا و مکافحتہ، ص:۵۶۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے سے بنی اسرائیل کے یہودی لوگ مراد لئے ہیں۔ اور غیر یہود کو تو وہ انسان سمجھنے کو تیار نہیں ہیں، جیسا کہ ان کے کبار حاخامات یا راہنماؤں میں سے رشی، بشائی، لیفی، جرسون، میمانور، ٹوم، رابی کرونر اور رابی الیعازر کے اقوال وہفوات سے پتہ چلا ہے۔[۱]

(۱۳) کچھ اس طرح "السنن القویم فی اسفار الکلیم" میں ابراہیم الحورانی نے عہد قدیم یا تورات میں واردہ احکامِ زنا کی تفسیر و تشریح کے ضمن میں لکھا ہے:

"اپنے ساتھی (یعنی یہودی) کی عورت سے زنا مت کرو کہ اس کی سزا سنگساری کے ذریعے موت ہے"۔[۲]

(۱۴) اسی تفسیر میں ہی لکھا ہے کہ:

"علماءِ ناموس (یہود) کے یہاں جن امور پر رجم کی سزا ہے وہ آٹھ افعال ہیں، اور انہیں میں سے ہی مختلف انواع کے زنا اور والدین کی نافرمانی اور ان کے احکام سے سرتابی ہے"۔[۳]

[۱] للتفصیل: الزنا و مکافحته، ص:۵۷-۵۸۔

[۲] السنن القویم:۲/۱۲۳-۱۲۸، بحوالہ سابقہ، ص:۵۹۔

[۳] السنن القویم:۲/۱۲۳-۱۲۸، بحوالہ سابقہ۔ اس اباحیت کا سب سے بڑا داعی معروف یہودی فرویڈ تھا، اس نے اس راہ میں حائل ہونے والی دینی حدود و قیود، اخلاقی اقتدار و ضوابط اور انسانی قیم سب کو بزعم خویش باطل قرار دے دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بائبل کے عہد قدیم - یا - تورات کے احکام اور یہود

بائبل کے عہد قدیم یاتورات کی ان تمام نصوص سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ زناکاری و فحاشی یہود کے یہاں بھی ایک منکر فعل تھیں، اور وہ مرتکبین کو مختلف سخت سزائیں تجویز کئے ہوئے تھے۔ بلکہ یہ سزائیں ان کی کتاب میں موجود تھیں اور ہیں، یہ الگ بات ہے کہ بعد میں یہودی قوم اپنے ان احکام و قوانین سے نہ صرف یہ کہ خود پھر گئی بلکہ انہوں نے جنس واباحیت کو ایک ہتھیار بناکر اقوامِ عالم کو بھی اپنے ساتھ لگانے کی ہر ممکن کوشش کی، ان کے فلاسفروں نے فحاشی و بےحیائی کی ترویج واشاعت کے لئے کوئی طریقہ نہ چھوڑا جسے اختیار نہ کیا ہو، فحش جنسی سیکسی فلمیں عام کیں، سٹیج پروگرامز کو رواج دیا، جنسی بے راہ روی کی راہ بتانے والی کتابیں عام کیں اور نوجوان نسل کے اخلاق و کردار کو برباد کرنے کے لئے فحاشی کے سب دروازے کھول دیئے۔

سیکس پارٹی

ایک جرمن یہودی نے سیکس کو عام کرنے کے لئے باقاعدہ ایک سیاسی پارٹی بنائی، اس کا نام سیکس پارٹی (حزب الجنس) رکھا جس کے مطالبات وشعار میں سے ہرکسی کے لئے جنسی آزادی، بچوں اور بچیوں کو نوسال کی عمر سے عملی جنسی تعلیم، گروپ شادی کا جواز (لڑکوں اور لڑکیوں کا ایک گروپ شادی کرکے اور پھر آپس میں بیویاں بدلتے رہتے ہیں)، مرد کی مرد کے ساتھ اور عورت کی عورت کے ساتھ شادی کے جواز کا نعرہ و مطالبہ شامل ہے، اور مانع حمل گولیوں اور اسقاطِ حمل وابارشن کا قانونی حق حاصل کرنا ان کا دستور ہے۔

عالمی بحران کا حل ان کے یہاں وار (War) کے بدلے پیار (الحب بدل الحرب) میں پوشیدہ ہے، یعنی حیوانات کے سے انداز سے جنسی محبت کو عام کر دیا جائے تو دنیا کے (بزعم خویش) تمام مسائل حل ہو جائیں گے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور اسی پارٹی کا ایک میگزین بھی ہیمبرگ سے شائع ہوتا ہے جس کا ایک ملین نسخہ بکتا ہے، اور اس پارٹی اور پرچے کے مؤسس (یواخیم دریش) کی سیکریٹری ایک خوبصورت لڑکی ہے جو آفس میں اپنا پورا ڈیوٹی ٹائم مادر پدر آزاد ننگی رہتی ہے، اور جب یواخیم پر چکلہ چلانے کا کیس ہوا تو وہ اس حال میں کورٹ پہنچا کہ اسے چھ نوجوان لڑکیوں نے کندھوں پر اٹھایا ہوا تھا اور ان لڑکیوں کے پورے سینے (بشمول پستان) ننگے تھے۔[۱]

صہیونی پلاننگ

صہیونی اداروں کی دوررس منصوبہ بندی اور ان کے پروٹوکولز میں یہ بات شامل ہے کہ سیکس کو اتنا عام کر دیا جائے کہ لوگوں کا اخلاق بگڑ جائے اور ہمارے لئے ان پر غلبہ آسان ہو جائے، اور فرویڈ کو اس معاملہ میں بطور خاص آگے لایا گیا اور فرویڈ کی طرز پر ہی مارکس، ڈاروین اور سارٹر بھی جنسی بے راہ روی کو عام کرنے میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتے تھے، اسی طرح لوگوں کو اصل مسائل سے ہٹا کر اور اپنا راستہ صاف کرنے کے لئے انہیں کھیل تماشے اور لہو و لعب میں ڈال دیا۔[۲]

آج دنیا لہو و لعب میں کس طرح مبتلا ہے یہ کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں، یہودی لوگ اپنی پلاننگ میں پوری طرح کامیاب ہیں، ایک طرف مسلمانوں کے لاشے خاک وخون میں غلطاں و پیچاں ہوتے ہیں تو دوسری طرف مسلمان کھیل اور تماشے میں مصروف ہیں، ایک طرف مسلمانوں کی سسکیاں اور آہیں ہیں تو دوسری طرف ان کی تالیاں اور بھنگڑے، ایک طرف مسلم خواتین کی عزتوں سے کھیلا جارہا ہے اور دوسری طرف مسلمان کھیل کے میدانوں میں قہقہے لگا رہے ہیں، ایک طرف بیوہ ولاوارث عورتیں اور چھوٹے چھوٹے یتیم و معصوم بچے لقمۂ نان جویں کو

[۱] مشكلات الشباب الجنسيه والعاطفية، للاستاذ عبدالرحمٰن واصل، بحوالہ ولا تقربوا الزنا، ص:۵۳۔

[۲] بروتوكولات حكماء صهيوني خليفة التونسي، طبع بیروت۔ لا تقربوا الزنا، مؤلفہ محمد عبدالعزیز اللاوی، ص:۵۱-۵۳، طبع مکتبۃ القرآن قاہرہ، مصر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ترس رہے ہیں تو دوسری طرف روزانہ کروڑوں روپے پانی کی طرح کھیلوں اور کھلاڑیوں پر بہائے جارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قومِ مسلم کو اس امتحان و آزمائش سے نکال کر انہیں اپنا اسلامی تشخص ثابت کرنے کی توفیق سے نوازے۔ آمین

زنا - نصاریٰ (عیسائیوں) کے یہاں

یہود اہلِ کتاب کی طرح ہی نصاریٰ کرسچنز (عیسائیوں) کا معاملہ بھی ہے کہ ان کے یہاں بھی زناکاری و فحاشی کو بری نگاہ سے دیکھا گیا ہے، چنانچہ:

(۱) سینٹ پال کے مکتوب بنام اہل کورنتھوس، اصحاح ۶، فقرہ ۶، میں آیا ہے:

"زنا سے دور بھاگو، ہر خطا جس کا ارتکاب انسان کرتا ہے وہ جسم سے نکلتی ہے، لیکن جو شخص زنا کا ارتکاب کرتا ہے وہ اپنے جسم کے ساتھ خطا کرتا ہے، الخ"۔

(۲) سینٹ پال ہی کے مکتوب بنام اہل تسالونیکی، اصحاح ۴، فقرہ ۳-۴ میں ہے:

"اللہ کا منشا یہ ہے کہ وہ تمہیں مقدس رکھے، اور وہ یوں کہ تم زنا سے باز رہو اور اپنی عورتوں کو تقدس و تکریم کے ساتھ رکھو، وہ پہلی ان قوموں کی طرح شہوت میں نہ گھر جائیں جو کہ اللہ کو نہیں جانتی تھیں"۔

(۳) سینٹ پال ہی کے مکتوب بنام اہل افسس، اصحاح ۵، فقرہ ۴-۵ میں ہے:

"زنا اور ہر نجاست و طمع کی تمہارے مابین کوئی اجازت نہیں ہے، یہ افعال قدوسیوں کے لائق نہیں ہیں، نہ ہی کوئی قبیح حرکت و بدکاری اور ژاژ گوئی ہی تمہارے شایانِ شان ہے، اور تم خوب جانتے ہو کہ ہر زانی اور نجس اور طمع ور انسان، اوثان یا بتوں کے پجاریوں کی طرح (مشرک و گنہگار) ہے، اور اللہ کے ہاں، نیز ملکوت مسیح میں اس کے لئے کوئی وراثت و حصہ نہیں ہے"۔

www.KitaboSunnat.com

(۴) 'مسیحی مرشد' نامی کتاب کے مؤلف نے لکھا ہے کہ یسوع نے کہا:

"تم میں سنا ہے کہ پہلے لوگوں سے کہا گیا کہ زنا نہ کرو، اور میں بھی تم لوگوں کو کہتا ہوں کہ جب کوئی شخص کسی عورت کو شہوت کی نظر سے دیکھتا ہے تو وہ دل میں اس عورت سے زنا کا ارتکاب کرتا ہے"۔

(۵) اسی کتاب میں لکھا ہے کہ سینٹ امپر وسیوس نے کہا ہے:

"جو شخص منحرف شہوانی حرکات سے باز نہیں آتا وہ اس بدکے ہوئے بدمست گھوڑے کی طرح ہے جو سوار کو بیٹھنے نہیں دیتا اور اچھل کود کرتے کرتے کسی کھائی میں گر کر ہلاک ہو جاتا ہے"۔

(٦) 'مسیحی تعلیم کی وضاحت' کے زیرِ عنوان کتاب میں لکھا ہے:

"اللہ اور بندوں کے نزدیک زنا سے بدترین قباحت و برائی کوئی نہیں ہے۔ یہ فعل انتہائی ضرر رساں ہے کیونکہ یہ انسان سے فطری بھلائی، خوش بختی، نعمتیں، صحت و عافیت اور ہر چیز سلب کر لیتا ہے، اور بالآخر اس سے آباء واجداد والی بھلائیاں بھی چھین لیتا ہے، اور اسی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے پہلے لوگوں کو طوفان کے پانیوں سے عذاب دیا جنھوں نے جنسِ بشر کو ہلاک کر دیا۔ (الا ماشاء اللہ)"۔[۱]

(۷) عرب مؤرخ عمر رضا کحالہ نے اپنی کتاب 'الزنا و مکافحتہ' میں لکھا ہے:

"پانچویں صدی عیسوی میں ایک اصلاحی تحریک شروع ہوئی، اور جب شہنشاہ چارلمین کا دور آیا تو اس نے بھی اصلاحِ احوال میں اپنا رول ادا کیا اور ہر پیشہ ور جسم فروش عورت اور اس کے معاونین دلالوں کو کوڑے لگانے کا حکم جاری کیا"۔

[۱] بحوالہ سابقہ ایضاً۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۸) چرچ نے ایک بہت بڑا کارِ خیر یہ سرانجام دیا کہ:

”ایسے دیر اور پناہ گاہیں تعمیر کروائیں جو پیشہ وری سے توبہ تائب ہونے والی عورتوں کے لئے رہائش وپناہ گاہ کا کام دیتی تھیں اور ان کے لئے ایک بچاؤ تھیں، اور ان میں سے اکثر کے ساتھ بھرپور مالی تعاون بھی کیا گیا کہ وہ شادیاں کر کے گھریلو زندگی گزار سکیں“۔

(۹) پوپ انوسنٹ سوم (۱۹۹۸ء/۱۲۱٦ھ) نے ایک منشور جاری کیا جس کی رو سے:

”پیشہ وری کی زندگی سے توبہ کرنے والی عورت کے ساتھ شادی کرنے والے کو ثواب کا مستحق قرار دیا گیا“۔

(۱۰) اس کے چند سال بعد پوپ گریگر لیس نہم نے جرمن حکومت کو لکھا کہ:

”چرچز میں وعظ و تبلیغ کی مجالس میں حاضر ہونے سے ایسی عورتوں کو ہرگز نہ روکا جائے۔ عورت کی عفت کے سودے کو حرام قرار دیا اور نوجوانوں کو ترغیب دلائی کہ وہ پیشہ وری سے تائب عورتوں کے ساتھ شادیاں کریں“۔

(۱۱) پوپ کلامنٹ دوم نے جو منشور صادر کیا اس کی رو سے:

”فحاشی کا ارتکاب کرنے والی ہر عورت پر لازم قرار دیا گیا کہ وہ موت کے وقت اپنی جائیداد کا نصف دیر (معبد) کی املاک کو دے جائے“۔

(۱۲) ”عیسائیوں کے یہاں زانی وزانیہ کی جو سزائیں تھیں وہ بڑی سخت تھیں، جن کی وجہ سے غیر قانونی، غیر اخلاقی تعلیمات پر کافی زد پڑی اور عورتوں کی عزت کے سودے کی ممانعت کر دی گئی، اور پیشہ ور عورتوں کی تجارت کرنے والوں اور دوسرے دلالوں وغیرہ کے لئے سخت سزائیں مقرر کی گئیں، حتیٰ کہ انہیں ان کے حلقوں میں سیسہ ڈال کر ہلاک کر دیا جاتا تھا“۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(۱۳) ”اگر کسی مرد نے کسی عورت کو بہکایا یا پھسلایا ہوتا، اور عورت نے بھی رضا و رغبت سے خود سپردگی کی ہوتی، تو ان دونوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا“۔

(۱۴) ”زنا کی سزا کا اثر زانی و زانیہ تک ہی نہ رہتا، بلکہ ان کے بے گناہ رشتہ دار تک بھی پہنچتا، کہ حکومت اور چرچ کی طرف سے انہیں احترام و اعتبار جیسے سول حقوق سے محروم کر دیا جاتا“۔

(۱۵) حتیٰ کہ ”چرچ نے تو قانونی طور پر شادی شدہ لوگوں کے سوا دوسرے ہر مرد و زن کے لئے باہمی بوس و کنار تک کو سختی کے ساتھ منع کر دیا تھا“۔[۱]

[۱] بحوالہ الزنا و مکافحتہ، ص:۶۷-۶۸۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عیسائی کتب و قوانین - اور - خود مغربی عیسائیوں کی حالتِ زار

یہ عیسائیوں کے یہاں معتبر مانی جانے والی کتب میں زنا کے بارے میں جرم و سزا کے قوانین تھے، جن سے کم از کم یہ اندازہ ضرور ہو جاتا ہے کہ قانونی و اخلاقی طور پر یہ بدکاری ان کے یہاں بھی بہت بری شمار ہوتی تھی۔

یہ الگ بات ہے کہ جس طرح کتبِ یہود میں تو کچھ ہے اور قومِ یہود کچھ اور ہی کر رہی ہے، بلکہ اپنی کتب کے سراسر برعکس چل رہی ہے، اسی طرح ہی کتبِ نصاریٰ تو اس فعل کو برا اور قابلِ عقاب و سزا سمجھتی ہیں، لیکن آج عیسائیوں کی آبادی پر مشتمل مغربی ممالک ان مذہبی قوانین سے قطعی منحرف ہو چکے ہیں، بلکہ بیسویں صدی کے آغاز سے ہی وہاں مختلف قسم کی تحریکیں چل رہی ہیں جن کا منشور یہ ہے کہ اباحیت و فحاشی کو عام کیا جائے، جنسی انارکی (Anarchy) کے راستہ کی تمام رکاوٹوں کو دور کیا جائے، عفت و عصمت اور طہارت و پاکدامنی جیسے الفاظ کی اہمیت ختم کی جائے، بلکہ ڈکشنریوں میں ان کا مفہوم ہی بدل دیا جائے۔

اباحیت پسند تحریکوں کے لیڈروں نے لوگوں کو یہ باور کرانے کی کوششیں شروع کر دی ہیں کہ جس طرح کھانا پینا، سانس لینا ایک عام انسانی حق ہے اور وہ اس میں آزاد ہیں، اسی طرح ہی اسے جنسی خواہشات کے پورا کرنے میں بھی مکمل اختیار ہونا چاہیے کہ وہ جب جیسے اور جہاں چاہے پورا کرے، ان ممالک میں تحریکِ آزادئ نسواں اور شخصی آزادی کی تحریکوں سے بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید یہ کسی کے ظلم و ستم سے، کسی کی غلامی سے آزادی کی تحریکیں ہیں، لیکن دراصل وہ شخصی آزادی کی نہیں بلکہ جنسی آزادی کی تحریکیں ہیں، وہ مادر پدر آزاد، حیوانات کی طرح بلاحدود و قیود جنسی آزادی کے لئے کام کر رہی ہیں، اور اس کے لئے انہوں نے جانوروں اور پرندوں کی ہی مثالیں پیش کی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حتیٰ کہ ایک بد بخت نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ یہ چڑیاں جو ہماری عبادت گاہوں میں بھی اپنی جنسی خواہشات پوری کر لیتی ہیں اور انہیں معبود کی طرف سے کوئی رکاوٹ یا سزا نہیں دی جاتی، تو کیا وجہ ہے کہ انسان کو ایسی اجازت نہ ہو؟

بھلا بتائیے! وہ لوگ خود کو غیر انسانی مخلوقات کی ساتھ نہیں ملا رہے تو اور کیا کر رہے ہیں؟ محض خواہشات پرستی اور نفس پرستی و عیش کوشی کی خاطر شرفِ انسانیت بھی داؤ پر لگانے سے گریز نہیں کر رہے، اور حد تو یہ ہے کہ آج کل مغربی ممالک میں باقاعدہ ایسی انجمنیں قائم ہو چکی ہیں جو جسم فروشی کرنے والی پیشہ ور عورتوں کی حمایت کرتی ہیں، ان کے حقوق کا مطالبہ کرتی ہیں، اور یہ پیشہ چونکہ اب ان کے یہاں ایک باقاعدہ قانونی کاروبار بن چکا ہے لہٰذا پارلیمنٹ میں ان کی ایک جاندار آواز ہے، اور حکومت پر ان کا دباؤ ہے، حتیٰ کہ ان کی ایک لیڈر ہیلن پاکنجھام نے تو یہاں تک دعویٰ کیا ہے کہ ہماری انجمن کا پارلیمنٹ پر اتنا دباؤ ہے جتنا دوسری کسی پارٹی کا نہیں، اور یہ اس لئے کہ ہم جب چاہیں ان وزراء پارلیمنٹ ممبران اور پوپوں پادریوں کے نام ظاہر کر سکتی ہیں جن کے ہماری انجمن کی ممبران سے مراسم یا غیر قانونی و غیر اخلاقی یعنی ناجائز تعلقات ہیں، بھلا بتائیے تو کیا اسی کا نام شخصی آزادی ہے۔[۱]

خلاصۂ کلام

جنگلی قبائل اور قدیم اقوام جو کسی قانون و شریعت کے پابند نہیں تھے، وہ بھی بدکاری کو برا سمجھتے تھے جو اس فعلِ بد کے فطرتی برا ہونے کا واضح ثبوت ہے، کیونکہ ان کے نزدیک معیارِ انسانیت واصولِ فطرت کے سوا کوئی دستور و قانون نہیں تھا۔

ان کے بعد اہلِ کتاب مذاہب میں سے بنی اسرائیل کا پہلا مذہبِ یہودیت ہے جبکہ یہود کی کتاب تورات یا بائبل کے عہد قدیم میں بھی اس فعل کی برائی اور اس کا تذکرہ موجود ہے۔

[۱] بحوالہ لاتقربوا الزنا، ص:۵۰۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ان کے بعد عیسائیت کا دور ہے جن کی کتاب انجیل ہے، اور بائبل کے عہد جدید میں اسی انجیل کی تعلیمات ہی وارد ہیں، جہاں اور اسی طرح دیگر عیسائی کتب و لٹریچر میں بھی اس فعلِ قبیح کی مذمت و سرا مذکور ہے، اگرچہ یہود و نصاریٰ دونوں قوموں میں ان احکامات اور سزاؤں کے برعکس ایک طوفانِ بدتمیزی برپا ہے جس کی طرف بھی ہم نے مختصراً اشارہ کر دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زنا - شریعتِ اسلامیہ میں

پہلے قبائل و اقوام اور مذاہب کی طرح ہی شریعتِ اسلامیہ میں بھی فحاشی و بدکاری کو سخت بری نگاہ سے دیکھا گیا ہے، اور اس سے سختی کے ساتھ منع کیا گیا ہے، اور باز نہ آنے والے کے لئے بڑی عبرت ناک سزائیں قرآن و سنّت میں نازل و وارد ہوئیں ہیں۔

زنا کی مذمت و سزا - قرآنِ کریم میں

(۱) سورۂ بنی اسرائیل (الاسراء) میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ۝۳۲﴾ [سورة بنی اسرائیل: ٣٢]

”زنا کے قریب نہ پھٹکو، یہ بہت برا فعل ہے اور بڑا ہی برا راستہ ہے“۔

زناکاری کی ممانعت تو درکنار، اس آیت میں تو اللہ تعالیٰ نے زنا کے قریب جانے کی بھی ممانعت کردی ہے کہ ہر وہ بات اور حرکت جو زنا کے قریب لے جائے، اس سے بھی بچو، اس کے قریب بھی نہ جاؤ۔

(۲) سورۂ فرقان میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں (عباد الرحمان) کے کچھ اوصاف بیان کئے ہیں جن کی وجہ سے وہ بندے اللہ کو محبوب لگتے ہیں، ان کے ضمن میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَ الَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ لَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لَا يَزْنُوْنَ ۚ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۝۶۸ۙ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ۝۶۹ۖ﴾ [سورة الفرقان: ٦٨-٦٩]

”اور جو اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے، اور اللہ کی حرام کی ہوئی کسی جان کو ناحق قتل نہیں کرتے، اور نہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں، یہ کام جو کوئی کرے وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا، قیامت کے روز اس کو مکرر عذاب دیا جائے گا اور اسی میں

www.KitaboSunnat.com

وہ ہمیشہ ذلت کے ساتھ پڑا رہے گا“۔

آگے فرمایا ہے کہ سوائے ان لوگوں کے جو توبہ تائب ہو جائیں اور اچھے عمل کرنے لگیں، تو ان کے ساتھ اللہ ایسا سلوک نہیں کرے گا بلکہ معاف کر دے گا، کیونکہ وہ بڑا غفور و رحیم ہے۔

عباد الرحمٰن کے اوصاف

سورۂ فرقان کی آیت ٦٣ تا آخر سورت میں اللہ تعالیٰ نے عباد الرحمٰن (یعنی اللہ والوں) کے جو اوصافِ حمیدہ بیان فرمائے ہیں، ان میں سے ہمارا محلِ شاہد تو صرف یہی تھا کہ وہ زنا کے مرتکب نہیں ہوتے، لیکن چونکہ ان اوصاف کا ہر مسلمان میں پایا جانا بہت ضروری اور حبِ الٰہی کا ذریعہ ہے، لہٰذا ہم تفصیلات سے قطع نظر صرف اوصاف گنوائے دیتے ہیں، تاکہ طالبانِ حبِ الٰہی کا بھلا ہو، اور اپنے آپ کو ”عباد الرحمٰن“ یا ”اللہ والوں“ میں شامل کرنے کے شائقین کو اس کے اسباب وذرائع کا پتہ چل سکے، چنانچہ ان آیات میں حبِ الٰہی کے حصول اور عباد الرحمٰن یا اللہ والے بننے کے جو اوصافِ حمیدہ واخلاقِ جلیلہ بتائے گئے ہیں وہ مختصراً یہ ہیں کہ عباد الرحمٰن وہ ہیں جو:

(۱) زمین پر نرم چال چلتے ہیں، کبر و نخوت سے اکڑتے اینٹھتے ہوئے نہیں چلتے۔

(۲) جاہل ان کے منہ کو آئیں تو سلام کر کے آگے نکل جاتے ہیں، ان سے الجھتے نہیں۔

(۳) اپنے رب کے حضور سجود اور قیام میں راتیں گذارتے ہیں۔

(۴) بہت ہی برے اور سخت عذاب والی جہنم سے بچنے کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

(۵) خرچ کرتے وقت نہ فضول خرچی کرتے ہیں نہ بخل، بلکہ اعتدال کی راہ اختیار کرتے ہیں۔

(۶) اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے، بلکہ اسی واحد الاحد کی توحید کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

(۷) اللہ کی حرام کردہ جان کو ناحق قتل نہیں کرتے۔

(۸) زناکاری وفحاشی کا ارتکاب نہیں کرتے، بلکہ پاکدامنی ان کا شیوہ ہوتی ہے۔

(۹) کبھی بتقاضائے بشریت گناہ کر بیٹھیں، تو فوراً توبہ کرتے اور نیک عمل کی راہ اپناتے ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(۱۰) جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔(جھوٹ کے گواہ نہیں بنتے)۔

(۱۱) جن کا اگر کسی لغو چیز پر سے گزر ہو، تو شریفانہ گزر جاتے ہیں، ملوث نہیں ہوتے۔

(۱۲) جنہیں اللہ کی آیات سنا کر نصیحت کی جاتی ہے تو وہ اس پر اندھے اور بہرے بن کر نہیں رہ جاتے۔

(۱۳) اللہ تعالیٰ سے یہ دعائیں کرتے رہتے ہیں کہ ان کی بیویاں اور اولاد ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو، اور وہ خود متقین کے امام ہوں۔

آخر میں ان اوصاف کے مالک لوگوں کے بارے میں فرمایا، کہ یہ ہیں وہ لوگ جو اپنے صبر کا پھل بلند منزل کی شکل میں پائیں گے، آداب و تسلیمات سے ان کا (جنت میں) استقبال ہو گا اور وہ ہمیشہ وہیں رہیں گے، کیا ہی اچھا ہے وہ مقام۔

ان اوصاف سے متعلقہ تفسیر و تفصیل کے لئے دیکھئے، تفصیل القرآنِ اعظم امام ابن کثیر، الجامع الاحکام القرآن المعروف تفسیر قرطبی۔ اور دیگر کتبِ جدیدہ میں سے اضواء البیان شنقیطی، معارف القرآن مفتی محمد شفیع، احسن التفاسیر علامہ احمد حسن، اور تفہیم القرآن مودودی۔

آغازِ اسلام میں زنا کی سزا

جہاں اللہ تعالیٰ نے اس فعلِ شنیع سے بالصراحت روکا ہے، اور رکنے کو 'عبادالرحمٰن' اللہ والوں کی صفاتِ حمیدہ میں سے شمار کیا ہے، اسی طرح ہی زنا کی سزا کے بارے میں ابتدائی حکم دیتے ہوئے سورۂ نساء میں فرمایا ہے:

﴿وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآىِٕكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰى یَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا ۝ وَالَّذٰنِ یَاْتِیٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ۝﴾ [سورة نساء: ١٥-١٦]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”تمہاری عورتوں میں سے جو بدکاری کی مرتکب ہوں ان پر اپنے میں سے چار آدمیوں کی گواہی لو، اور اگر چار آدمی گواہی دے دیں تو ان کو گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ انہیں موت آجائے یا اللہ تعالیٰ ان کے لئے کوئی راستہ نکال دے۔ اور تم میں سے جو اس فعل کا ارتکاب کریں ان دونوں کو اذیت پہنچاؤ، پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں تو انہیں چھوڑ دو کہ اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے اور رحم فرمانے والا ہے“۔

یہ زنا کی سزا کے بارے میں نازل ہونے والا بالکل ابتدائی حکم تھا، اس کے بعد پھر سورۂ نور کی آیت ۲ نازل ہوئی جس میں پوری طرح وضاحت آگئی کہ غیر شادی شدہ ہونے کی شکل میں زانی اور زانیہ دونوں کو سو سو کوڑا مارا جائے، اور اگر وہ شادی شدہ ہوں تو ان کی سزا رجم و سنگساری ہے جو کہ صحیح احادیث میں وارد ہوئی ہے۔

سزا کے سلسلہ میں دوسرا اور آخری حکم

سورۂ نور کے شروع میں ہی زنا کی سزا بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿ اَلزَّانِيَةُ وَ الزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّ لَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَ لْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲ ﴾ [سورة نور: ۲]

”زانیہ عورت اور زانی مرد اور (غیر شادی شدہ ہوں تو) دونوں میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو، اور ان پر ترس کھانے کا جذبہ اللہ کے دین کے معاملہ میں تم کو دامن گیر نہ ہو اگر تم اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو، اور ان کو سزا دیتے وقت اہلِ ایمان کا ایک گروہ موجود ہو (کہ سزا برسرِ عام ہو)“۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس سے اگلی ہی آیت میں زنا کی قباحت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ایک تو زانیوں اور مشرکوں کو یکجا کر دیا ہے، اور دوسرے ان لوگوں کے ساتھ اہلِ ایمان کو نکاح بیاہ سے روک کر بھی انکی اور ان کے اس فعل کی مذمت کی ہے، چنانچہ ارشاد ہے:

﴿ اَلزَّانِیْ لَا یَنْكِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۘ وَّ الزَّانِیَةُ لَا یَنْكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَ حُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ ۝۳ ﴾ [سورۃ نور: ۳]

"زانی نکاح نہ کرے مگر زانیہ یا مشرکہ کے ساتھ، اور زانیہ کے ساتھ نکاح نہ کرے مگر زانی یا مشرک، اور یہ اہلِ ایمان پر حرام کر دیا گیا ہے"۔

تائب کے سلسلہ میں ایک وضاحت

یہاں یہ بات بھی پیشِ نظر رکھیں کہ اس حکم کا اطلاق صرف انہی مردوں اور عورتوں پر ہوتا ہے جو اپنی بری روش پر قائم ہوں اور تائب نہ ہوئے ہوں، اور جو لوگ توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لیں ان پر اس آیت میں وارد حکم کا اطلاق نہیں ہوتا کیونکہ توبہ و اصلاح کے بعد "زانی" ہونے کی صفتِ بد ان کے ساتھ لگی نہیں رہتی ہے، بلکہ وہ تو ایسے ہو جاتا ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔

کیونکہ سنن ابن ماجہ میں، اسی طرح معجم طبرانی کبیر، حلیۃ الاولیاء ابو نعیم، مسند الشہاب قضاعی اور تاریخ جرجان سہمی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ارشادِ نبوی ہے:

«اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ الخ».[۱]

"گناہ سے توبہ کرنے والا اسی طرح ہو جاتا ہے کہ جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں"۔

اسی طرح المعرفہ ابن مندہ، معجم طبرانی اور حلیۃ الاولیاء ابو نعیم میں حضرت ابو سعد سعید انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ارشادِ نبوی ہے:

[۱] صحیح الجامع الصغیر: ۱/۱/۵۷، و حسنہ وانظر الضعیفہ: ۲/۸۲، ۸۳۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ، وَ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ الخ».[۱]

"ندامت توبہ ہے اور توبہ کرنے والا شخص اس طرح ہو جاتا ہے کہ جیسے اس نے گناہ کا ارتکاب ہی نہیں کیا"۔

تاریخ امام بخاری، مسند احمد، ابن ماجہ و مستدرک حاکم میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور مستدرک حاکم و شعب الایمان بیہقی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ارشادِ نبوی مختصر یوں ہے:

«اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ».[۲]

"ندامت ایک طرح کی توبہ ہے"۔

شعب الایمان بیہقی اور تاریخ ابن عساکر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ارشادِ نبوی ہے:

«اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ الخ».[۳]

"گناہ سے توبہ کرنے والا اس طرح ہے کہ جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں"۔

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ والی احادیث کی اسناد انفرادی طور پر تو ضعیف ہیں، لیکن ان کے مجموعے کو حافظ ابن حجر عسقلانیؒ، علامہ سخاویؒ اور شیخ البانیؒ نے حسن قرار دیا ہے۔

غرض ان احادیث کی روشنی میں دیکھا جائے تو پتہ چل جاتا ہے کہ جو زانی توبہ کرلے اس سے زناکاری کی صفتِ بد مٹ جاتی ہے، اور ایسے مرد و زن سے مؤمن مرد و زن کا نکاح جائز ہے، بلا توبہ نہیں۔

[۱] صحیح الجامع الصغیر:۳/۶/۳۸، و حسنه و الضعيفه:۲/۸۳۔
[۲] صحیح الجامع الصغیر:۳/۶/۳۸، و حسنه و الضعيفه۔
[۳] والضعيفه ايضًا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترکِ زنا پر بیعت

قرآنِ کریم کی ہی سورۂ ممتحنہ کے آخر میں مؤمن عورتوں کے نبیٔ اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر بیعت کرنے کا ذکر آیا ہے، وہاں بھی دیگر امور کے علاوہ یہ بات شامل ہے کہ زنا نہ کرنے کا عہد و بیعت کریں۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّ لَا يَسْرِقْنَ وَ لَا يَزْنِيْنَ وَ لَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَ لَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَ اَرْجُلِهِنَّ وَ لَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝﴾ [سورة الممتحنة: ١٢]

”اے پیغمبر! جب تمہارے پاس مؤمن عورتیں اس بات پر بیعت کرنے کو آئیں کہ اللہ کے ساتھ نہ شرک کریں گی، نہ چوری کریں گی، نہ بدکاری کریں گی، نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی، نہ اپنے ہاتھ پاؤں میں کوئی بہتان باندھ لائیں گی، اور نہ نیک کاموں میں تمہاری نافرمانی کریں گی، تو ان سے بیعت لے لو اور ان کے لئے خدا سے بخشش مانگو، بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے“۔

مذمّتِ زنا کے بعض دیگر قرآنی انداز:

قرآنِ کریم میں زناکاری و بدکاری کی مذمت اور اس کی قباحت و شناعت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم علیہا السلام کا واقعہ بیان فرمایا ہے کہ وہ کنواری تھیں، پاکباز و پارسا تھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے معجزاتی طور پر اور ایک استثنائی شکل میں بیٹا حضرت عیسیٰ علیہ السلام عطا فرمادیا جس پر پہلے تو بشارت ملنے پر خود حضرت مریم علیہا السلام نے کنواری عورت کے ماں بننے پر تعجب و استنکار کیا، کیونکہ کنواری عورت اگر ماں بنتی ہے تو وہ زناکاری کا نتیجہ قرار دیا جاتا ہے جو کہ کبھی بھی صحیح نہیں ہو سکتا، چنانچہ انہوں نے جو انداز اختیار فرمایا، اللہ تعالیٰ نے اسے سورۂ مریم کی آیت ۲۰ میں یوں ذِکر فرمایا ہے:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

﴿قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّ لَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّ لَمْ اَكُ بَغِيًّا ۝۲۰﴾

[سورة مريم: ٢٠]

”مریم نے کہا: میرے ہاں کیسے لڑکا ہو گا جب کہ مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں ہے اور میں بدکار عورت بھی نہیں ہوں“۔

اسی سورت میں پھر اسی صفتِ بد اور فعلِ قبیح کی ایک دوسرے انداز سے مذمت آئی ہے، چنانچہ حضرت مریم علیہا السلام کی کنواری گود میں بچہ دیکھ کر ان کی قوم کے لوگوں نے ان سے مخاطب ہو کر کہا:

﴿يٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّ مَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ۝۲۸﴾[سورة مريم: ٢٨]

”اے ہارون کی بہن (خاندانِ ہارون کی بیٹی)! نہ تیرا باپ کوئی برا آدمی تھا اور نہ ہی تیری ماں ہی بدکار عورت تھی“۔

قحبہ گری کروانے کی مذمت

اس برائی کی حد جب پیشہ وری تک جا پہنچے تو وہ اور بھی مذموم ہے، جسے قحبہ گری بھی کہا جاتا ہے، اور لونڈیوں، باندیوں کو اس پیشہ پر مجبور کرنے کی ممانعت کرتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ نے اس برائی کی مذمت فرمائی ہے۔ چنانچہ سورۂ نور میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَ لَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَ مَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾[سورة نور: ٣٣]

”اپنی کنیزوں (لونڈیوں) کو اپنے دنیوی فائدوں کی خاطر قحبہ گری پر مجبور نہ کرو جبکہ وہ پاکدامن رہنا چاہتی ہوں، اور جو کوئی ان کو مجبور کرے تو اس جبر کے بعد اللہ تعالیٰ ان کے لئے غفور و رحیم ہے“۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

آزاد شہوت رانی کی مذمت اور نکاح کی ترغیب

سورۂ نساء میں اللہ تعالیٰ نے سفاح کو زنا کے مترادف کے طور پر لا کر اس سے بھی نفرت دلائی ہے، چنانچہ جن عورتوں سے نکاح جائز نہیں ہے ان محرمات (یا محرم عورتوں) کے تذکرہ کے بعد فرمایا ہے:

﴿وَ اُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ...﴾[سورة نساء: ٢٤]

”ان کے ماسوا جتنی عورتیں ہیں انہیں اپنے اموال کے ذریعے (حقِ مہر دے کر) حاصل کرنا تمہارے لئے حلال کر دیا گیا ہے، بشرطیکہ حصارِ نکاح میں ان کو محفوظ کرو، نہ یہ کہ آزاد شہوت رانی کرنے لگو (یعنی زنا)“۔

اس سے اگلی آیت میں آزاد عورت سے نکاح کی استطاعت نہ ہونے کی شکل میں کنیزوں سے نکاح کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس کا جو فلسفہ بیان فرمایا ہے وہ کچھ یوں ہے:

﴿فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَ اٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ...﴾[سورة نساء: ٢٥]

”ان کے سرپرستوں کی اجازت سے ان کے ساتھ نکاح کر لو، اور معروف طریقہ سے ان کے حقِ مہر ادا کر دو، تاکہ وہ حصارِ نکاح میں محفوظ ہو کر رہیں، آزاد شہوت رانی نہ کرتی پھریں، اور نہ چوری چھپے آشنائیاں کریں“۔

ارتکابِ زنا پر کنیز کی سزا

اللہ تعالیٰ نے کنیزوں کے ارتکابِ زنا کی سزا بھی بیان فرما دی، جو کہ عام آزاد عورت کی نسبت آدھی ہے۔ چنانچہ ارشادِ ربّانی ہے:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

﴿فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَیْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَیْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَی الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَ اَنْ تَصْبِرُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿٢٥﴾﴾ [سورۃ نساء: ٢٥]

"پھر جب وہ حصارِ نکاح میں محفوظ ہو جائیں اور اس کے بعد کسی بد چلنی (زنا) کی مرتکب ہوں، تو ان پر اس سزا کی نسبت آدھی سزا ہے جو خاندانی آزاد عورتوں (محصنات) کے لئے مقرر ہے، یہ سہولت تم میں سے ان لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہے جن کو شادی نہ کرنے سے بند تقویٰ کے ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہو، لیکن اگر تم صبر کرو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے"۔

اہلِ کتاب کی عورتوں سے شادی

سورۂ مائدہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ محرمات یا محرم عورت کو چھوڑ کر جن عورتوں سے تمہاری شادی و نکاح جائز ہے ان میں سے یہ بھی ہیں:

﴿وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ وَ لَا مُتَّخِذِیْٓ اَخْدَانٍ ؕ وَ مَنْ یَّكْفُرْ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ؗ وَ هُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿٥﴾﴾ [سورۃ المائدۃ: ٥]

"اور محفوظ عورتیں بھی تمہارے لئے حلال ہیں خواہ وہ اہلِ ایمان کے گروہ سے ہوں یا ان قوموں میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی، بشر طیکہ تم ان کے مہر ادا کر کے ان کے محافظ بنو، نہ کہ آزاد شہوت رانی کرنے لگو یا چوری چھپے آشنائیاں کرو، اور جس کسی نے ایمان کی روشنی پر چلنے سے انکار کیا، تو اس کا سارا کارنامۂ زندگی ضائع ہو گیا اور وہ آخرت میں دیوالیہ ہو گا"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آداب وشرائط

اللہ تعالیٰ نے غیر مسلموں میں سے صرف اہلِ کتاب (یہود و نصاریٰ) کی عورتوں سے شادی کی اجازت تو دی ہے، لیکن وہ بھی صرف ان عورتوں سے جو "محصنات" یعنی محفوظ و پاکدامن ہوں، آوارہ واخلاق باختہ نہ ہوں، اور وہ بھی ان کے محافظ بننے کی غرض سے ہو، محض آزاد شہوت رانی یا چوری چھپے آشنائی نہ ہو، ان آداب و شرائط کے ساتھ محدود قسم کی اجازت دی گئی ہے، اور پھر آیت کے آخر میں یہ بھی فرما دیا ہے کہ کسی میم سے شادی کے جنون میں ایمان بھی نہ کھو بیٹھنا کہ جس کا کوئی نعم البدل ہی نہیں ہے، تو گویا اہلِ کتاب کی عورتوں سے شادی کا جواز بھی مشروط ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غیر مسلم عورت سے شادی

معیارِ جواز اور شرائطِ جواز[۱]

پچھلے دنوں ”صراط مستقیم“ جلد ۳، مئی ۱۹۸۰ء شمارہ ۱۱، میں مستقل عنوان 'سوالات کے جوابات' میں عالمِ اسلام کے نامور سپوت شہرۂ آفاق عالم اور مرجع خلائق فاضل سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز، مفتیٔ اعظم سعودی عرب کا مسلمانوں کے عیسائی عورتوں کے ساتھ شادی کرنے سے متعلق فتویٰ شائع ہوا۔ سائل کے سوال کے مطابق فتوے کی حد تک سماحۃ الشیخ مدفیوضہ نے بڑے ایجاز و اختصار کے ساتھ، بڑے جامع انداز سے جچے تلے الفاظ میں فتویٰ صادر فرمایا ہے۔ فَجَزَاهُ اللّٰهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ.

عیسائی، یہودی یا کسی بھی غیر مسلم عورت کے ساتھ شادی کرنے کا مسئلہ صرف برطانیہ کے مسلمانوں تک ہی محدود نہیں، بلکہ اس وقت اطراف و اکنافِ عالم میں مسلمان پھیلے ہوئے ہیں، چاہے وہ مسلمان کسی بھی قوم و قبیلہ سے تعلق رکھتے ہوں، کسی بھی ملک کے ہوں اور انگلش، اردو، عربی بولتے ہوں یا کوئی اور زبان ان کا ذریعۂ اظہار ہو، بالآخر وہ سب ہیں تو مسلمان۔ یہی وجہ ہے کہ غیر مسلم عورت سے شادی کرنے کا مسئلہ بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

لہٰذا تہذیبِ مغرب میں منارۂ نور ”صراط مستقیم“ کے قارئین کی خدمت میں سماحۃ الشیخ ابن باز حفظہ اللہ ورعاہ کی تائید کے ساتھ قدرے تفصیل پیش ہے۔ ہمارا نوجوان طبقہ (Youth) میں سے کوئی ”صاحب“ اپنے جوان اور نادان جذبات سے مغلوب ہو کر فیصلہ کر لیتا ہے کہ میں اس اہلِ کتاب عیسائی یا یہودی لڑکی کے ساتھ شادی کروں گا، ساتھ ہی اسے ایک معقول مذہبی جواز کا

[۱] نوٹ: غیر مسلم عورت سے شادی کے آداب و شرائط، خطرناک نتائج و عواقب کے سلسلہ میں مولانا محمد منیر قمر صاحب کا ایک مفصل مضمون ماہنامہ ”صراط مستقیم“ برمنگھم برطانیہ کی جلد ۴، شمارہ ۴، ۷ / اکتوبر ۱۹۸۰ء، فروری ۱۹۸۱ء کی دو قسطوں میں شائع ہو چکا ہے، اس کی اہمیت و افادیت کے پیشِ نظر ہم من و عن اس کو یہاں درج کر رہے ہیں۔ (غلام مصطفیٰ فاروق)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سہارا بھی میسر ہوتا ہے جب اس کے والدین، اعزا و اقارب یا دوست واحباب اسے سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں، تو وہ اپنے مدت سے چلنے والے معاشقہ اور وارداتِ ہائے قلبی کا حوالہ دیتے ہوئے شائد جھجک بھی جائے۔ مگر اپنی اس شادی کے لئے جواز کی یہ دلیل دینے سے قطعاً نہیں چوکتا کہ اسلام کے نظامِ حیات قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ کتاب عورتوں سے شادی کرنے کی اجازت دی ہے، اور ممکن ہے کہ اسے:

﴿وَ طَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۖ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾[سورة المائدة: ٥]

”اور محفوظ عورتیں بھی تمہارے لئے حلال ہیں خواہ وہ اہلِ ایمان کے گروہ سے ہوں یا ان قوموں میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی“۔

تک آیت یا اس کا ترجمہ بھی حفظ ہو، مگر اس سے آگے اسی آیت کے جزء:

﴿اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَ لَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ﴾

[سورة المائدة: ٥]

”بشرطیکہ تم ان کے مہر ادا کر کے نکاح میں ان کے محافظ بنو، نہ کہ آزاد شہوت رانی کرنے لگو یا چوری چھپے آشنائیاں کرو“۔

میں جو معیار اور شرائطِ جواز ہیں، ان سے صرفِ نظر کر لی جاتی ہے۔

معیارِ جواز

اہلِ کتاب عیسائی و یہودی عورتوں سے شادی کرنا جائز ہے بشرطیکہ وہ شادی قرآن کی روح اور معانی کے تقاضے پورے کرتی ہو، جیسا کہ فتوے میں مذکور ہے، مگر ماڈرن ایج میں جہاں تقریباً ہر چیز کی قدریں اور معیار بدل چکے اور بدل رہے ہیں، وہیں اہلِ کتاب کی ماڈرنائزڈ (Moderonised) شکلیں بھی وجود میں آچکی ہیں، لہٰذا سب سے پہلے شادی کے جواز کا سہارا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لے کر 'میم' لانے والوں کو یہ ضرور پرکھ لینا چاہیئے کہ وہ اہلِ کتاب کا "نیا ایڈیشن" دہریہ (Communist) تو نہیں، کیونکہ مغرب کمیونسٹوں سے بھرا پڑا ہے اور وہ سب اہلِ کتاب کے نام سے ہی جانے پہچانے جاتے ہیں، کمیونسٹ چاہے کسی بھی نام سے جانا اور پہچانا جارہا ہو وہ علماءِ اسلام کے نزدیک بالاتفاق کافر ہے، اور اللہ کی ذات کا انکار کرنے والا اہلِ کتاب میں سے کیسے ہو سکتا ہے؟ اس لئے اس عورت کا اللہ کے وجود سے متعلق آئیڈیا پوچھ لینا اوّلین اور اہم ترین ضرورت ہے۔

قرآنِ کریم کی آیتِ جواز جس میں اہلِ کتاب عورتوں کے ساتھ شادی کرنے کی اجازت دی گئی ہے:

﴿وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ﴾ [سورۃ المائدۃ: ٥]

"اور جو لوگ تم سے پہلے کتاب دیئے گئے ان کی پاکدامن عورتیں بھی حلال ہیں"۔

میں "اَلْمُحْصَنٰتُ" کا مطلب "پاکدامن" بھی پیشِ نظر رکھنا چاہیے، عورت کی پاکدامنی وعفت کا مفہوم کسی مسلمان سے پوشیدہ نہیں کہ ہر وہ عورت جو اسلامی اصولِ حجاب کی پابند ہو، شرم وحیا اس کا زیور ہو، وہ چراغِ خانہ رہے، شمعِ محفل نہ بنے، اور اس کا گوہرِ عصمت محفوظ ہو۔ اسلام نے جب مسلمان عورت کو انہی صفات کا پابند بنایا ہے تو کیا یہ تصور کیا جاسکتا ہے کہ قبل اسلام اہلِ کتاب عورتوں کو شتر بے مہار چھوڑ دیا گیا ہو؟ نہیں، اگر پردے کا حکم نہ تھا تو عریانی اور فحاشی کی بھی اجازت نہ تھی، جب کہ عصمت تمام شرائعِ آسمانی میں عصمت ہی رہی ہے، لہٰذا اہلِ کتاب میں سے ان صفات سے متصف عورت کا ہونا ضروری ہے۔

شرائطِ جواز

مذکورہ آیت جواز میں کہا گیا ہے:

﴿اِذَآ اٰتَیْتُمُوْھُنَّ اُجُوْرَھُنَّ مُحْصِنِیْنَ﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”جبکہ تم ان کے مہر ادا کر دو اس طرح کہ تم ان سے با قاعدہ نکاح کرو“۔

جب تم ان کے مہر ادا کر کے قاعدہ و قانون، جائز طریقہ اور پاکدامنی کے ساتھ انہیں اپنے عقد میں لاؤ۔

﴿غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ﴾

”یہ نہیں کہ علانیہ زنا کرو یا پوشیدہ بدکاری کرو“۔

نہ تم اعلانیہ فحاشی کا ارتکاب کرنے والے ہوؤ، اور نہ ہی خفیہ غلط تعلقات استوار کرنے والے۔

آیت کا یہ جزء شائد اس کے جواز کے ساتھ تین شرائط عائد کر رہا ہے:

(۱) با قاعدہ جائز طریقہ سے اور پاکدامنی کے ساتھ شادی کرنا۔

(۲) اعلانیہ فحاشی کا ارتکاب نہ کرنا۔

(۳) خفیہ تعلقات پیدا نہ کرنا۔

اگر آیتِ قرآنی کے تینوں مطالبات پورے ہوں تو عیسائی و یہودی عورت کو شریکِ حیات بنانا جائز ہے، مگر یہ مطالبات پورے کہاں ہوئے ہیں کہ جواز کہیں جسے۔ ہو یوں رہا ہے کہ مسلمان لڑکا اور اہلِ کتاب لڑکی اسکول، کالج، یونیورسٹی یا کسی تعلیمی ادارے میں پڑھ رہے ہیں، جن میں بنیادی طور پر تعلیم ہی غیر اسلامی ہے، بچے اور بچیوں کی مخلوط کلاسیں لگتی ہیں، لڑکے لڑکیاں شانہ بشانہ بیٹھتے ہیں، اور انسان کا ازلی دشمن ابلیس اپنی عیارانہ چالوں کی کامیابیوں اور اپنے مقاصدِ خبیثہ میں کامرانیوں کے دروازے کھلے دیکھ کر قہقہے لگاتا ہے اور جوان جذبات جیالوں کو بہکا لیتا ہے، لڑکے لڑکی میں (إِذَا كَثُرَ الْمَسَاسَ قَلَّ الْإِحْسَاسَ) شرم وحیا کا احساس مٹ جاتا ہے، اسباق کے دوران میں باتیں شروع ہو جاتی ہیں، پھر جلوتوں میں ملتے اور خلوتوں میں عہد و پیماں ہوتے ہیں اور انڈراسٹینڈنگ (Understanding) کے نتیجے میں مسلم شادی پر تیار ہو جاتا ہے، اور یہ بعد

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میں سوچا جاتا ہے کہ یہ ہے بھی جائز؟

کبھی یوں ہوتا ہے کہ مسلمان لڑکا اور غیر مسلم لڑکی کسی تجارتی، تعلیمی، کاروباری، سرکاری، نیم سرکاری یا غیر سرکاری ادارے میں سروس کر رہے ہوتے ہیں تو دونوں میں معاشقہ شروع ہو جاتا ہے جو چلتا رہتا ہے، حتیٰ کہ ایک دن رسوائی کے سدِّباب کے طور پر لڑکی کو مجبور ہو کر شادی کی بھیک مانگنا پڑتی ہے، اور یہ صاحب ایک میم کے ساتھ شادی کر کے اتراتے پھرتے ہیں اور اپنے کرتوتوں کو قرآن کی آیات سے ثابت کرنے لگتے ہیں، کیا اس قرآنی آیت کا حوالہ ایسی ہی شادیوں کے لئے ہے؟ کیا ایسی شادیوں میں روحِ قرآن کے مطالب پورے ہو جاتے ہیں؟ کیا ہمارے نوجوان کتابی عورتوں سے شادی رچاتے وقت اس معیارِ جواز پر پورے اترتے ہیں؟ اور کیا ان کی شادی فوری محرکات کے تحت ہوتی ہے اور اس میں ان کے معاشقے اور ناجائز تعلقات کا کوئی حصہ نہیں ہوتا؟

اگر ان تمام سوالوں کا جواب مثبت میں ہے تو شادی کرنا جائز ہے، لیکن ان سوالوں کا جواب شاذ ونادر واقعات کے علاوہ مثبت نہیں ہوتا ہے۔

ایں خیال است و محال است و جنون

کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں؟

ہمارا نوجوان طبقہ جو اس جواز کے علاوہ دوسری بڑی دلیل یہ دیتا ہے کہ وہ تعلیم یافتہ، باسلیقہ، مہذب اور سوسائٹی میں زندگی گذارنے کے تمام ضروری آداب (Atticates) سے پوری طرح واقف ہوتی ہے، اور ’’صحت مند‘‘ معاشرے کی تشکیل میں ایک غیر تعلیم یافتہ، رجعت پسند اور دقیانوسی مسلمان عورت سے زیادہ کردار ادا کر سکتی ہے۔

کیا ہم یہ پوچھنے کی جسارت کر سکتے ہیں کہ ان میں کون سی تعلیم، کون سا سلیقہ، کون سی تہذیب اور کون سی ایٹی کیٹس ہوتے ہیں جو اسے مسلمان دوشیزہ سے امتیاز عطا کرتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے سوچیں تو ان کی تعلیم کی اساس ہی سراسر غلط ہوتی ہے جو انہیں بڑی حد تک عریانی بلکہ بے حیائی کا درس دیتی ہے، ان کا سلیقہ اور تہذیب یہی ہے کہ بے پردہ، کھلے بالوں، ننگے سر، کندھوں تک ننگے بازوؤں اور گھٹنوں تک ننگی ٹانگوں سے سرِ بازار چلتی پھرتی پائی جاتی ہیں، اور ایڈوانس سوسائٹی کا ساتھ دینے کے لئے ان میں یہی ایٹی کیٹس ہیں، کہ وہ اپنے دوستوں (Boy Friends) اور خاوند نامدار کے دوست احباب کو بڑی بے حجابی سے ویلکم کرسکتی ہے۔ محفلِ طرب و نشاط میں غیر کی بانہوں میں جھول سکتی ہے، سگریٹ اور شراب پورے اسٹائل کے ساتھ پی سکتی ہے، کیا اس کی مرافقت پر اترانے کے یہی اسباب نہیں؟ اور کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں؟

«لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ»

یہ دلیل کیا عذرِ لنگ نہیں ہے؟۔

معیار صورت نہیں سیرت ہے

دراصل انہیں حسن پرستی اور عاقبت نااندیشی لے ڈوبتی ہے، ان کے ہاں معیار سیرت نہیں ہوتا بلکہ صرف صورت ہوتا ہے، گورے رنگ کے ان پجاریوں کو اپنی کتابِ مقدّس قرآنِ کریم کی آیت:

﴿وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ﴾[سورة البقرة: ٢٢١]

"ایک مؤمن لونڈی مشرک شریف زادی سے بہتر ہے اگرچہ وہ تمہیں بہت پسند ہو۔"

مدِ نظر رکھنا چاہیے جس میں صراحتِ الٰہی ہے کہ مؤمن عورتوں میں سے تو غلام عورت بھی مشرک آزاد عورت سے بہتر ہے، اگرچہ بظاہر آپ کو مشرک عورت ہی اچھی لگتی ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہلِ کتاب عورتوں سے شادی کے نتائج و عواقب

فسادِ معاشرہ

کتابی عورت سے شادی کرنا جائز تو ہے جیسا کہ قرآن کی آیت سے ظاہر ہے، مگر یہ جواز اسی آیت میں مذکور شرائط کے ساتھ مشروط ہے، اگر کوئی شخص ان شرائط کو پسِ پشت ڈال کر شادی کرے گا تو اسے اپنی اس شادی کے خطرناک نتائج و عواقب سے بھی بے خبر نہیں رہنا چاہیے۔

فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی دور اندیشی

ان شادیوں کو کسی زمانے میں بھی فتنہ و فساد سے خالی نہیں سمجھا گیا حتیٰ کہ خلیفۂ ثانی امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے شوکتِ اسلام والے زریں عہد میں بھی اس شادی کو مستحسن اقدام قرار نہ دیا گیا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے مدائن میں ایک یہودی عورت سے شادی کر لی، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر ملی تو ان کی باریک بینی اور دور اندیشی دیکھئے کہ کل کو اٹھنے والے فتنے کا آج سے ہی سر دبا دینا ضروری سمجھا، کیونکہ وہ بڑے صاحبِ بصیرت حکمران تھے اور اچھی طرح جانتے تھے «اَلدَّفْعُ أَيْسَرُ مِنَ الرَّفْعِ» ”آتی مصیبت کو روکنا سر پڑے عذاب کو ٹالنے سے آسان ہوتا ہے“ اور «اَلْوِقَايَةُ خَيْرٌ مِنَ الْعِلَاجِ» ”پرہیز علاج سے بہتر ہے“۔ لہٰذا خبر ملتے ہی انہوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اس یہودی عورت کو چھوڑ دو، انہوں نے جواباً امیر المؤمنین سے استفسار کیا:

«أَ حَرَامٌ هِيَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟»

”اے امیر المؤمنین! کیا یہودی عورت سے شادی حرام ہے؟“۔

اس پر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے لکھا:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

«أَعْزِمُ عَلَيْكَ أَنْ لَّا تَضَعَ كِتَابِيْ هٰذَا حَتّٰى تُخَلِّيَ سَبِيْلَهَا إِنِّيْ أَخَافُ أَنْ يَّقْتَدِيَ بِكَ الْمُسْلِمُوْنَ فَيَخْتَارُوْا نِسَآءَ الذِّمَّةِ لِجَمَالِهِنَّ وَ كَفٰى بِذٰلِكَ فِتْنَةً لِنِسَآءِ الْمُسْلِمِيْنَ»

”میں چاہتا ہوں تم میرا خط ہاتھ سے پھر رکھو، پہلے اس عورت کو چلتی کرو، میں خدشہ محسوس کر رہا ہوں کہ دوسرے مسلمانوں نے بھی تیری دیکھا دیکھی صاحبِ جمال حسین ذمی عورتوں سے شادی شروع کر دی تو مسلمان عورتوں کے لئے یہ بہت بڑے فتنہ کا آغاز ہوگا“۔

«فَاعْتَبِرُوْا يَا أُوْلِي الْأَبْصَارِ»

وہ فتنہ و فساد، وہ وبا جسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے روکنے کے لئے اقدام فرمایا تھا، آج یورپ کے رہنے والے مسلمان اور خلیج عرب (Arabian Gulf) کے نوجوان اس وبا کی لپیٹ میں آ چکے ہیں۔

مغرب زدہ معاشرہ کی عورت کی حالتِ زار

ہمارے یہاں گلف کے نوجوانوں نے مقامی لڑکیوں کے حقِ مہر زیادہ ہونے کا بہانہ بنا کر دیگر ممالک خصوصاً مصر اور لبنان کا رخ کیا اور وہاں سے شادیاں کر کے بیویوں کو ان علاقوں میں لے آئے جہاں کل تک شرم و حیا، خدمت و وفا اور پردہ عورتوں کا شعار تھا، وہاں آج جب کہ ان کی آمد کے بد اثرات مقامی نئی پود پر مرتب ہونا شروع ہو گئے ہیں، شرم و حیا روز بروز گھٹتی جا رہی ہے اور پردہ اٹھتا جا رہا ہے۔

حالانکہ یہ مصری و لبنانی عورتیں مسلمان ہوتی ہیں، مگر ان کے یہودیت سے متاثر مصری و لبنانی معاشرے نے انہیں ننگے سر، ننگے بازو اور ننگی پنڈلیوں میں چلنے کی اجازت دے رکھی تھی، وہی طور اطوار اور وہی لباس انہوں نے یہاں بھی اپنائے رکھا، ان کی دیکھا دیکھی مقامی نوجوان

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لڑکیوں کے دل سے بھی پردے کی اہمیت عنقا ہوتی گئی خصوصاً ان کی کوکھ سے جنم لینے والے بچے بچیاں تو یہاں بھی تہذیبِ مغرب کے مظاہر نظر آتے ہیں، عملی مثال ہے:«هَلْ تَلِدِ الْحَيَّةَ إِلَّا الْحَيَّةَ» ”ناگن ناگ ہی جنتی ہے“۔ یہ حال تو مغرب زدہ معاشرے سے آنے والی عورتوں کی آمد پر ہوا، اب آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اگر یہی نیم عریاں عورت غیر مسلم بھی ہو تو مسلمان معاشرے سے عریانی اور فحاشی کے طوفانِ بدتمیزی کی راہ میں کون سی سدِ سکندری حائل ہو سکتی ہے؟ اور موجودہ نسل کی بے راہ روی کو کس طرح روکا جا سکتا ہے؟ جب کہ آئندہ نسل کا بے لگام ہونا ایسی شادیوں کا لازمی اور منطقی نتیجہ ہے۔

پہلی تربیت گاہ...ماں کی گود

یہ بات کسی سے بھی ڈھکی چھپی نہیں کہ بچے کی سب سے پہلی تربیت گاہ، پہلا مدرسہ و مکتب اور پہلا تربیتی ادارہ ماں کی گود ہوتی ہے جس میں بچے کے کورے ذہن پر جو کچھ نقش ہو جائے گا وہ پوری زندگی نہیں اتر سکتا، جب ماں ہی غیر مسلم ہو گی تو اس کی گود میں پرورش پانے والی اولاد میں سے علامہ اقبال مرحوم کا ”شاہین بچہ“ کس طرح قوم کے سامنے آئے گا۔

یہ حقیقت ہے کہ اس جہانِ آب و گل اور رنگ و بو میں آنکھ کھولنے والا ہر بچہ پیدائشی طور پر تو فطرت پر پیدا ہوتا ہے، بعد میں اس کے ماں باپ اس کو جس راہ پر لگا دیں وہ اسی پر چل دے گا۔

نبیِ اکرم ﷺ نے اس حقیقت کو اس طرح بیان فرمایا:

«كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ»[۱]

”ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے والدین اسے یہودی، عیسائی اور مجوسی بنا دیتے ہیں“۔

[۱] صحیح بخاری:۱۳۸۵، صحیح الجامع:۲/۱۸۱، ۱۸۲، الصحیحۃ:۴۰۱، الارواء:۱۲۰۸۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اب یہ فیصلہ آپ خود کر سکتے ہیں کہ یہودی یا کرسچن عورت اپنے لاڈلے کی پرورش اسلامی خطوط پر کس طرح کرے گی، جب کہ وہ خود اسلامی احکام کو قبول نہیں کرتی، اس کی تربیت بچہ کو نہ صرف قدم قدم اسلام سے دور لے جائے گی بلکہ بچے پر وہ اپنا ہی رنگ چڑھا لے گی، کیونکہ قاعدہ ہے: «اَلْفَازِیْ شَبِیْهٌ بِالْمُفْتَدِیْ» یعنی دودھ پر سوج، ہماری پنجابی زبان میں کہتے ہیں "دھتے متا" یعنی جیسی ماں کی عقل وعادت ویسی ہی اولاد کی۔

ان شادیوں کے نتیجے میں نسلوں کے بگڑ جانے سے اسلام کے بہت بڑے روحانی زیاں اور افرادی نقصان کا اشد خطرہ ہوتا ہے، یہی وجوہات ہیں کہ کتابی عورتوں سے شادی ہونے کے باوجود دورِ سعادت سے لے کر آج تک اسے نظرِ استحسان سے نہیں دیکھا گیا۔

الفاحشہ سے کیا مراد ہے؟

قرآنِ کریم میں 'الفاحشہ' کا لفظ بھی مختلف صیغوں کے ساتھ وارد ہوا ہے، اور فاحشہ کا اطلاق ان تمام افعال پر ہوتا ہے جن کی برائی بالکل واضح ہو، مثلاً زنا، "عملِ قومِ الوط"، برہنگی اور ماں باپ کی منکوحہ سے نکاح کرنا وغیرہ، اسی طرح قرآن میں جھوٹی تہمت کو بھی، اور حدیثِ شریف میں چوری، شراب نوشی اور بھیک مانگنے کو بھی جملہ فواحش کہا گیا ہے۔[۱]

اسی طرح ہی دوسرے شرمناک افعال بھی فواحش میں داخل ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے ان تمام افعال سے، چاہے وہ اعلانیہ ہوں یا چھپ کر، منع فرمایا ہے۔

اور قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے فحاشی کی مذمت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ متقی لوگوں سے اگر کبھی غلطی سے فحش کام کا ارتکاب ہو ہی جائے تو وہ اس پر قائم ومصر نہیں رہتے بلکہ غلطی کا احساس ہوتے ہی فوراً توبہ تائب ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ سورۂ آل عمران میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَ الَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا

[۱] ترجمہ قرآنِ مجید از مولانا مودودی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِذُنُوبِهِمْ ۠ وَ مَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اللّٰهُ ۠ وَ لَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝۱۳۵﴾ [سورة آل عمران: ١٣٥]

"اور (متقی) وہ ہیں کہ اگر ان سے کبھی کوئی فحش کام سرزد ہو جاتا ہے یا گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں تو معاً انہیں اللہ یاد آجاتا ہے اور اس سے وہ اپنے قصور کی معافی چاہتے ہیں، کیونکہ اللہ کے سوا اور کون ہے جو گناہ معاف کر سکتا ہو، اور وہ کبھی دانستہ اپنے کئے پر اصرار نہیں کرتے"۔

جبکہ سورۂ انعام میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ﴾ [سورة انعام: ١٥١]

"اور بے شرمی کے امور (فحاشی) کے قریب بھی نہ جاؤ، خواہ وہ کھلے ہوں یا پوشیدہ"۔

فحاشی پھیلانا

فحاشی کا ارتکاب اپنی جگہ، اللہ تعالیٰ نے تو قرآنِ کریم میں ان لوگوں کے لیے بھی دردناک عذاب کی خبر دی ہے جو یہ چاہتے ہوں کہ اہلِ ایمان میں فحاشی پھیلے۔ سورۂ نور میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۱۹﴾ [سورة نور: ١٩]

"جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں کی جماعت میں فحاشی پھیلے وہ دنیا و آخرت میں دردناک عذاب کے مستحق ہیں، اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم نہیں جانتے"۔

عصمت ازواجِ انبیاء کے باوجود فحاشی سے متنبہ کرنا

نبیٔ اکرم ﷺ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن سے کسی قسم کی فحش حرکت کا قطعاً کوئی اندیشہ نہیں ہو سکتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا اپنا نظام یہ ہے کہ وہ اپنے انبیاء کے نکاح میں وہی عورتیں دیتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے جو اندیشوں میں بری ہوں۔ جیسا کہ خود قرآنِ کریم سورۂ نور میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَ الْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَ الطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَ الطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ﴾ [سورة نور: ٢٦]

''گندی عورتیں گندے مردوں کے لئے، اور گندے مرد گندی عورتوں کے لئے، اور پاکباز عورتیں پاک مردوں کے لیے اور پاک باز مرد پاک عورتوں کے لئے''۔

اس قاعدہ و نظام کے باوجود سورۂ احزاب میں اللہ تعالیٰ نے نبیٔ اکرم ﷺ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو احساس دلانے کے لیے کہ تم ساری امت کی مائیں ہو اس لیے اپنے مرتبے سے گرا ہوا کوئی کام نہ کریں۔

احساس بیدار کرنے کے لیے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا ہے:

﴿ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝۳۰ ﴾ [سورة احزاب: ٣٠]

''نبی کی بیویو! تم میں سے جو کسی صریح فحش حرکت کا ارتکاب کرے گی اسے دوہرا عذاب دیا جائے گا، اللہ تعالیٰ کے لئے یہ کام بہت آسان ہے''۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

زناکاری کی مذمت وسزا... احادیث کی رو سے

جنگلی قبائل، اقوامِ قدیمہ اور اہلِ کتاب کے یہاں زناکاری و فعل قومِ لوط یا اغلام بازی کی قباحت وسزا ذِکر کرنے کے بعد شریعتِ اسلامیہ میں ان کی مذمت وسزا کے سلسلہ میں قرآنِ کریم کے کتنے ہی مقامات ذِکر کئے گئے ہیں۔

اور قرآنِ کریم کی طرح ہی حدیث شریف میں بھی نبیٔ اکرم ﷺ نے ان افعالِ قبیحہ و منکرہ، ان اخلاقی و سماجی جرائم اور روحانی امراض کی شدت کے ساتھ مذمت بیان کی ہے، اور ان افعال میں سے کسی کو قابلِ زود وکوب، کسی کو قابلِ گردن زدنی، اور کسی کو قابلِ رجم و سنگساری قرار دیا ہے، اور بتایا ہے کہ یہ افعال کسی مؤمن کے شایانِ شان ہرگز نہیں، اور ان کا ارتکاب کرنے والا مؤمن نہیں رہتا، گویا یہ ایمان کے منافی افعال ہیں، چنانچہ اس سلسلہ میں یہ احادیث دیکھیں:

۱- زانی کا ایمان سے تہی دامن ہو جانا

صحیح بخاری و مسلم، ابوداؤد و نسائی، مسند بزار (مختصر) اور معرفۃ السنن والآثار بیہقی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیٔ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ».[۱]

”جب زانی زنا کرتا ہے تو اس وقت وہ مؤمن نہیں رہتا، اور چور جب چوری کرتا ہے تو وہ اس وقت وہ مؤمن نہیں رہتا، اور جب وہ شراب پیتا ہے تو اس وقت وہ مؤمن نہیں رہتا“۔

[۱] الترغیب والترہیب: ۳/ ۲۶۸، ۲۶۹ تحقیق مصطفی محمد عمارہ، طبع دار الاخاء بیروت، بخاری مع الفتح: ۱۰/ ۳۰ و ۱۲/ ۱۱۴، صحیح مسلم، کتاب الایمان: ۲۰۲، معرفۃ السنن والآثار: ۱۴/ ۴۸۲، حدیث: ۲۰۸۵۲ طبع اول تحقیق ڈاکٹر عبدالمعطی۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور نسائی شریف میں ان الفاظ کے بعد یہ اضافی الفاظ بھی ہیں:

«فَإِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ».[۱]

”پس جب وہ زنا کرتا ہے تو اسلام کا پٹہ اس کی گردن سے نکل جاتا ہے، اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے“۔

اس معنی و مفہوم کی بعض دیگر احادیث بھی ہیں، مثلاً

۲- ایمان سائے کی طرح

سنن ابی داؤد و ترمذی (تعلیقًا) بیہقی اور مستدرک حاکم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«إِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ، فَكَانَ عَلَيْهِ كَالظُّلَّةِ فَإِذَا انْقَطَعَ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ».[۲]

”جب کوئی شخص (مسلمان) زناکاری کرتا ہے تو اس سے اس کا ایمان نکل جاتا ہے، تو ایمان اس پر سائبان کی طرح ہو جاتا ہے، پھر جب بدکاری سے رک جاتا ہے تو ایمان اس کی طرف پلٹ جاتا ہے“۔

اور مستدرک حاکم کے الفاظ یوں ہیں:

«مَنْ زَنَى أَوْ شَرِبَ الْخَمْرَ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْهُ الْإِيمَانَ كَمَا يَخْلَعُ الْإِنْسَانُ اَلْقَمِيصَ مِنْ رَأْسِهِ».[۳]

[۱] سنن نسائی: ۴۸۷۶۔
[۲] سنن ابی داؤد، کتاب السنۃ: ۴۶۹۰۔
[۳] ولكن ضعف اسناده الألباني في الصحيحة: ۵۰۹، وانظر الضعيفه: ۱۲۷۴۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”جو زنا کرتا، یا شراب پیتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایمان اس سے اس طرح نکال دیتا ہے جیسے کہ انسان قمیص کو اپنے سر سے نکال دیتا ہے“۔

۳- ایمان قمیص کی طرح

سنن کبریٰ بیہقی کی ایک روایت میں ہے:

«إِنَّ الْإِيمَانَ سِرْبَالٌ يُسَرْبِلَهُ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ فَإِذَا زَنَى الْعَبْدُ نَزَعَ مِنْهُ سِرْبَالَ الْإِيمَانِ، فَإِنْ تَابَ رَدَّ عَلَيْهِ».[۱]

”ایمان قمیص (کی طرح) ہے، اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اسے پہنا دیتا ہے، پس جب بندہ (مسلمان) زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان کی قمیص اتر جاتی ہے، اگر توبہ کر لے تو اس پر لوٹا دی جاتی ہے“۔

۴- دولت ایمان سلب

معجم طبرانی میں بھی ایک صحابی کی روایت ہے کہ نبیِ اکرم ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ زَنَى خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ».[۲]

”جو زنا کرتا ہے اس سے ایمان نکل جاتا ہے، پس اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے“۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ زناکاری اتنا بڑا گناہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص سے دولتِ ایمان سلب کر لیتا ہے، اور وہ اس وقت تک مسلوب رہتا ہے جب تک وہ باقاعدہ توبہ نہ کر لے، البتہ اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے، اگر کوئی صدقِ دل سے توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی ندامت و توبہ

[۱] صحيح الجامع: ۱/۱/۲۲۰، الصحيحة: ۵۰۹، الترغيب والترهيب: ۳/۲۷۳، مشكوٰة: ۶۰۔
[۲] الترغيب أيضًا: ۳/۲۷۴۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کو قبول کر کے اسے ایمان واپس لوٹا دیتا ہے۔

۵- زناکار کے خون کی ارزانی و بے قیمتی

صحیح بخاری و مسلم، ابوداؤد و ترمذی اور نسائی میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ: اَلثَّيِّبُ الزَّانِيْ، وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ».[۱]

’’کسی مسلمان شخص کا جو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، خون حلال نہیں مگر یہ کہ وہ تین قسم کے لوگوں میں سے ہو: ۱- شادی شدہ زانی، ۲- جان کے بدلے جان (قاتل)، ۳- اپنے دین (اسلام) کو چھوڑنے والا (مرتد) جماعت مسلمانوں کی چھوڑنے والا‘‘۔

اس حدیث کا مفہوم بڑا واضح ہے کہ مسلمانوں کا خون بہانا کسی کے لئے ہرگز ہرگز روا نہیں ہے، بلکہ خونِ مسلم کی حرمت و اکرام سب کے لئے واجب و ضروری ہے، لیکن اگر وہ شادی شدہ ہو جانے کے بعد زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو رجم و سنگساری کے ذریعے اس کا خون بہانا اور اسے جان سے مار دینا حاکم کے لئے روا ہے، یا پھر اس نے کسی کو قتل کیا ہو تو خون کا بدلہ خون کے طور پر اسے حاکم و قاضی کے حکم سے قتل کیا جائے گا، اور کسی نے کسی لالچ یا بہکاوے میں آکر دینِ اسلام کو ترک کیا اور دعوت و تبلیغ کے باوجود دوبارہ حلقہ بگوشِ اسلام نہ ہوا، اور کفر پر مصر رہا تو ایسی حدیث کی رو سے اس بات پر تمام آئمہ و فقہاء کا اجماع ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔

[۱] بخاری: ۶۸۷۸، ۱۲/ ۲۰۱، مسلم: ۴۳۷۵، ابن ماجہ: ۲۵۳۴، الترغیب: ۳/ ۲۷۰، معرفۃ السنن والآثار: ۱۲/ ۲۳۹، حدیث: ۱۶۵۵۲۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور «اَلْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ» کے الفاظ اس بات کا پتہ دے رہے ہیں کہ معتبر دین وہی ہے جس پر مسلمانوں کی جماعت ہو اور اجماعِ امت کی خلاف ورزی قابلِ زدنی فعل ہے، اس بات کی مزید تفصیل مطولات میں دیکھی جا سکتی ہے۔

۶- واجب القتل انسان

ایک حدیث سنن ابی داؤد و نسائی میں ہے جس میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«لَا يَحِلُّ دَمِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ: رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ فَإِنَّهٗ يُرْجَمُ، وَرَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَإِنَّهٗ يُقْتَلُ أَوْ يُصْلَبُ أَوْ يُنْفَى مِنَ الْأَرْضِ، أَوْ يَقْتُلُ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا».[۱]

”کسی مسلمان شخص، جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، کا خون حلال نہیں (قتل جائز نہیں) مگر یہ کہ وہ تین قسم کے لوگوں میں سے ایک ہو: ۱- نکاح شدہ ہونے کے بعد زنا کرے، وہ رجم کیا جائے گا، ۲- وہ جو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ لڑ کر نکل گیا ہو (مرتد ہو گیا) تو اسے قتل کیا جائے گا یا سولی پر چڑھایا جائے گا یا زمین (شہر) بدر کر دیا جائے گا، ۳- یا جس نے کسی جان کو مار ڈالا تو اس کے بدلے اسے قتل کر دیا جائے گا“۔

[۱] معرفة السنن والآثار: ۱۲/۲۳۹ بالاشارہ. ارواء الغلیل للألبانی: ۲۲۵۸. صحیح الجامع الصغیر للألبانی: ۳/۶/۲۲۰. الترغیب: ۳/۲۷۱۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۷- زنا... خوفناک گناہ

معجم طبرانی کبیر میں دو مختلف سندوں کے ساتھ اور الکامل ابن عدی، حلیۃ الاولیاء واخبار اصبہان ابو نعیم اور الزہد میں حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«يَا بَغَايَا الْعَرَبِ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الزِّنَا وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةُ».[۱]

"اے عرب باغیو (زنا و ظلم کرنے والو)! جس چیز پر تم پر زیادہ ڈرتا ہوں وہ زنا اور پوشیدہ خواہش و شہوت ہے"۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے دو سندوں سے روایت کیا ہے، جن میں سے ایک کو امام منذری نے الترغیب والترہیب میں صحیح قرار دیا ہے اور سند کے سلسلہ میں اس مختصر وضاحت کے ساتھ ہی انہوں نے متن کے بارے میں بھی لکھا ہے کہ بعض حفاظ نے اس حدیث میں "الزنا" کی بجائے "الریا" کا لفظ بیان کیا ہے، جبکہ بعض کبار محدثین نے لکھا ہے کہ "الریا" ہی تمام مخطوطات میں ہے۔[۲]

۸- زناکار کی قبولیتِ دعا اور مغفرت سے محرومی

مسند احمد اور معجم طبرانی کبیر و اوسط میں حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«تُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَآءِ نِصْفُ اللَّيْلِ فَيُنَادِیْ مُنَادٍ: هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابُ لَهُ؟ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطَى؟ هَلْ مِنْ مَكْرُوْبٍ فَيُفَرَّجُ

[۱] الصحيحة: ۵۰۸ وفيه الرياء بدل الزنا. الترغيب والترهيب حوالا بالا، مجمع الزوائد: ۳/۶/۲۵۵۔
[۲] الصحيحة والمجمع والترغيب ايضًا. لغات الحديث: ۳/ش/۱۵۲، طبع نور محمد کارخانہ تجارت، کراچی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنهُ؟ فَلَا يَبْقَىٰ مُسْلِمٌ يَدْعُوْ بِدَعْوَةٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ إِلَّا زَانِيَةً تَسْعَىٰ بِفَرْجِهَا أَوْ عِشَارًا».

”آسمان کے دروازے آدھی رات کو کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک پکارنے والا (فرشتہ) پکارتا ہے کہ کیا کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول کرلی جائے؟ کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ اُسے دے دیا جائے؟ کیا کوئی مصیبت زدہ ہے کہ اس کی پریشانی دور کردی جائے؟ پس کوئی مسلمان نہیں بچتا کہ وہ کوئی دعا کرے اور اس کی دعا قبول نہ کی جائے، سوائے زانیہ کے جو اپنی شرمگاہ کے ساتھ دوڑتی اور کوشش کرتی ہے، یا ناجائز ٹیکس وچونگی لینے والا“۔

۹- زانیہ مغفرت سے محروم

ایک روایت میں ہے:

«إِنَّ اللّٰهَ يَدْنُوْا مِنْ خَلْقِهِ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَسْتَغْفِرُ».[۱]

”اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے قریب ہوتا ہے، پس وہ مغفرت چاہنے والوں کو بخش دیتا ہے“۔

ایک اور روایت میں ہے:

«إِلَّا لِبَغِيٍّ بِفَرْجِهَا أَوْ عِشَارًا».[۲]

”سوائے رنڈی کے جو اپنی شرمگاہ سے زنا کرواتی ہے، یا ناجائز ٹیکس لینے والے کے“۔

[۱] الترغیب: ۳/۲۷۱۔

[۲] صحیح الجامع: ۲/۳/۳۷۔ الصحیحہ: ۱۰۷۳، والترغیب: ۳/۲۷۱،۵۶۷،۵۶۸۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۱۰- زناکاروں کو عذابِ جہنّم

صحیح بخاری و مسلم شریف اور مسند احمد میں ایک طویل حدیث ہے جس میں نبیٔ اکرم ﷺ کے بارے میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَقُوْلَ لِأَصْحَابِهِ: هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا؟، قَالَ: فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَآءَ اللهُ أَنْ يَقُصَّ.....».

"نبیٔ اکرم ﷺ اکثر اپنے اصحاب سے دریافت فرماتے تھے کہ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا؟ جو شخص دیکھتا وہ آپ کی خدمت میں عرض کرتا....."۔

آگے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن خود آپ ﷺ نے خواب بیان کرتے ہوئے فرمایا:

«إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ وَإِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِي، وَإِنَّهُمَا قَالَا لِي: انْطَلِقْ، وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا».

"آج رات میرے پاس دو آنے والے آئے اور انہوں نے مجھ کو بٹھایا اور کہا کہ تشریف لے چلئے، میں ان کے ساتھ روانہ ہوا"۔

آگے آپ ﷺ نے جن مختلف قسم کی سزاؤں میں مبتلا لوگوں کو دیکھا ان سب کا باری باری ذِکر فرمایا ہے، اور ہر مرتبہ سزا میں مبتلا شخص کو دیکھ کر آپ ﷺ پوچھتے ہیں کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو وہ فرشتے آپ ﷺ سے عرض گزار ہوتے ہیں کہ ابھی آپ ﷺ آگے تشریف لے چلیں، اور جب آپ ﷺ ایسے ہی پانچ چھ قسم کے لوگوں کے پاس سے گزر گئے اور بالآخر آپ ﷺ کو ایک جگہ کے بارے میں بتایا گیا کہ یہ 'جنتِ عدن' ہے، اور یہ آپ ﷺ کا مقام ہے، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میرا گھر سفید بادل جیسا خوبصورت محل تھا، میں نے اس میں داخل ہونا چاہا تو عرض کیا گیا کہ اب تو نہیں البتہ آپ ﷺ اس میں داخل ضرور ہونگے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ مُنْذُ اللَّيْلَةِ عَجَبًا فَمَا هٰذَا الَّذِي رَأَيْتُ؟».

''آج رات کو میں نے بہت سے عجائبات دیکھے ہیں، اب ان کی تفصیل بتائیے میں نے کیا دیکھا؟''۔

فرشتوں نے کہا: اب ہم آپ ﷺ کو ان تعجب انگیز امور کے بارے میں بتاتے ہیں، چنانچہ انہوں نے پھر ایک ایک کر کے بتایا کہ فلاں فلاں کون کون لوگ تھے، ان مختلف قسم کے لوگوں میں سے ہی ایک وہ لوگ بھی تھے جن کے بارے میں آپ ﷺ فرماتے ہیں:

«فَانْطَلَقْنَا إِلَى ثَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّورِ أَعْلَاهُ ضَيِّقٌ، وَأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارًا، فَإِذَا اقْتَرَبَ ارْتَفَعُوْا حَتَّى كَادَ أَنْ يَّخْرُجُوا، فَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوْا فِيهَا وَفِيهَا رِجَالٌ وَنِسَآءٌ عُرَاةٌ».

''ہم ایک سوراخ دار گڑھے کی طرف چلے جو تنور کی طرح کا تھا، اس کا بالائی حصہ تنگ اور نچلا حصہ فراخ تھا، اس کے نیچے آگ بھڑک رہی تھی پس جب بلند ہوتی تو وہ بلند ہو جاتے، قریب ہوتا کہ وہ نکل جائیں گے، اور جب آگ بجھا دی جاتی ہے تو وہ اس میں لوٹ جاتے ہیں، اور یہ برہنہ مرد اور عورتیں تھیں''۔

جبکہ ایک اور روایت میں الفاظ کچھ اس طرح سے ہیں:

«فَإِذَا فِيهِ لَغَطٌ وَأَصْوَاتٌ، قَالَ: فَاطَّلَعْنَا فِيهِ، فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَّنِسَاءٌ عُرَاةٌ وَإِذَا هُمْ يَأْتِيهِمْ لَهَبٌ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ، فَإِذَا أَتَاهُمْ ذٰلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا».

''اس میں شور وغل اور آوازیں ہیں، فرمایا: ہم نے جب اس میں جھانکا تو اس میں برہنہ مرد اور عورتیں تھیں، اور ان کے پاس ان کے نیچے سے آگ کا شعلہ آتا ہے، اور جب یہ شعلہ ان کے پاس آتا ہے تو وہ ہائے واویلا کرنے لگتے ہیں''۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ان لوگوں کے بارے میں فرشتوں نے نبیٔ اکرم ﷺ کو بتایا:

«وَأَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ الْعُرَاةُ الَّذِيْنَ فِيْ مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّوْرِ، فَإِنَّهُمُ الزِّنَاةُ وَالزَّوَانِيْ».[۱]

''جو مرد اور عورتیں برہنہ ہیں وہ تنور کی عمارت کی طرح کی چیز میں ہیں، سو یہ زنا کرنے والے مرد اور بدکار عورتیں ہیں''۔

۱۱- دردناک عذاب

اسی قسم کی ایک حدیث صحیح ابن خزیمہ اور صحیح ابن حبان میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے، اس میں بھی آپ ﷺ کے دو آدمیوں یعنی فرشتوں کے ساتھ جانے اور مختلف قسم کے لوگوں کو دیکھنے اور ان کی سزاؤں کا سبب پوچھنے اور بتانے کا ذِکر آیا ہے۔ چنانچہ اس حدیث میں یہ بھی آیا ہے:

«ثُمَّ انْطُلِقَ بِيْ، فَإِذَا أَنَا بِقَوْمٍ أَشَدُّ شَيْءٍ اِنْتِفَاخًا، وَأَنْتَنَهُ رِيْحًا، كَأَنَّ رِيْحَهُمُ الْمَرَاحِيْضُ».

''پھر مجھے لے جایا گیا کہ میں ایسے لوگوں میں تھا جو بہت زیادہ پھولے ہوئے ہیں اور ان کے پاس سے سخت بدبو آرہی تھی گویا ان کی بدبو پاخانے کی بو ہے''۔

اور ان لوگوں کے بارے میں جب نبیٔ اکرم ﷺ نے فرشتوں سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو آپ ﷺ کو بتایا گیا:

«هٰؤُلَآءِ الزَّانُوْنَ».[۲] ''یہ زانی لوگ ہیں''۔

[۱] الترغیب: ۱/۳۸۷، ۳۸۹ و ۳/۲۷۱، ۲۷۲۔ صحیح الجامع: ۲/۳/۱۶۵، ۱۶۷۔
[۲] الترغیب: ۳/۲۷۲،۲۷۳و قال الحافظ المنذری و لا علة له۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

۱۲- ادھیڑ عمر میں بدکاری کا گناہ

زناکاری ایک جرم تو ہے ہی لیکن اگر یہ ادھیڑ عمر یا ڈھلے ہوئے آدمی سے سرزد ہو، تو یہ اور بھی زیادہ قبیح ہو جاتا ہے۔ چنانچہ معجم طبرانی میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

«لَا يَنْظُرُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى الْأُشَيْمِطِ الزَّانِي، وَلَا الْعَائِلِ الْمَزْهُوِّ».[۱]

”اللہ تعالیٰ ادھیڑ عمر کے زانی شخص اور خود پسند فقیر کی طرف نہیں دیکھتا“۔

۱۳- نظرِ رحمت سے محروم تین آدمی

اس حدیث کی تائید ایک دوسری حدیث سے بھی ہوتی ہے جو معجم طبرانی کبیر اور شعب الایمان بیہقی میں ہے، جس میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبیٔ اکرم نے فرمایا:

«ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: أُشَيْمِطٌ زَانٍ وَعَائِلٌ مُتَكَبِّرٌ وَرَجُلٌ جَعَلَ اللهُ بِضَاعَتَهُ لَا يَشْتَرِيْ إِلَّا بِيَمِيْنِهِ، وَلَا يَبِيعُ إِلَّا بِيَمِيْنِهِ».[۲]

”تین قسم کے لوگ وہ ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا، نہ انہیں پاک کرے گا، اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے: ۱- ادھیڑ عمر میں زنا کا ارتکاب کرنے والا، ۲- فقیری میں تکبر کرنے والا، ۳- اور وہ تاجر جو اپنا مال خریدتا ہے تو قسمیں اٹھا اٹھا کر، اور بیچتا ہے تو قسمیں اٹھا اٹھا کر“۔

اس حدیث میں بھی ادھیڑ عمر کے آدمی کی زناکاری پر فرمایا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظرِ رحمت نہیں کرے گا، بلکہ دردناک عذاب دے گا۔

غرض حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث کی سند میں ابن لہیعہ کی وجہ سے ضعف کی

[۱] الترغيب: ۳/۲۷۵ وقال: رواته ثقات إلا ابن لهيعة، وحديثه حسن في المتابعات۔
[۲] صحيح الجامع: ۲/۳/۷۴۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

شکایت بنتی ہے، اگرچہ امام منذری کے بقول متابعات میں ان کی حدیث حسن ہوتی ہے، اور جب یہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ والی حدیث بھی ساتھ شامل کرلی جائے تو بات اور بھی پختہ ہو جاتی ہے کہ بڑی عمر کے زناکار کا گناہ بھی بڑا ہو جاتا ہے۔

۱۴- بوڑھے بدکار کی سزا

یہ تو معاملہ ہے ادھیڑ عمر کے زانی کا، جبکہ بوڑھے یا عمر رسیدہ بدکار کا معاملہ بھی ایسا بلکہ اس سے بھی زیادہ خطرناک ہے، کیونکہ اس کے بارے میں بھی بڑی سخت وعید آئی ہے، چنانچہ صحیح مسلم اور طبرانی اوسط میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ارشادِ نبوی ہے:

«ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ، شَيْخٌ زَانٍ، وَمَلِكٌ كَذَّابٌ، وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ».[۱]

”تین قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے قیامت کے دن گفتگو نہیں فرمائے گا، اور نہ ان کو پاک کرے گا، اور نہ انہیں (نظرِ رحمت سے) دیکھے گا، اور ان کے لیے دردناک عذاب ہو گا، ۱۔بوڑھا زانی، ۲۔ جھوٹا بادشاہ، ۳۔فقیر متکبر“۔

اور یاد رہے ان سب وعیدوں میں مرد و زن دونوں برابر شامل ہیں، اور طبرانی اوسط میں تو بڑی صراحت کے ساتھ آیا ہے:

«لَا يَنْظُرُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الشَّيْخِ الزَّانِي وَلَا الْعَجُوزِ الزَّانِيَةِ».[۲]

”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بوڑھے زنا کرنے والے اور بوڑھی زنا کرنے والی کی طرف نہیں دیکھے گا“۔

[۱] صحيح الجامع: ۲/۳/۷۳، الترغيب: ۳/۲۷۵۔
[۲] صحيح الجامع: ۲/۳/۷۳، الترغيب: ۳/۲۷۵۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

۱۵- چار قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی

سنن نسائی، صحیح ابن حبان اور شعب الایمان بیہقی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ارشادِ نبوی ہے:

«أَرْبَعَةٌ يَبْغُضُهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: اَلْبَيَّاعُ الْحَلَّافُ، وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ، وَالشَّيْخُ الزَّانِي، وَالْإِمَامُ الْجَائِرُ».[۱]

"چار قسم کے لوگ ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے: ۱- بہت قسمیں کھا کھا کر فروخت کرنے والا، ۲- فقیر اترانے والا، ۳- بوڑھا زانی، ۴- ظالم امام (حاکم بادشاہ)"۔

امام منذری فرماتے ہیں کہ ایسی ہی ایک حدیث صحیح مسلم میں بھی ہے، مگر اس میں "الملك الجائر" کی بجائے "ملك كذاب" اور "الفقير المختال" کی بجائے "عائل مستكبر" کے الفاظ ہیں، اور اس میں ان کا اشارہ جس حدیث کی طرف ہے وہ غالباً یہی ہے جو ہم نے اس سے پہلے ہی صحیح مسلم، سنن اور طبرانی اوسط کے حوالے سے ذکر کی ہے۔

۱۶- جنت سے محروم انسان

مسند بزار میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ارشادِ نبوی ہے:

«ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ: اَلشَّيْخُ الزَّانِيْ، وَالْإِمَامُ الْكَذَّابُ، وَالْعَائِلُ الْمَذْهُوُّ».[۲]

"تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہیں ہونگے: ۱- بوڑھا زانی، ۲- جھوٹا امام وحاکم، ۳- خود پسند فقیر"۔

[۱] سنن نسائي، كتاب الزكاة، باب الفقير المختال: ۲۵۷۷۔

[۲] الترغيب والترهيب، وقال المنذرى رواه البزار باسناد جيد۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۷- تین محبوب اور تین مبغوض بندے

ایسے ہی ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ارشادِ نبوی جو کہ ابوداؤد و ترمذی، ابن حبان و مستدرک حاکم، الزہر ابن مبارک، مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، قیام اللیل مروزی اور معانی الآثار طحاوی میں ہے:

«ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللهُ، وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللهُ، فَأَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللهُ: فَرَجُلٌ أَتَى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ بِاللهِ وَلَمْ يَسْأَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِأَعْقَابِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهٖ إِلَّا اللهُ وَالَّذِیْ أَعْطَاهُ، وَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهٖ نَزَلُوْا فَوَضَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَقَامَ أَحَدُهُمْ يَتَمَلَّقُنِيْ وَيَتْلُوْا آيَاتِي، وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوْا وَأَقْبَلَ بِصَدْرِهٖ حَتّٰى يُقْتَلَ أَوْ يُفْتَحَ لَهٗ، وَالثَّلَاثَةُ الَّذِيْنَ يُبْغِضُهُمُ اللهُ: الشَّيْخُ الزَّانِيْ، وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ، وَالْغَنِيُّ الظَّلُوْمُ».[۱]

”تین شخص ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے، اور تین ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ وہ لوگ جن سے اللہ تعالیٰ محبت رکھتا ہے: ۱-ان میں سے ایک تو وہ ہے کہ قوم کے پاس ایک سائل آیا اور اللہ کے واسطے ان سے سوال کیا، کسی رشتہ دار کی وجہ سے سوال نہیں کیا جو ان کے درمیان ہو، انہوں نے اس کو کچھ نہیں دیا، تو ان میں سے ایک شخص اس کے پیچھے چلا، اس نے سائل کو اس طرح دیا کہ سوائے سائل کے کسی کو خبر نہ ہوئی۔ ۲-ایک وہ شخص ہے کہ چند لوگ رات کو راستہ چل رہے تھے، جب نیند نے ان پر غلبہ کیا اور سب لوگ سو گئے اور نیند سب

[۱] صحیح الجامع: ۲/۳/۷۴، ۷۵، الترغیب: ۲/۳۳ و ۳/۲۷۵۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

چیزوں سے زیادہ محبوب ہوئی، تو سب لوگ سو گئے اور یہ کھڑے ہو کر قرآن مجید پڑھنے لگا اور اللہ تعالیٰ سے عجز و انکساری میں مشغول ہوا۔ ۳۔اور ایک وہ شخص جو لشکر میں تھا، جب دشمن پر حملہ ہوا تو لشکر کو شکست ہوئی، یہ شخص سینہ تان کر دشمن کے سامنے آیا یہاں تک کہ شہید ہو گیا یا اس کو فتح ہوئی۔ اور وہ تین شخص جن سے اللہ کو بغض ہے: ۱۔ان میں سے ایک بوڑھا زانی ہے، ۲۔دوسرا مغرور فقیر، ۳۔تیسرا مالدار ظالم ہے‘‘۔

اور یاد رہے کہ ذِکر کی گئی کتبِ احادیث میں سے بعض کے الفاظ میں معمولی کمی بیشی اور تقدیم و تاخیر ہے، حتیٰ کہ بعض کتب میں بوڑھے زانی کا تذکرہ نہیں بلکہ البخیل المنان (احسان جتانے والے) بخیل اور التاجر الحلاف (بہت قسمیں کھانے والا بیوپاری) کا ذِکر آیا ہے۔

۱۸- بعض حالات میں زناکا زیادہ گناہ

زنا تو بہر حال گناہ ہے لیکن جس طرح اس کی قباحت کے بڑھنے میں عمر کا تعلق ہے، اسی طرح بعض حالات ایسے ہیں کہ وہ جرم کی نوعیت کو بہت ہی زیادہ بڑھا دیتے ہیں، مثلاً کوئی شخص کسی پردیسی، کسی مجاہد فی سبیل اللہ، یا اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کا ارتکاب کرتا ہے، تو یہ بہت بڑا جرم ہے۔

۱۹- پردیسی کی بیوی سے زنا کرنا

طبرانی کبیر میں حضرت عبد اللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً حدیث مروی ہے:

«مَثَلُ الَّذِیْ یَجْلِسُ عَلَی فِرَاشِ الْمُغِیْبَةِ، مَثَلُ الَّذِیْ یَنْهَشُهُ أَسْوَدُ مِنْ أَسَاوِدِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ».[۱]

[۱] الترغیب: ۳/۲۷۹ وقال المنذری رواہ الطبرانی و رواتہ ثقات۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”پردیس میں رہنے والے کی بیوی سے زنا کرنے والے کی مثال اس آدمی جیسی ہے جسے قیامت کے دن سیاہ سانپ ڈس رہے ہوں گے (یعنی یہ اس کی سزا ہوگی)“۔

۲۰- زہریلے سانپ

ایسی ہی ایک حدیث معجم طبرانی کبیر واوسط میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے:

«مَنْ قَعَدَ عَلَىٰ فِرَاشِ مُغِيْبَةٍ قَيَّضَ اللّٰهُ لَهٗ ثُعْبَانٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».[۱]

”جو شخص اس عورت کے بستر پر بدکاری کے خیال سے بیٹھا جس کا شوہر موجود نہیں، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے قیامت کے دن اژدھے مقرر کردے گا“۔

۲۱- مجاہد و فوجی کی بیوی سے زنا

اسی طرح مجاہد فی سبیل اللہ یا کسی فوجی کی بیوی کا معاملہ بھی ہے اور اس کی بیوی کی عزت وحرمت عام آدمی اور عام پردیسی سے بہت زیادہ ہے، کیونکہ وہ اللہ کی راہ میں اپنی جان قربان کرنے کے لیے گھر سے نکلا ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ حدیث شریف میں اس کی بیوی سے بدکاری پر اور بھی سخت وعید آئی ہے۔

چنانچہ صحیح مسلم وابوداؤد اور نسائی، معرفۃ السنن و آثار بیہقی میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«حُرْمَةُ نِسَآءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ، كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ أَهْلِهٖ، فَيَخُوْنُهٗ فِيْهِمْ إِلَّا وُقِفَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَأْخُذُ مِنْ حَسَنَاتِهٖ مَا شَآءَ حَتّٰى يَرْضٰى».

[۱] الترغیب: ۳/۲۷۹ ولكن في سنده ابن لهيعه وقد تكلم فيه۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”مجاہدین کی عورتوں کی حرمت وعزت، بیٹھنے والوں (جہاد پر نہ جانے والوں) پر ان کی ماؤں کی حرمت وعزت کی طرح ہے، بیٹھنے والوں میں سے کوئی شخص، مجاہدین میں سے کسی شخص کے گھر کا محافظ ہوا، پھر اس نے اس کے گھر والوں کے سلسلہ میں خیانت وزنا کیا، تو وہ قیامت کے دن اس کے سامنے کھڑا ہوگا، اور وہ اس کی نیکیوں میں سے جتنی چاہے گا نیکیاں لے لے گا یہاں تک کہ وہ راضی وخوش ہو جائے“۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد نبیٔ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«فَمَا ظَنُّكُمْ؟»۔ ”کہو کیا خیال ہے؟ (اس سخت جرم وسزا کے بارے میں)“۔

ابوداؤد اور نسائی میں الفاظ یوں ہیں:

«إِلَّا نُصِبَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقِيْلَ لَهٗ: هٰذَا قَدْ خَلَفَكَ فِيْ أَهْلِكَ، فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ»۔

”اسے قیامت کے دن اس کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا: یہ تیرے پیچھے گھر والوں کا محافظ تھا (اس نے خیانت کی)، چنانچہ اس کی نیکیوں میں سے جس قدر چاہے لے لے“۔

اور نسائی شریف میں یہ الفاظ درج ہیں:

«مَا ظَنُّكُمْ تُرَوْنَ يَدَعُ لَهٗ مِنْ حَسَنَاتِهِ شَيْئًا؟»۔[۱]

”تمہارا کیا خیال ہے کہ کیا وہ اس کی نیکیوں میں سے کچھ چھوڑے گا؟ (بالکل نہیں چھوڑے گا)“۔

[۱] مسلم: ۴۸۳۵، ۳/۱۵۰۸، معرفۃ السنن والآثار: ۱۳/۱۲۱، الترغیب: ۳/۲۷۹، ۲۸۰۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۲۲- پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا

یہ بات بھی کسی سے پوشیدہ نہیں کہ پڑوسی کے اپنے دوسرے پڑوسی پر بہت حقوق ہیں، اس کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ پیش آنے کی نبیٔ اقدس ﷺ نے سخت تاکید فرمائی ہے۔

پڑوسی کے حقوق: جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبیٔ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهٗ سَيُوَرِّثُه».[۱]

”جبریل علیہ السلام پڑوسی کے متعلق ہمیشہ ہی مجھے وصیت کرتے رہے، یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ وہ اس کو وارث ہی بنادیں گے“۔

ایک دوسری روایت جو کہ صحیح بخاری و مسلم کی ہے، اس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ، قِيْلَ: وَمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: اَلَّذِیْ لَا يَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَايِقَهٗ».[۲]

”اللہ کی قسم مؤمن نہیں ہے اللہ کی قسم مؤمن نہیں ہے اللہ کی قسم مؤمن نہیں ہے، سوال کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ کون مؤمن نہیں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ شخص کہ اس کے پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہیں“۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیٔ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف و دکھ نہ دے“۔[۳]

[۱] ریاض الصالحین، ص: ۱۵۷ المکتب الاسلامی۔

[۲] بحوالہ سابقہ۔

[۳] بحوالہ سابقہ۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ان احادیث میں وارد حقوق و تاکید کی بناء پر ہی یہ بات سمجھنا بھی آسان ہے کہ اگر کوئی شخص ان حقوق کا خیال نہ کرے، الٹا اس کی بیوی پر بری نظر رکھے، تو وہ بہت ہی بدکار آدمی ہے، خصوصاً جبکہ وہ بغل میں رہنے والا ہو اور اس کا اس جگہ برائی کا ارتکاب دور کی عورت کی نسبت آسان ہے، اسی لئے اس کے جرم کو بھی سخت تر شمار کیا گیا ہے۔

چنانچہ صحیح بخاری و مسلم، ترمذی اور نسائی میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیٔ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا:

«أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ؟».

”اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟“۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ».

”کہ تو اللہ کے لئے شریک قرار دے جبکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے“۔

وہ کہتے ہیں کہ میں عرض کیا کہ یہ تو واقعی بہت بڑا گناہ ہے، اور اس کے بعد کون سا گناہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ».[۱]

”تو اپنے بچے کو اس خوف سے قتل کر دے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گا۔ (تیرے رزق میں شریک ہو جائے گا)“۔

میں نے عرض کیا: اس کے بعد کون سا گناہ ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ».

[۱] الترغیب: ۳/۲۷۸۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

"تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے"۔

اور پھر آپ ﷺ نے سورۂ فرقان کی یہ دو آیات تلاوت فرمائیں:

﴿وَ الَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ لَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لَا يَزْنُوْنَ ۚ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۝ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ يَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ۝﴾ [سورة الفرقان: ٦٨، ٦٩]

"جو اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے، اللہ کی حرام کی ہوئی کی جان کو ناحق ہلاک نہیں کرتے، اور نہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں۔ یہ کام جو کرے وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا، قیامت کے روز اس کو مکرر عذاب دیا جائے گا اور اسی میں وہ ہمیشہ ذلت کے ساتھ پڑا رہے گا"۔

برتھ کنٹرول: اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنے، فقر و فاقہ اور مفلوک الحال ہو جانے کے ڈر سے بچے کو قتل کرنے (بلا عذرِ شرعی محض غربت کے ڈر سے برتھ کنٹرول 'فیملی پلاننگ' منصوبہ بندی کرنے) اور پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرنے کو یکجا کر دیا ہے، جس سے ان جرائم اور گناہوں کی نوعیت سمجھنا آسان ہو جاتا ہے، کہ یہ کس قدر خطرناک درجے کے گناہ ہیں۔

اور یہاں یہ بات بھی پیشِ نظر رکھیں کہ فقر و فاقہ یا غربت و افلاس اور مفلوک الحالی ایسا شرعی عذر نہیں ہے کہ اس کو بنیاد بنا کر برتھ کنٹرول پر عمل جائز ہو سکے، قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے صراحتاً فرمایا ہے:

﴿وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ......﴾ [سورة بني إسرائيل: ٣١]

"اور اپنی اولاد کو فقر و افلاس کے ڈر سے مت قتل کرو"۔

اور اگر ایسے عذر کو شرعی مان لیا جائے تو اس اور اس جیسی ہی دیگر آیات کا معنیٰ کیا ہو گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۳- دس گنا سے زیادہ گناہ

اسی طرح ایک اور حدیث الادب المفرد امام بخاری، مسند احمد، معجم طبرانی کبیر اور اوسط میں حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، جس میں نبیٔ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے ہیں:

«مَا تَقُوْلُوْنَ فِي الزِّنَا؟»

''تم لوگ زنا کے بارے میں کیا کہتے ہو؟''۔

صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:

«حَرَامٌ، حَرَّمَهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، فَهُوَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ»

''حرام ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کر دیا ہے، اور یہ قیامت تک حرام ہے''۔

تب نبیٔ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا:

«لأَنْ يَزْنِيَ الرَّجُلُ بِعَشَرَةِ نِسْوَةٍ أَيْسَرُ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَزْنِيَ بِامْرَأَةِ جَارِهِ.»[۱]

''کہ (مسلمان) شخص اگر دس عورتوں سے زنا کرے تو اس سے ہلکا اور آسان ہے کہ وہ اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے''۔

۲۴- زنا کی وجہ سے بے قیمت و وقعت ہونا

یہ ایک ایسا جرم و گناہ ہے کہ انسان کی قدر و قیمت ہی بالکل ختم کر دیتا ہے۔

چنانچہ صحیح بخاری و مسلم، ابوداؤد و نسائی، ابن ماجہ و مسند احمد، موطا امام مالک، مصنف ابن ابی شیبہ، المنتقی ابن الجارود، مسند طیالسی اور سنن کبریٰ بیہقی اور معرفۃ السنن والآثار میں حضرت

[۱] الترغیب: ۳/۲۷۸، ۲۷۹، الصحیحہ: ۶۵، الصحیح الجامع: ۳/۵/۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے مروی ارشادِ نبوی ہے:

«إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ».[۱]

”اگر تم میں سے کسی کی کنیز زنا کا ارتکاب کرے اور اس کے زنا کا پتہ چل جائے تو اسے کوڑے مارے جائیں اور کوڑے مارنے کے بعد اسے موقعہ بموقعہ جھڑکتے نہ رہا جائے، پھر اگر وہ زناکاری کا ارتکاب کرے تو اسے کوڑے مارے جائیں اور اسے جھڑکتا نہ رہے، اور پھر اگر تیسری مرتبہ بھی زنا کا ارتکاب کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے بیچ دے چاہے وہ بالوں کی ایک چھوٹی رسی کے عوض ہی کیوں نہ بیچ دے“۔

۲۵- فحاشی وزناکاری کے عام ہونے پر اجتماعی عذاب

اگر کسی قوم یا شہر و گاؤں میں زناکاری و فحاشی عام ہو جائے، تو پھر وہ پوری قوم ہی اجتماعی عذاب میں مبتلا کر دی جاتی ہے۔

چنانچہ معجم طبرانی، مسند ابی یعلیٰ، مستدرک حاکم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«إِذَا ظَهَرَ الزِّنَا وَالرِّبَا فِيْ قَرْيَةٍ، فَقَدْ أَحَلُّوْا بِأَنْفُسِهِمْ عَذَابَ اللّٰهِ».[۲]

[۱] معرفة السنن الآثار: ..... ، الصحيح الجامع: ۲۲۰/۱/۱، الارواء: ۲۳۲۳، مسلم: ۴۳۶۸، بخاری مع الفتح: ۱۶۲/۱۲ حدیث: ۶۸۳۷۔

[۲] صحيح الجامع: ۲۴۶/۱/۱، غاية المرام في تخريج الحلال والحرام للدكتور يوسف القرضاوي، للشيخ الألباني: ۳۴۴ وحسنه، وتخريج فقه السيرة للشيخ محمد الغزالي، للعلامه الألباني: ۳۷۰، الترغيب: ۲۷۸/۳، مجمع الزوائد للهيثمي: ۱۱۸/۴/۸، طبع مؤسسة المعارف بيروت۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”جب زنا اور سود کسی بستی میں پھیل جائیں تو ان بستی والوں نے اپنے نفسوں پر اللہ کا عذاب حلال کر لیا“۔

۲۶- کثرتِ زنا اور عذابِ الٰہی

اور اس حدیث کی شاہد ایک دوسری حدیث بھی ہے جو کہ مسند ابی یعلیٰ میں ہے اس میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبیٔ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«مَا ظَهَرَ فِيْ قَوْمٍ اَلزِّنَا أَوِ الرِّبَا إِلَّا أَحَلُّوْا بِأَنْفُسِهِمْ عَذَابَ اللهِ».[۱]

”جس قوم میں زنا اور ربا پھیل گیا تو ان لوگوں نے اپنے نفسوں کے لیے اللہ کے عذاب کو حلال کر لیا“۔

۲۷- عمومی عذاب

ایسی ہی ایک حدیث مسند احمد و ابو یعلیٰ میں بھی ہے جس میں اُم المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا مرفوعاً بیان فرماتی ہیں:

«لَا تَزَالُ أُمَّتِيْ بِخَيْرٍ مَالَمْ يَفْشُ فِيْهِمْ وَلَدُ الزِّنَا، فَإِذَا فَشَا فِيْهِمْ وَلَدُ الزِّنَا فَأَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللهُ بِعَذَابٍ».

”میری امت اس وقت تک خیریت سے رہے گی جب تک ان میں زنا کی اولاد نہ پھیلے، پس جب ان میں زنا کی اولاد پھیل جائے گی تو عنقریب اللہ تعالیٰ ان پر عام عذاب نازل کر دے گا“۔

اور مسند ابو یعلیٰ کے الفاظ یہ ہیں:

«لَا تَزَالُ أُمَّتِيْ بِخَيْرٍ مُتَمَاسِكٍ أَمَرهَا مَالَمْ يَظْهَرْ فِيْهِمْ وَلَدُ الزِّنَا».[۲]

[۱] الترغيب: ۲۷۸/۳، وقال المنذرى رواه ابويعلى باسناد جيد واشار اليه الألباني في غاية المرام: ۳۴۴۔

[۲] الترغيب: ۲۷۷/۳، وقال المنذري عن رواية احمد واسناده حسن، فيه ابن اسحق وقد صرح بالسماع۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”کہ میری امت اس وقت تک خیریت سے رہے گی اور ان کا امر (دین و حکومت) مضبوط رہے گا جب تک ان میں زنا کی اولاد ظاہر و غالب نہ ہو“۔

۲۸- قومی تباہی کے پانچ اسباب

سنن ابن ماجہ، حلیۃ الاولیاء ابو نعیم، مستدرک حاکم، العقوبات ابن ابی الدنیا اور مسند رویانی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور مہاجرین سے مخاطب ہو کر فرمایا:

«يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ! خَمْسٌ إِذَا ابْتُلِيتُمْ بِهِنَّ، وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ أَنْ تُدْرِكُوْهُنَّ، لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِيْ قَوْمٍ قَطُّ، حَتَّى يُعْلِنُوْا بِهَا إِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الطَّاعُوْنُ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِيْ لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِيْ أَسْلَافِهِمُ الَّذِيْنَ مَضَوْا .....»

”اے مہاجرین کی جماعت! پانچ چیزیں کہ اگر ان میں تم مبتلا ہو گئے، اور میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں کہ تم ان چیزوں کو پاؤ، جس قوم میں فحاشی عام ہو جائے اور وہ کھلے عام ارتکاب کرنے لگیں تو اس قوم میں طاعون کی بیماری اور بھوک عام ہو جاتی ہے جو کہ ان سے پہلے لوگوں میں یہ بیماری اور بھوک نہیں پائی جاتی تھی .....“۔

آگے فرمایا کہ ناپ تول میں کمی بیشی کرنے والوں کو قحط سالی اور مصائب اور حاکم کا ظلم آلے گا، زکوٰۃ نہ دینے والوں سے بارشیں بند کر دی جائیں گی اور وہ خشک سالی میں مبتلا ہوں گے، اگر جانوروں کا خیال نہ ہو تو ان پر کبھی بارشیں نہ ہوں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئے گئے عہد و پیماں کو توڑتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان پر باہر سے کسی دشمن کو مسلط کر دیتا ہے جو ان کا سب کچھ چھین لیتا ہے، اور اگر حکام و ائمہ کتاب اللہ اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق فیصلے نہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے مابین پھوٹ (خانہ جنگی) ڈال دے گا۔[۱]

[۱] ابن ماجہ: ۴۰۱۹، صحیح الجامع: ۳/۶/۳۰۶، الصحیحۃ: ۱۰۶، ۱/۱۶۷۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۲۹- بدکار قوم پر موت کا تسلط

مستدرک حاکم و سنن کبریٰ بیہقی میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ارشادِ نبوی ہے:

«مَا نَقَضَ قَوْمٌ اَلْعَهْدَ قَطُّ إِلَّا كَانَ الْقَتْلُ بَيْنَهُمْ، وَمَا ظَهَرَتْ فَاحِشَةٌ فِيْ قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمُ الْمَوْتَ، وَلَا مَنَعَ قَوْمٌ اَلزَّكَاةَ إِلَّا حَبَسَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الْقَطْرَ».[۱]

”کسی قوم نے جب بھی اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے وعدے کو توڑا تو اس کے مابین قتل و غارت عام ہو جاتی ہے، اور جس قوم میں فحاشی عام ہو جاتی ہے تو اللہ اس قوم پر موت کو مسلط کر دیتا ہے، اور جو قوم زکوۃ ادا کرنے سے رک جاتی ہے تو اللہ ان سے بارش بند کر دیتا ہے“۔

۳۰- فحاشی کے نتائجِ بد

بیہقی کے الفاظ یہ بھی ہیں جو کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً بسند صحیح اور معجم میں مرفوعاً بسند ضعیف مروی ہیں:

«مَا نَقَضَ قَوْمٌ اَلْعَهْدَ إِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ عَدُوَّهُمْ، وَلَا فَشَتَ الْفَاحِشَةَ فِيْ قَوْمٍ إِلَّا أَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِالْمَوْتِ، وَمَا طَفَّفَ قَوْمٌ الْمِيْزَانَ إِلَّا أَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِالسِّنِيْنَ، وَمَا مَنَعَ قَوْمٌ اَلزَّكَاةَ إِلَّا مَنَعَهُمُ اللّٰهُ الْقَطْرَ مِنَ السَّمَآءِ، وَمَا جَارَ قَوْمٌ فِيْ حُكْمٍ إِلَّا كَانَ الْبَأْسُ بَيْنَهُمْ ... اَظَنَّهُ قَالَ ... وَالْقَتْلُ».[۲]

[۱] بيهقي: ۳/۳۴۶، الصحيحة: ۱۰۷۔

[۲] بيهقي أيضًا وقال الألباني في الصحيحة: ۱/۱۷۰ واسناده صحيح وهو موقوف في حكم المرفوع لانه لا يقال من قبل الرايي۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''جو قوم اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے وعدے کو توڑ دیتی ہے اللہ تعالیٰ ان پر ان کے دشمنوں کو مسلط کر دیتا ہے، اور جس قوم میں فحاشی عام ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ ان پر موت عام کر دیتا ہے، اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرنے لگتی ہے اللہ تعالیٰ اس کو قحط سالی میں مبتلا کر دیتا ہے، اور جو قوم زکوٰۃ ادا کرنے سے رک جاتی ہے اللہ تعالیٰ اس پر آسمان سے بارش برسانا روک دیتا ہے، اور جو قوم حکومت میں ظلم اختیار کرتی ہے اللہ تعالیٰ ان کے مابین خانہ جنگی شروع کرا دیتا ہے، اور میرا خیال ہے انہوں نے ساتھ یہ بھی فرمایا: اللہ تعالیٰ ان میں قتل کو عام کر دیتا ہے''۔

لمحۂ فکریہ

نبئ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس قوم میں فحاشی عام ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس قوم پر موت مسلط کر دیتا ہے، وہ لوگ مرضِ طاعون میں مبتلا کر دئے جاتے ہیں، اور ان کے یہاں بھوک ناچنے لگتی ہے، یہ نبئ صادق و مصدوق ﷺ کے ارشادِ گرامی کا مفہوم و معنیٰ ہے۔ اگر اس پر تھوڑی سی توجہ دیں تو اس بات کو سمجھنا آج بہت ہی آسان ہو چکا ہے، کیونکہ مسلم و کافر سبھی جان چکے ہیں کہ شترِ بے مہار جنسی اختلاط کے نتیجے میں رونما ہونے والے نئے مرض ایڈز (aids) کو 'موت' سے تعبیر کرنے میں کوئی بھی امر مانع نہیں ہے اور اسے ہی طاعون جیسے مہلک مرض کی جگہ بھی سمجھا جاسکتا ہے، جبکہ آج کل جہاں بھوک ناچ رہی ہوتی ہے وہاں فحاشی کا بھی دور دورہ ہے، تو گویا موجودہ حالات میں ان احادیث شریفہ میں موجود نتائج و انجام کو اپنی آنکھوں سے دیکھا جاسکتا ہے، اور اس موذی مرض ایڈز وغیرہ کے اسباب اور ان کی ہلاکت خیزیوں کا قدرے تفصیلی تذکرہ بھی ہم آگے چل کر کرنے والے ہیں ان شاء اللہ، یہاں ان احادیث کو سمجھنے کے لئے صرف اتنے سے اشارہ پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زانی کی سزا

زانی مرد و زن کی کئی شکلیں ہیں، مثلاً یہ کہ وہ کنوارے ہیں یا وہ شادی شدہ ہیں، ان ہر دو شکلوں میں ان کی سزا الگ الگ ہے، بعض اور صورتیں بھی ہیں جن کی تفصیل ساتھ ساتھ آتی جائے گی۔

غیر شادی شدہ لڑکی اور لڑکے کی سزا

غرض اگر زناکار لڑکا اور لڑکی غیر شادی شدہ ہیں تو ان کی سزا ایک ایک سو کوڑا ہے، اور اس پر تمام امتِ اسلامیہ کا اتفاق ہے، اور اس کی دلیل سورۂ نور کی وہ آیت ہے جس میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿اَلزَّانِيَةُ وَ الزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّ لَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَ لْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴾ [سورة نور: ۲]

”زانیہ عورت اور زانی مرد دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو، اور ان پر ترس کھانے کا جذبہ اللہ کے دین کے معاملے میں تم کو دامن گیر نہ ہو اگر تم اللہ تعالیٰ اور روزِ آخر پر ایمان رکھتے ہو، اور ان کو سزا دیتے وقت اہلِ ایمان کا ایک گروہ موجود رہے“۔

ملک بدر یا شہر بدر کرنا

کوڑوں کی اس سزا کے علاوہ صحیح احادیث میں یہ سزا بھی وارد ہوئی ہے کہ کوڑوں کی سزا کے بعد غیر شادی شدہ زانی کو ملک بدر یا شہر بدر کر دیا جائے، اس سزا کی مشروعیت پر تو سب کا اتفاق ہے، فرق صرف اس بات میں ہے کہ یہ سزا حد ہوگی یا تعزیر۔

اس سلسلہ میں مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ، جمہور اہلِ علم کا مسلک یہ ہے کہ حد ہے، جبکہ احناف

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نے اسے تعزیر قرار دیا ہے، بہر حال تعزیر کہیں یا حد اس سزا سے کسی کو بھی انکار نہیں ہے، اس کا ثبوت صحیح احادیث میں موجود ہے۔

حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ

صحیح مسلم و ابو داؤد، ترمذی و ابن ماجہ، مسند احمد و سنن دارمی، بیہقی و مصنف ابن ابی شیبہ، مسند طیالسی و المنتقیٰ ابن جارود، شرح معانی الآثار طحاوی اور معرفۃ السنن والآثار میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیٔ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«خُذُوْا عَنِّيْ خُذُوْا عَنِّيْ، قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا، اَلْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ، وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ».[۱]

”مجھ سے دین کے احکام لے لو، مجھ سے دینی احکام لے لو، اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لیے ایک راستہ پیدا کر دیا ہے، اگر کنوارا لڑکا کنواری لڑکی کے ساتھ زنا کرے تو انہیں ایک ایک سو کوڑا اور ایک سال ملک بدری کی سزا دی جائے گی، اور اگر شادی شدہ مرد شادی شدہ سے زنا کرے تو ایک سو کوڑا مارا جائے گا اور رجم کی سزا دی جائے گی“۔

اس حدیث میں کوڑے اور رجم (سنگسار) کے یکجا آنے کی وجہ سے اس کی حجیت و محکمیت پر کلام کیا گیا ہے، اور اس کی تفصیل تو آگے چل کر شادی شدہ زانی کی سزا کے ضمن میں آئے گی۔

عہدِ نبوی کا ایک واقعہ

ملک بدر یا شہر بدر کرنے کا پتہ اس حدیث سے بھی چلتا ہے جو صحیح بخاری و مسلم، سنن اربعہ و معرفۃ السنن والآثار، مسند احمد اور مؤطا امام مالک میں حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی

[۱] صحیح مسلم بترقیم محمد فواد عبدالباقی: ۱۳۱۶/۳، ۱۳۱۷، معرفة السنن والآثار: ۲۷۳/۱۲، المنتقیٰ مع نیل الأوطار: ۲۱۵/۸/۴، المغنی بتحقیق الترکی: ۳۰۸/۱۲، صحیح الجامع: ۱۰۷/۳/۲، الارواء: ۲۳۴۱۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ دو آدمی اپنا کیس لے کر نبیٔ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ طلب کیا، ان میں سے ایک نے کہا کہ مجھے بھی کہنے کی اجازت دی جائے، اجازت ملی تو کہا کہ میرا بیٹا اس کے یہاں کام کرتا تھا، اور وہ اس کی بیوی سے زنا کر بیٹھا، اور میں نے بطورِ حرجانہ اسے ایک سو بکری اور ایک کنیز دی ہے، اور پھر میں نے اہلِ علم لوگوں سے پوچھا ہے تو پتہ چلا ہے کہ میرے بیٹے کی سزا سو کوڑا اور ایک سال کی ملک بدری یا شہر بدری ہے، اور عورت کی سزا رجم ہے۔ اس پر نبیٔ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ، أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ، وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَغَرَّبَهُ عَامًا، وَأَمَرَ أُنَيْسًا الْأَسْلَمِيَّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الْآخَرِ، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا، فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا».[۱]

”مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میں تمہارے مابین کتاب اللہ کے ساتھ فیصلہ کروں گا، تیری بکریاں اور تیری کنیزیں واپس لوٹا دی جائیں گی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بیٹے کو ایک سو کوڑا مارا اور ایک سال کے لئے ملک بدر کر دیا، اور حضرت انیس اسلمی کو نبیٔ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم فرمایا کہ وہ دوسرے شخص کی بیوی کے پاس جائیں، اگر وہ اعتراف کر لے تو اسے رجم کر دیں، اس عورت نے اعترافِ جرم کر لیا، انہوں نے اسے رجم کر دیا“۔

اسی طرح صحیح بخاری میں حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَأْمُرُ فِيمَنْ زَنَى وَلَمْ يُحْصَنْ، جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ».[۲]

[۱] بخاری مع الفتح: ۱۲/ ۱۳۷، ۱۶۰، ۱۷۳، ۱۸۶، مسلم برقم: ۳/ ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، معرفة السنن والآثار: ۱۲/ ۲۷۶، ۲۷۷، الارواء: ۱۴۵۷، ۲۳۴۷، المنتقی مع النیل: ۴/ ۸/ ۲۱۴، ۲۱۵۔

[۲] بخاری مع الفتح: ۱۲/ ۱۵۶۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”میں نے نبیٔ اقدس ﷺ کو یہ حکم فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے زنا کیا اور ابھی وہ شادی شدہ نہیں ہے اسے ایک سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے ملک بدر کر دیا جائے“۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد بھی صحیح بخاری و مسند احمد میں مروی ہے جس میں وہ بتاتے ہیں:

«أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: قَضٰى فِيْمَنْ زَنٰى وَلَمْ يُحْصَنْ، بِنَفْيِ عَامٍ، وَ بِإِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَيْهِ».[۱]

”نبیٔ اقدس ﷺ نے غیر شادی شدہ زانی کے بارے میں یہ فیصلہ فرمایا کہ اسے ایک سال کے لئے ملک بدر کر دیا جائے، اور اس پر شرعی حد قائم کی جائے (یعنی اس کو سو کوڑے مارے جائیں)“۔

ان احادیث کی روشنی میں کوڑوں کے ساتھ ہی ایک سال کے لئے ملک بدر یا شہر بدر کرنا جمہور علماءِ امّت کا مسلک ہے۔

خلفائے راشدین

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا عمل

خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح کی روایت ملتی ہے، خصوصاً حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا عمل تو صحیح بخاری، مصنف عبد الرزاق میں مذکور ہے۔ چنانچہ حضرت عروہ بن زبیر بیان فرماتے ہیں:

«أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ غَرَّبَ، ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تِلْكَ السُّنَّةَ».[۲]

[۱] بخاری مع الفتح: ۱۵۷/۱۲، المنتقی: ۲۱۷/۱۸/۴۔
[۲] بخاری مع الفتح: ۱۵۶/۱۲۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ملک بدر کیا اس کے بعد یہ سنت مسلسل جاری رہی“۔

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عمل

اور اس کی تائید ایک دوسری حدیث سے بھی ہوتی ہے جو کہ ترمذی و نسائی، صحیح ابن حبان و بیہقی، مصنف عبد الرزاق اور مستدرک حاکم میں ہے جس میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

«أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ضَرَبَ وَغَرَّبَ، وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ، وَأَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ». [۱]

”نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوڑے مارے اور ملک بدری کی سزا نافذ فرمائی۔ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کوڑے مارے اور ملک بدری کی سزا نافذ فرمائی۔ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کوڑے مارے اور ملک بدری کی سزا نافذ فرمائی“۔

مصنف عبد الرزاق میں تو یہ الفاظ بھی ہیں:

«حَتَّىٰ غَرَّبَ مَرْوَانُ».

”اور مروان نے بھی ملک بدری کی سزا نافز فرمائی“۔

دیگر صحابہ و ائمہ کا قول

خلفائے راشدین کی طرح ہی حضرت ابی کعب رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی یہی قول مروی ہے۔

ائمہ میں سے امام عطاء، طاؤس، ثوری، ابن ابی لیلی، شافعی، اسحاق بن راہویہ، ابو ثور رحمۃ اللہ علیہم کا بھی یہی قول ہے۔

یہ ملک بدری کی سزا خلفائے راشدین نے نافذ کی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں کوئی بھی ان کا مخالف

[۱] بحواله فتح الباری: ۱۵۸/۱۲، وصححه الألباني في الأرواء: ۱۱/۸۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے، لہٰذا یہ ایک طرح کا اس سزا کی مشروعیت پر اجماعِ صحابہ ہے۔

ایک وضاحت

مصنف عبد الرزاق میں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

«حَسْبُهُمَا مِنَ الْفِتْنَةِ أَنْ يُنْفَيَا».[۱]

”اس لڑکی اور لڑکے کے لیے از روئے فتنہ یہی کافی ہے کہ ان کو ملک بدر کر دیا جائے“۔

یہ بات صحیح سند سے ثابت ہی نہیں ہے، جیسا کہ امام ابن قدامہؒ نے وضاحت کی ہے۔[۲]

اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی مصنف عبد الرزاق میں ہی مروی ہے کہ انہوں نے ربیعہ بن امیہ بن خلف کو شراب پینے کے جرم میں خیبر کی طرف ملک بدر کر دیا اور وہ ہرقل سے جا کر ملا اور عیسائی ہو گیا، اس پر انہوں فرمایا:

«لَا أُغَرِّبُ مُسْلِمًا بَعْدَ هٰذَا».[۳]

”اس کے بعد کبھی کسی مسلمان کو ملک بدر نہیں کروں گا“۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اس ارادے میں بھی اس بات کا احتمال موجود ہے کہ انہوں نے شراب کی سزا کے طور پر ملک بدر کرنے کی تعزیری سزا کے بارے میں ایسا کہا ہو، نہ کہ زنا کی حد کے بارے میں، کیونکہ تعزیر اور حد میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔

امام مالک اور اوزاعی رحمہما اللہ کا مسلک

امام مالک و اوزاعی رحمہما اللہ نے کہا ہے کہ لڑکے کو ملک بدر کیا جائے مگر لڑکی کو نہیں، کیونکہ

[۱] مصنف عبدالرزاق: ۷/۳۱۵، کتاب الطلاق باب النفی۔
[۲] المغنی: ۱۲/۳۲۴۔
[۳] مصنف عبدالرزاق: ۷/۳۱۴، ۳۱۵۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عورت حفاظت کی محتاج ہوتی ہے اور اس لیے اس کے ساتھ کسی محرم کو بھی ملک بدر کرنا ضروری ہو گا، اگر ایسا کیا گیا تو وہ محرم بے قصور ہی ملک بدر ہو گا، اسے ناکردہ گناہ کی پاداش میں کیوں مبتلا کیا جائے، لہٰذا یہ ملک بدری لڑکے کے ساتھ ہی خاص کرنا ہو گا ورنہ پھر کئی مفاسد لازم آتے ہیں، لیکن دیگر آئمہ وفقہاء نے ان کی موافقت نہیں کی۔

البتہ امام ابن قدامہ نے المغنی[۱] میں امام مالکؒ و اوزاعیؒ کے قول کو ہی اصح الاقوال واعدلھا قرار دیا ہے کیونکہ عورت کا بلا محرم سفر جائز نہیں، اس مفہوم کی احادیث نے عورت کو ملک بدری کی سزا سے مستثنیٰ کر دیا ہے۔[۲]

کیا لڑکی کو ملک بدر کیا جائے گا؟

کنوارے زانی کو سو سو کوڑوں کے ساتھ ساتھ ایک سال کے لیے ملک بدر کیا جائے گا، البتہ لڑکی کا معاملہ کچھ مختلف ہے جیسا کہ امام مالکؒ و اوزاعیؒ کا قول ذکر کیا گیا ہے، ان کے نزدیک لڑکے کو تو ملک بدر کیا جائے گا لڑکی کو نہیں، کیونکہ اس کے ملک بدر کئے جانے میں کئی مفاسد اور خرابیاں ہیں، اور پھر نبیٔ اکرم ﷺ نے اکیلی عورت کو تو سفر سے منع کیا ہے، چہ جائیکہ کسی کو سال بھر کے لئے گھر سے نکال دیا جائے، اور اس پر انہوں نے ان احادیث سے استدلال کیا ہے۔

عورت کا سفر بلا محرم

پہلی حدیث: صحیح بخاری و مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ و مؤطا امام مالک، مسند احمد، معرفۃ السنن والآثار اور طیالسی میں ہے کہ نبیٔ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ،

[۱] المغنی: ۱۲/۳۲۲،۳۲۴۔

[۲] المغنی بتحقیق الترکی: ۱۲/۳۲۲، الموسوعة الفقهيه: ۱۳/۴۶،۴۸ طبع کویت، حاشية الدسوقی: ۴/۳۲۲، نيل الاوطار: ۴/۸/۲۱۷،۲۱۹ طبع الرياض۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ عَلَيْهَا». [۱]

"اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی محرم کے بغیر ایک دن اور ایک رات کی مسافت کا سفر طے کرے"۔

دوسری حدیث: اسی طرح ایک حدیث صحیح بخاری و مسلم، بیہقی، مسند احمد، ابویعلیٰ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبیٔ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ، وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ». [۲]

"کوئی مرد (غیر محرم) کسی عورت کے ساتھ خلوت اختیار نہ کرے، اور نہ ہی کوئی عورت محرم کے بغیر سفر کرے"۔

تیسری حدیث: صحیح مسلم و ابوداؤد، ابن ماجہ و دارمی، ابن خزیمہ و بیہقی، مسند احمد اور ابن المنذر فی اوسط میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیٔ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، أَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا يَكُونُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا إِلَّا وَمَعَهَا أَبُوهَا، أَوْ أَخُوهَا، أَوْ زَوْجُهَا، أَوِ ابْنُهَا، أَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا». [۳]

"اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ کوئی ایسا سفر اکیلی اختیار کرے جو تین دن یا اس سے زیادہ کا ہو، سوائے اس کے کہ اس کے ساتھ اس کا باپ، بیٹا، شوہر، بھائی یا دوسرا کوئی محرم ہو"۔

[۱] بخاری: ۲/۵۴، مسلم: ۲/۹۷۷، المغنی: ۳/۱۰۹، معرفة السنن والآثار: ۷/۵۰۸، سوئے حرم للمؤلف، حدیث: ۲۵۔

[۲] للتخریج، سوئے حرم للمؤلف، حدیث: ۲۴۔

[۳] سوئے حرم، حدیث: ۲۶۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چوتھی حدیث: صحیح بخاری و مسلم، ابوداؤد و ابن خزیمہ، بیہقی و مسند احمد اور الاوسط ابن المنذر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ارشادِ نبوی ہے:

«لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا، إِلَّا مَعَ ذِی مَحْرَمٍ».[۱]

''کوئی عورت محرم کے بغیر تین دن کا سفر نہ کرے''۔

پانچویں حدیث: اس حدیث میں تو دنوں کی کوئی قید بھی نہیں، اور یہ صحیح بخاری و مسلم، بیہقی و مسند احمد اور ابو یعلیٰ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبیٔ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِی مَحْرَمٍ».[۲]

''کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے''۔

''أَصَحُّ الْأَقْوَالِ وَ أَعْدَلِهَا''

ان احادیث کے علاوہ ان کا کہنا ہے کہ اگر عورت کے ساتھ محرم کو بھی سال بھر کے لیے ملک بدر کر دیا جائے تو اس محرم کا کیا قصور ہے؟ اور اگر اسے اجرت دلوائی جائے تو یہ لڑکی پر نہ صرف بوجھ ہوگا بلکہ یہ ایک اضافی سزا بن جائے گی جو کہ ثابت نہیں، اور اگر اکیلی کو ملک بدر کیا گیا تو یہ اس کے لیے کئی برائیوں کے دروازے کھولنے کے مترادف ہوگا، اور اس عورت کے ضائع ہو جانے کا بھی اندیشہ ہے، لہٰذا ملک بدری والی سزا لڑکے کے ساتھ خاص ہوگی، اور ان احادیث میں واردہ عام حکم کو عورت کے اکیلے سفر کرنے کی ممانعت والی حدیث کی بناء پر لڑکے کے ساتھ خاص کرنا جائز بھی ہے، اور اسی رائے کو امام ابن قدامہ نے ''أَصَحُّ الْأَقْوَالِ وَأَعْدَلِهَا'' قرار دیا ہے، جیسا کہ پہلے بھی مختصراً اشارہ کیا جا چکا ہے۔[۳]

[۱] سوئے حرم، حدیث:۲۷۔
[۲] سوئے حرم، حدیث:۲۴-۲۹۔
[۳] حوالہ جات سابقہ۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ملک بدری کی مسافت

اب رہا معاملہ ملک بدری کی مسافت کا، تو اس سلسلہ میں امام شوکانیؒ نے نیل الاوطار میں لکھا ہے کہ مجرم کو اس کے گھر سے نکال دیا جائے جہاں اسے بے وطن یا پردیسی ہونے کا احساس ہو، اور اس کی مسافت کم از کم اتنی ہونی چاہیئے جتنی مسافت نمازِ قصر کے لیے ضروری ہے، رہی یہ بات کہ مسافتِ قصر کیا ہے؟

اس سلسلہ میں امام ابن المنذر نے بیس سے زیادہ اقوال نقل کئے ہیں جو صحابہ و تابعین، ائمہ مجتہدین اور سلف صالحینِ امّت کے ہیں۔

احناف: ایک قول کے مطابق احناف کا مسلک یہ ہے کہ تین مراحل سے کم مسافت میں قصر نہیں، حضرت ابن مسعود، عثمان اور خزیمہ رضی اللہ عنہم سے بھی اسی کی روایات ملتی ہیں، تین مراحل کے بہتر میل بنتے ہیں جبکہ البحر الرائق میں امام ابو حنیفہؒ سے قصر کی مسافت چوبیس فرسنگ آئی ہے اور ایک فرسنگ تین میل کا ہوتا ہے، اور البحر الرائق میں ہی امام صاحب سے ایک دوسری روایت بھی ملتی ہے کہ وہ سفر پیدل یا اونٹ پر تین دنوں میں طے ہو، ان کا استدلال بخاری شریف کی ایک حدیث سے ہے جس میں تین دن کی مسافت پر نکلنے کے لیے عورت کو سوائے محرم کی معیت کے منع کیا ہے۔

باقی تینوں ائمہ اور فقہاء اصحاب الحدیث: ان سب کے نزدیک قصر کی مسافت دو مرحلے یا اڑتالیس یا تیس میل ہے، اور ان کا استدلال نسائی شریف کی حدیث ہے جس میں عورت کو ایک دن اور ایک رات کے سفر پر بلا محرم نکلنے سے منع کیا گیا ہے، اور بخاری شریف کے ایک ترجمۃ الکتاب میں حضرت عبداللہ بن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی چار برید (۴۸ میل) پر روزہ افطار کرنے اور نماز قصر کرنے کے آثار نقل کئے گئے ہیں۔[۱]

[۱] بخاری مع فتح الباری: ۲/۵۶۵،۵۶۹۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علماءِ اہلِ حدیث: علامہ عبد اللہ رحمانی نے المرعاۃ شرح مشکوٰۃ میں اسی ۴۸ میل والے مسلک کو اختیار کیا ہے۔[۱]

امام شوکانیؒ نے کہا ہے کہ اس حدیث میں قصر کی صراحت نہیں ہے صرف عورت کے اکیلے سفر نہ کرنے کا ذِکر آیا ہے، اوربقول شیخ البانی اس موضوع کی حدیث ضعیف ہے۔[۲]

اکثر علماءِ اہلحدیث کے نزدیک مسافتِ قصر نو میل (تین فرسنگ) ہے، اور ان کا استدلال صحیح مسلم و ابوداوٗد اور مسند احمد میں ایک صریح حدیث ہے جس میں ہے کہ نبی ﷺ تین میل یا تین فرسخ (۹ میل) کی مسافت پر کیا کرتے تھے۔[۳]

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ بخاری شریف کی شرح فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ مسافتِ قصر کی تعیین کے بارے میں سب سے زیادہ صحیح اور صریح یہی حدیث ہے۔[۴]

عام محققین: معروف محقق علامہ ابن حزم نے لکھا ہے کہ ہر وہ مسافت جسے عرفِ عام یا لغت میں سفر کہا جاتا ہو، اس میں قصر جائز ہے، وہ سفر لمبا ہو یا چھوٹا۔ امام ابن قدامہ و علامہ ابن قیم اور بیشمار محققین عہدِ قدیم و جدید نے یہی رائے اختیار کی ہے اور ان کا استدلال سورۂ نساء کی آیت ۱۰۱ سے ہے جس میں اللہ نے مطلق سفر میں قصر کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

غرض اس سلسلہ میں قاضی کو اختیار ہے کہ وہ ان اقوال میں سے اپنی صوابدید کے مطابق جسے راجح سمجھے اس کے مطابق فیصلہ کر دے۔[۵]

قاضی کا اختیار: یہ بات پیشِ نظر رہے کہ اس مسافتِ قصر سے زیادہ مسافت میں امام وحاکم کو اختیار

[۱] المرعاۃ شرح مشکوٰۃ: ۲۵۶/۳۔
[۲] نیل الأوطار: ۲۰۶/۳/۲، ارواء الغلیل: ۱۳/۳، ۱۴۔
[۳] صحیح مسلم مع النووی: ۳۰۰/۵/۳، ابوداؤد مع العون: ۶۶/۴، ۶۷، الفتح الربانی: ۱۰۳/۵/۳۔
[۴] فتح الباری شرح صحیح بخاری: ۵۶۲/۲، الفتح الربانی: ۱۰۳/۵۔
[۵] قصر کے احکام کی تفصیل کے لیے دیکھئے ہماری کتاب "فقہ الصلوٰۃ" منیر قمر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حاصل ہے کہ وہ کتنی زیادہ اختیار کرتا ہے، اور اس اختیار کا اندازہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عمل سے ہوتا ہے، چنانچہ اس سلسلہ میں ابن شہاب رحمہ اللہ کہتے ہیں:

«وَكَانَ عُمَرُ يُنْفِي مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلَى الْبَصْرَةِ وَ إِلَى خَيْبَرَ».[۱]

”حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ سے بصرہ اور خیبر کی طرف لوگوں کو ملک بدر کیا کرتے تھے“۔

اس میں اس بات کا اشارہ موجود ہے کہ مسافت کی کمی بیشی میں حاکم و قاضی کو اختیار حاصل ہے کہ مسافتِ قصر کے بعد کسی قریبی شہر کی طرف بھجوا ہے، جیسے خیبر ہے یا پھر کسی دور کے شہر کی طرف نکلوا دے، جیسے مدینہ طیبہ سے بصرہ (عراق) ہے۔

”تغریب“ کا معنی

اس اثر سے اس بات کا اندازہ بھی ہوتا ہے کہ عربی لفظ تغریب یا نفی کا معنی مسافت کے حساب سے اور جغرافیائی حدود طے ہو جانے کے بعد کبھی ملک بدر کرنا ہو گا تو کبھی شہر بدر کرنا، جیسے مدینہ شریف سے خیبر کی طرف نکالا جائے تو یہ ملک بدر نہیں ہو گا، کیونکہ خیبر بھی سعودی عرب میں ہی ہے، اور اگر کسی کو بصرہ بھیجا جائے تو یہ ملک بدر کرنا ہو گا، غرض قاضی جرم کی نوعیت دیکھ کر جیسا بھی فیصلہ صادر کرے اور جس علاقے میں بھیجے، اسی حساب سے ملک بدر یا شہر بدر کیا جائے گا، اور اصل غرض گھر سے بے گھر کرنا ہے جو دونوں صورتوں میں موجود ہے۔

[۱] بحوالہ فتح الباری: ۱۲/۱۵۹۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

غلاموں کے زنا کی سزا... قرآنِ کریم میں

یہاں تک تو آزاد کنوارے زناکاروں کی سزا کا تذکرہ تھا، اور اگر کوئی کنوارہ غلام یا کنیز اس جرم کا ارتکاب کرے تو اسے آزاد کی نسبت آدھی سزا یعنی پچاس کوڑے مارے جائیں گے۔ جیسا کہ سورۂ نساء آیت ۲۵ میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ﴾

”اس کے بعد کسی بد چلنی کی مرتکب ہوں تو ان پر اس سزا کی بہ نسبت آدھی سزا ہے جو خاندانی عورتوں (محصنات) کے لیے مقرر ہے“۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ان کے موافقین کا نظریہ

آیت کے ان الفاظ سے قبل ﴿فَإِذَا أُحْصِنَّ﴾ کے الفاظ بھی ہیں جن کی بنیاد پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ غلام و کنیز پر اس وقت تک حد جاری نہیں کی جائے گی جب تک کہ وہ شادی شدہ نہ ہو، امام طاؤس وعطاء اور ابن جریج رحمۃ اللہ علیہم نے بھی ان کی رائے پر موافقت کی ہے۔

جمہور کی طرف سے جواب

لیکن جمہور علمائے امّت کا کہنا ہے کہ غلام و کنیز شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ، ہر دو صورتوں میں ہی ان پر حد نافذ کی جائے گی، اور فاذا احصن کے کئی جوابات دیے گئے ہیں۔

(۱) احصان کے کئی معنی ہیں، مثلاً ان کا اسلام لانا، عمرِ بلوغ کو پہنچنا، اور شادی کرنا، لہٰذا یہاں شادی کے سوا کسی دوسرے معنی کا احتمال موجود ہے۔

(۲) دوسرا جواب یہ ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآنِ کریم کے مفسر ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی شدہ وغیر شادی شدہ ہر غلام و کنیز پر حد نافذ کرنا ثابت ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(۳) غیر شادی شدہ غلام و کنیز پر حد نافذ کرنے کا ثبوت صحیح احادیث میں موجود ہے اور نبیٔ اکرم ﷺ مفسرِ قرآن ہیں۔

چنانچہ صحیح بخاری و مسلم، ابوداؤد و ترمذی، نسائي وابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، معرفۃ السنن والآثار، مسند احمد اور دیگر کتبِ حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

«أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ؟ قَالَ: إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا، ثُمَّ بِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: لَا أَدْرِيْ بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ».[۱]

"نبیٔ اکرم ﷺ سے اس کنیز کے بارے میں پوچھا گیا جس نے زنا کا ارتکاب کیا، لیکن وہ ابھی شادی شدہ نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ زنا کرے تو اسے کوڑے مارو، اگر وہ پھر زنا کرے تو اسے پھر کوڑے مارو، اور اگر پھر زنا کا ارتکاب کرے تو پھر اسے کوڑے مارو، اور پھر اس کو کوڑوں کی حد نافذ کرنے کے بعد بالوں کی لٹ یا رسی کے عوض بیچ دو۔ (اس حدیث کے ایک راوی) ابن شہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نہیں جانتا یہ بیچنے والی بات تین مرتبہ سزا نافذ کرنے کے بعد فرمائی گئی یا چوتھی مرتبہ کے بعد"۔

(۴) ایسے ہی صحیح بخاری و مسلم، ابوداؤد و مسند احمد، معرفۃ السنن والآثار اور دیگر کتب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیٔ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ

[۱] بخاری مع الفتح: ۱۲/ ۱۶۲، المنتقی: ۴/ ۸/ ۳۵۳، معرفة السنن والآثار: ۱۲/ ۲۹۲، ۳۳۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنَ الشَّعْرِ. (فِي مَسْنَدِ الْإِمَامِ أَحْمَدَ و سُنَنِ أَبِي دَاؤُدَ: فِي الرَّابِعَةِ الْحَدُّ وَالْبَيْعُ)».[۱]

”جب تم میں سے کسی کی کنیز زنا کرے اور اس کا زنا ثابت ہو جائے تو اسے چاہیئے کہ اسے حدِ شرعی کے کوڑے مارے اور ہر وقت ملامت نہ کرتا رہے، اگر وہ دوبارہ زنا کرے تو بھی اسے حد شرعی کے کوڑے مارے اور ہر وقت ملامت نہ کرتا رہے، اور پھر اگر وہ تیسری مرتبہ بھی زنا کرے اور اس کا زنا ثابت ہو جائے تو اسے بیچ دے چاہے بالوں سے بنائی گئی رسی کے عوض ہی کیوں نہ بیچے۔ (مسند احمد و سنن ابو داؤد میں ہے: اور چوتھی مرتبہ زنا کرے تو حد لگا کر اسے بیچ دے)“۔

اور صحیح مسلم و ابوداؤد اور سنن ترمذی میں امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا:

«يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَقِيمُوا الْحُدُوْدَ عَلَى أَرِقَّائِكُمْ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ، وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ».[۲]

”اے لوگو! اپنے غلاموں اور کنیزوں پر حدود قائم کرو، ان میں سے کوئی شادی شدہ ہو چاہے غیر شادی شدہ“۔

[۱] المنتقى مع النيل: ۴/۸/۲۵۳، والمعرفة السنن أيضًا۔
[۲] النيل: ۳/۸/۲۵۳۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

غلاموں کے زنا کی سزا... حدیث شریف میں

اور قرآن کریم میں جو آیا ہے کہ کنیزوں غلاموں کو آزاد مردوزن کی نسبت آدھی سزا دو، تو اس کی وضاحت و تعیین کتب میں بھی موجود ہے۔

صحیح مسلم و ابوداؤد، ترمذی، سنن کبریٰ، بیہقی، طیالسی، المنتقیٰ ابن الجارود، مستدرک حاکم، مسند احمد اور زوائد عبداللہ بن احمد فی المسند (واللفظ لہ) میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

«أَرسَلَنِيْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ إِلَى اَمَةٍ سَوْدَآءَ زَنَتْ لِأَجْلِدَهَا الْحَدَّ، قَالَ: وَجَدْتُهَا فِيْ دَمِهَا، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ، فَقَالَ لِيْ: إِذَا تَعَالَتْ مِنْ نِّفَاسِهَا، فَاجْلِدْهَا خَمسِيْنَ».[۱]

”مجھے نبیٔ اکرم ﷺ نے ایک کالے رنگ کی کنیز کی طرف بھیجا جس سے زنا کا ارتکاب ہوا تھا تاکہ میں اس پر حد نافذ کروں، میں نے اسے پایا کہ وہ خونِ نفاس میں ہے، پھر نبیٔ اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو یہ خبر پہنچائی، نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا: جب نفاس کے ایام سے نکل جائے تو اسے پچاس کوڑے مارو“۔

بعض آثار

اور اس حدیث کی تائید بعض آثار سے بھی ہوتی ہے، مثلاً موطا امام مالک و بیہقی میں حضرت عبداللہ بن عیاش بن ربیعہ مخذومی کہتے ہیں:

«أَمَرَنِيْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ فِتْيَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ،

[۱] المنتقی: ۴/۸/۲۴۲،۲۵۲،۲۵۳، الأرواء: ۷/۳۶۰،۳۶۱ و ضعف بعضها و حسن بعض طرقه۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فَجَلَدْنَا وَلَایِدَ مِنْ وَلَایِدَ الْأَمَارَةِ خَمْسِيْنَ خَمْسِيْنَ فِي الزِّنَا».[۱]

”حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے اور قریش کے بعض نوجوانوں کو حکم دیا کہ ہم اس علاقے کے بعض غلاموں اور کنیزوں کو پچاس پچاس کوڑے ماریں“۔

اسی طرح امام شافعیؒ، ابن ابی شیبہ نے سفیان عن عمر بن دینار عن حسن بن محمد بن علی کے طریق سے اور ابن وہب نے ابن جریج کے طریق سے عمر بن دینار کی زبانی روایت کیا ہے:

«أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ كَانَتْ تَجْلِدُ وَلِيْدَتَهَا إِذَا زَنَتْ خَمْسِيْنَ».[۲]

”نبیٔ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی لختِ جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، وہ اپنی کنیز کو جس سے زنا کا ارتکاب ہوا اسے پچاس کوڑے مارتی تھیں“۔

ان سب احادیث و آثار کا بہترین شاہد قرآنی آیت ہے جس میں آزاد کی نسبت کنیز و غلام کو آدھی سزا دینے کا حکم نازل ہوا ہے، لہٰذا بات واضح ہوگئی کہ کنیز و غلام کو پچاس کوڑے مارے جائیں گے۔

غلاموں کی ملک بدری

امام حسن بصری، حماد، مالک، اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہم، اور ایک قول میں امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک غلاموں اور کنیزوں کے لیے ملک بدر یا شہر بدر کرنے کی سزا نہیں ہے، اور ان کا استدلال ان احادیث سے ہے جن میں نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنیز کے زنا کا ارتکاب کرنے پر اسے سزا کا حکم فرمایا، جبکہ ان میں سے کسی میں بھی ان کو ملک بدر کرنے کا ذِکر نہیں ہے۔

[۱] المنتقی: ۲۵۲/۸/۴، بیہقی: ۲۴۲/۸ وحسنه الألباني في الأرواء: ۱۲/۸۔
[۲] النیل: ۲۵۲/۸/۴، الارواء: ۳۵۹/۷ وقال رجاله کلهم ثقات رجال الشیخین، وضعفه لانقطاع بین الحسن و جدته فاطمه۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور پھر غلام یا کنیز کو ملک بدر یا شہر بدر کرنا اس کے لیے سزا نہیں ہے، بلکہ یہ تو اس کے مخدوم یا مالک کے لیے سزا شمار ہوگی کہ وہ اس کی خدمت سے نکل گیا، پھر وہ اس پر بلا خدمت لیے خرچہ بھی پڑے گا اور ساتھ اس کے ہاتھ سے اس کے نکل جانے یا بھاگ جانے کا اندیشہ بھی رہے گا، لہٰذا یہ سزا کنیز یا غلام کے لیے نہیں بلکہ ملک کے لیے بن جائے گی، جبکہ اس کا کوئی قصور نہیں، ان وجوہات کی بناء پر کنیز و غلاموں کو ملک بدری کی سزا نہیں دی جائے گی۔

ایک قول

البتہ سفیان ثوری و ابو ثور اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم سے ایک قول ملتا ہے کہ انہیں چھ ماہ کے لئے ملک بدر کیا جائے، جو کہ سال کا آدھا عرصہ ہے اور

﴿فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ﴾ [سورۃ النساء:۲۵]

”ان کی سزا آزاد و اشراف سے آدھی ہے“۔

کا یہی تقاضا ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی ایک کنیز کو فدک کی طرف نکال دیا تھا، جیسا کہ سنن کبریٰ بیہقی اور مصنف عبد الرزاق میں آیا ہے[۱]۔ لیکن دوسرے ائمہ وفقہاء نے کہا ہے کہ یہ آیت تو صرف کوڑوں کا پتہ دیتی ہے جو کہ ان کی دلیل نہیں بن سکتی۔

اسی طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فعل دوسروں کے لیے حجت نہیں ہے، کیونکہ یہ نبیٔ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے، اور پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے مال میں اختیار رکھتے ہیں، وہ چاہیں تو کنیز کو زنا کا ارتکاب کیے بغیر بھی فدک کی طرف نکال سکتے تھے۔

غرض اکثر ائمہ وفقہاء کے نزدیک سابق میں ذِکر کیے گئے دلائل کی رو سے غلام و کنیز پر ملک بدری کی سزا نہیں ہے۔[۲]

[۱] بیہقی: ۸/۲۴۳، مصنف عبدالرزاق: ۷/۳۱۲، کتاب الطلاق، باب هل على المملوكين نفي أو رجم۔
[۲] للتفصيل المغنی جدید: ۱۲/۳۳۱-۳۴۰۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

شادی شدہ زانی کی سزا

اب رہا معاملہ شادی شدہ عاقل و بالغ آزاد مرد وزن کی زناکاری کی سزا کا، تو اس سلسلے میں امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان ذوالنورین، اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم، اسی طرح امام ابراہیم نخعی، ابو شہاب زہری، اوزاعی، مالک، شافعی رحمۃ اللہ علیہم، اور ایک روایت میں امام احمد، ابو ثور اور احناف رحمۃ اللہ علیہم، اسی طرح حنابلہ میں سے ابو اسحاق جورجانی اور ابو بکر آثرم رحمۃ اللہ علیہما نے کہا کہ شادی شدہ مرد وزن کو زناکاری کی سزا کے طور پر رجم و سنگسار کیا جائے گا، یعنی پتھر کے ٹکڑے یا کنکر مار مار کر ہلاک کر دیا جائے گا، اور سنگسار کرنے سے پہلے انہیں کوڑے مارنے کی ضرورت نہیں ہے صرف سنگساری ہی کافی ہے، اور سنگساری پر تو تمام علماءِ اہلسنت کا اتفاق ہے، البتہ خوارج نے الگ رائے اختیار کی ہے جسے کسی جاندار دلیل کی تائید حاصل نہیں ہے، لہٰذا ہم اسے صرفِ نظر کر رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رجم یا سنگسار کرنے کے دلائل

احکامِ نبویؐ اور عہدِ نبویؐ کے واقعات

اس رجم یا سنگساری کے دلائل بکثرت ہیں:

(۱) رجم کا ذِکر تو قرآنِ کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا تھا اور اس کا حکم اب تک اور قیامت تک باقی ہے، محض اس کی تلاوت و کتابت منسوخ ہو چکی ہے۔ کیونکہ صحیح بخاری و مسلم، ابوداؤد و ترمذی، ابن ماجہ وابن ابی شیبہ، بیہقی والمنتقیٰ ابن الجارود، دارمی و موطا امام مالک اور مسند احمد میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، فَكَانَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ، فَقَرَأْتُهَا وَعَقَلْتُهَا وَوَعَيْتُهَا، فَرَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ، فَأَخْشٰى إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُوْلَ قَائِلٌ: مَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ، فَيَضِلُّوْا بِتَرْكِ فَرِيْضَةٍ أَنْزَلَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، فَالرَّجْمُ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى إِذَا أَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوِ الْاِعْتِرَافُ وَقَدْ قَرَأْتُهَا»

”اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، اور آپ پر کتاب نازل فرمائی، اور قرآنِ کریم کی جو آیات و سور نازل فرمائیں ان میں رجم کرنے کی آیت موجود تھی، میں نے اسے خود پڑھا، اسے سمجھا اور اسے اچھی طرح یاد بھی رکھا، نبیٔ اقدس ﷺ نے رجم کیا اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا، مجھے خدشہ ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد لوگوں میں سے کوئی کہے گا: ہمیں کتاب اللہ میں رجم کی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سزا نہیں ملتی، اس طرح وہ ایک ایسے فریضہ کے ترک کرنے پر جسے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا وہ گمراہ ہو جائیں گے، پس رجم کی سزا اس آدمی کے لیے حق ہے جس نے شادی شدہ ہو کر زنا کا ارتکاب کیا، وہ مرد ہو یا کوئی عورت، جب ثبوت مل جائے یا وہ عورت حاملہ ہو یا خود وہ اعتراف کر لے، میں نے اس آیت میں پڑھا ہے“۔

«اَلشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوْهُمَا نَكَالًا مِّنَ اللهِ، وَاللهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ».[۱]

”کوئی بڑی عمر کا شادی شدہ مرد یا عورت جب زنا کا ارتکاب کر بیٹھیں تو ان دونوں کو رجم و سنگسار کر دو، اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ان کی سزا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے“۔

اس حدیث میں رجم و سنگساری سے اختلاف رکھنے والے خوارج کا صریح ردّ موجود ہے کہ یہ سزا نہ صرف سنّتِ رسول ﷺ اور تعاملِ خلفاء و اجماعِ صحابہ سے ثابت ہے بلکہ یہ تو باقاعدہ قرآنِ کریم میں بھی وارد شدہ سزا ہے، اگرچہ اس کی تلاوت منسوخ ہو چکی ہے، لیکن صحیح بخاری و مسلم اور دیگر کتب میں وارد اس صحیح حدیث کی رو سے اس کا حکم باقی ہے۔

(۲) رجم کی سزا صرف اس ایک میں نہیں بلکہ کتنی ہی دیگر کتبِ احادیث میں بھی وارد ہوئی ہے، مثلاً: صحیح بخاری و مسلم، سنن اربعہ، مسند احمد، معرفۃ السنن والآثار اور السنۃ ابن ابی عاصم میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ، إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلَاثٍ: اَلثَّيِّبُ الزَّانِيْ، وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالتَّارِكُ

[۱] بخاری: ۸/۲۰۸،۲۰۹، مسلم: ۳/۱۳۱۷، مسند احمد: ۱/۴۰،۵۵، المغنی جدید: ۱۱/۳۰۹،۱۱، الأرواء: ۸/۳، ۴، المنتقی مع النیل: ۴/۸/۲۳۵۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لِدِيْنِهِ اَلْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ».[۱]

”کسی بھی آدمی کا خون حلال نہیں جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، سوائے ان تین اسباب میں سے کسی سبب کے نتیجہ میں: ۱- بڑی عمر کا (شادی شدہ) زناکار، ۲- اور نفس کے بدلے نفس (قتل کے بدلے قتل کی صورت میں)، ۳- اور دین کو ترک کر کے مرتد ہو جانے کی شکل میں۔

(۳) ترمذی ونسائی، ابن ماجہ ومستدرک حاکم اور مسند احمد میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، اور نسائی ومسند احمد میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبیٔ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدَىٰ ثَلَاثٍ: رَجُلٌ زَنَىٰ بَعْدَ إِحْصَانٍ، أَوِ ارْتَدَّ بَعْدَ إِسْلَامٍ، أَوْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ الْحَقِّ، فَيُقْتَلُ بِهِ.»[۲]

”کسی مسلمان کا خون کسی دوسرے کے لیے حلال نہیں ہے سوائے تین اسباب کے: کسی آدمی نے شادی شدہ ہونے کے بعد زناکاری کا ارتکاب کیا، یا اسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہو گیا، یا کسی نے ناحق کسی کا قتل کیا، وہ اس کے عوض میں قتل کیا جائے گا“۔

اس حدیث اور اس سے پہلے والی حدیث میں اگرچہ رجم وسنگساری کا لفظ تو نہیں آیا، لیکن ان سے اتنا تو واضح طور پر پتہ چل جاتا ہے کہ کسی مسلمان کی جان جن اسباب کی بناء پر لی جا سکتی ہے، ان

[۱] بخاری: ۶۸۷۸، مسلم: ۴۳۷۵، صحیح الجامع: ۲۲۱،۲۲۰/۶/۳، ارواء الغلیل: ۲۲۵۸، المعرفۃ السنن والاثار: ۲۳۹/۱۲۔

[۲] صحیح الجامع: ۲۲۰/۶/۳، ارواء الغلیل: ۲۲۵۸۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میں سے ہی ایک یہ بھی ہے کہ شادی شدہ ہو کر کوئی زنا کا ارتکاب کرے، اب ایسے شخص کی جان لینے کا طریقہ کون سا ہے، وہ دوسری احادیث میں موجود ہے جن میں سے ہی ایک یہ بھی ہے۔

(۴) اسی طرح ابوداؤد ونسائی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَّا بِإِحْدَىٰ ثَلَاثٍ: رَجُلٌ زَنَىٰ بَعْدَ إِحْصَانٍ فَإِنَّهٗ يُرْجَمُ، وَرَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَإِنَّهٗ يُقْتَلُ أَوْ يُصْلَبُ أَوْ يُنْفَىٰ مِنَ الْأَرْضِ، أَوْ يَقْتُلُ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا».[۱]

”کسی مسلمان آدمی کو جو کہ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، اس کا خون کسی دوسرے مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے سوائے تین حالتوں کے: ۱۔ ایک وہ آدمی جس نے شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کا ارتکاب کیا اس کو رجم کیا جائے گا، ۲۔ وہ آدمی جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کے لیے نکلا اسے قتل کیا جائے یا سولی چڑھایا جائے گا یا ملک بدر کر دیا جائے گا، ۳۔ یا کوئی شخص کسی کا قتل کر دے تو اسے اس کے عوض قتل کیا جائے گا“۔

(۵) رجم کی سزا کا پتہ اس حدیث سے بھی چلتا ہے جو صحیح بخاری ومسلم، ابوداؤد وترمذی، نسائی ومؤطا امام مالک اور مسند احمد میں حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

اس میں ایک ملازم لڑکے کے گھر کی مالکہ سے زنا کا واقعہ مذکور ہے اور نبیٔ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے

[۱] الارواء: ۲۲۵۸، صحیح الجامع: ۳/۶/۲۲۰۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قرآنِ کریم کی رو سے ان کے معاملہ میں جو فیصلہ فرمایا تھا وہ یوں تھا کہ لڑکے کو سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لیے اسے ملک بدر کر دیا جائے، اور اس عورت کو اعتراف کی شکل میں رجم کرنے کا حکم فرمایا تھا، جیسا کہ یہ حدیث بالتفصیل تھوڑا پہلے ہی ذِکر کی جاچکی ہے۔[۱]

(٦) صحیح مسلم، معرفۃ السنن والآثار اور مسند احمد میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ وہ فرماتے ہیں:

«رَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ، وَرَجُلًا مِنَ الْيَهُوْدِ، وَامْرَأَةً».[۲]

”نبیٔ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسلم کے ایک آدمی کو رجم کروایا، اور یہودیوں کے ایک آدمی کو رجم کروایا، اور ایک عورت کو رجم کروایا تھا“۔

واقعۂ ماعز الاسلمی رضی اللہ عنہ کی تخریج

(٧) نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہ انہیں رجم کرنے کا حکم فرمایا، جو کہ کتبِ احادیث کا معروف مسئلہ ہے اور متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ان کے واقعۂ رجم سے متعلقہ احادیث مروی ہیں، اور اگر ان سب کو الگ الگ ذِکر کیا جائے تو بات طویل ہو جائے گی، آیئے آپ کو ان احادیث کے حوالے اور پھر مختصر خلاصہ بتائیں، چنانچہ ان کے رجم کرنے کا واقعہ:

۱۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ واقعہ صحیح بخاری و مسلم، ابوداؤد و ترمذی، نسائی و ابن ماجہ، ابن حبان و المنتقیٰ ابن الجارود، ابن ابی شیبہ و دار قطنی، بیہقی و مستدرک حاکم اور مسند احمد میں مروی ہے۔[۳]

۲۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ واقعہ صحیح بخاری و مسلم، ابوداؤد و ترمذی، دارمی

[۱] وقد تقدم تخریجه قریبًا۔
[۲] مسلم: ۴۳۶۲، المنتقی مع النیل: ۴/ ۷/ ۹۲ طبع بیروت، معرفۃ السنن والآثار: ۱۲/ ۲۸۰۔
[۳] الأرواء: ۷/ ۲۵۲، ۲۵۳–۸/ ۲۴، المنتقی مع النیل: ۴/ ۸/ ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۸، ۲۲۹۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

والمنتقیٰ ابن الجارود، دار قطنی وابن ابی شیبہ اور مسند احمد میں مروی ہے۔[۱]

۳۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث صحیح مسلم وأبو داؤد، دارمی اور مسند احمد میں مروی ہے۔[۲]

۴۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بخاری و مسلم، ابو داؤد و دار قطنی اور مسند احمد میں مروی ہے۔[۳]

۵۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کا واقعہ صحیح مسلم و ابو داؤد، دار قطنی اور مسند احمد میں مروی ہے۔[۴]

۶۔ حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث صحیح مسلم و ابو داؤد، دار قطنی اور مسند احمد میں مروی ہے۔[۵]

۷۔ حضرت نعیم بن ہزال رضی اللہ عنہ سے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کے رجم کا واقعہ ابو داؤد وابن ابی شیبہ، مسند احمد اور مستدرک حاکم میں مروی ہے۔[۶]

۸۔ ان ساتوں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ واقعہ صحیح اسناد سے مروی ہے، جبکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی مسند احمد و ابی یعلیٰ، مسند بزار و معجم طبرانی اوسط، مصنف ابن ابی شیبہ اور معانی الآثار طحاوی میں مروی ہے، لیکن اس کی سند ضعیف ہے۔[۷]

البتہ واقعہ چونکہ صحیح اسناد والی احادیث سے ثابت ہے لہٰذا ان میں ہی کفایت ہے۔

[۱] الارواء: ۷/ ۲۵۳، ۲۵۴، المنتقیٰ: ۴/ ۸/ ۲۳۱، ۲۳۲۔

[۲] الإرواء: ۷/ ۳۵۴، المنتقی: ۳/ ۸/ ۲۲۴۔

[۳] الإرواء: ۷/ ۳۵۵، المنتقی: ۴/ ۸/ ۲۲۴، ۲۲۸۔

[۴] الإرواء: ۷/ ۳۵۵، ۳۵۷۔

[۵] الإرواء: ۷/ ۳۵۷، المنتقی: ۴/ ۸/ ۲۲۵۔

[۶] الإرواء: ۷/ ۳۵۷، ۳۵۸۔

[۷] الإرواء: ۸/ ۲۶، ۲۷، المنتقی: ۴/ ۸/ ۲۲۴۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مختصر واقعہ

ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی اس واقعہ کا اختصار یہ ہے کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ سے زنا کا ارتکاب ہو گیا تو وہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اقبالِ جرم و اعترافِ گناہ کر لیا، اور عرض گزار ہوئے:

«يَا رَسُوْلَ اللهِ! طَهِّرْنِي»

”اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے (میرے اس گناہ سے مجھ پر حد نافذ کر کے) پاک کر دیجئے“۔

اور جب وہ چار مرتبہ اعترافِ اقبال کر چکے تو نبیٔ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض جزئیات کی تحقیق کی، اور جب دیکھا کہ وہ باہوش وحواس بھی ہیں اور زنا کی ماہیت و کیفیت کو بھی سمجھتے ہیں، اور وہ ان سے سرزد ہوا ہے اور وہ ہیں بھی شادی شدہ، تو نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم صادر فرمایا کہ انہیں رجم کر دیا جائے، لہٰذا انہیں رجم کر دیا گیا۔

اور نبیٔ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ»

”اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس توبہ کو امت کے لوگوں پر تقسیم کیا جائے تو بڑھ جائے“۔

آلِ غامد کی عورت کا واقعۂ سنگساری

(۸) بنی ازد کی شاخ آلِ غامد کی ایک عورت غامدیہ کے سنگسار کئے جانے کا ذِکر بھی صحیح مسلم وابوداؤد، دارقطنی و معرفۃ السنن والآثار اور مسند احمد میں حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ عنہ سے مروی حدیث میں پہلے حضرت مالک بن ماعز اسلمی کا واقعۂ رجم ہے، اور آگے اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ اس نے نبیٔ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

«يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! طَهِّرْنِيْ»

"اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کر دیجئے"۔

آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "جاؤ جا کر توبہ استغفار کرو"، لیکن اس خاتون نے عرض کیا کہ وہ اس زنا کے نتیجے میں حاملہ ہے، آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

«حَتّٰى تَضَعِيْ مَا فِيْ بَطْنِكِ»

"یہاں تک کہ بچے کو جنم دے لو"۔

انصار میں سے ایک آدمی اُٹھا اور اس نے اس عورت کی کفالت کا عہد کیا، جب غامدیہ کے ہاں بچے کا جنم ہو گیا تو اس کا کفیل آیا اور وضع حمل کی خبر دی۔ تب نبیٔ اقدس صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

«إِذًا لَا نَرْجُمُهَا وَنَدَعُ وَلَدَهَا صَغِيْرًا لَيْسَ لَهٗ مَنْ يُرْضِعُهٗ»

"ہم اس حالت میں اسے سنگسار کر کے بچے کو دودھ کے حق سے محروم نہیں کر سکتے، اسے دودھ پلانے والا کوئی نہیں ہے"۔

تو ایک انصاری نے بچے کی رضاعت کا انتظام و انصرام اپنے ذمے لے لیا، تو نبیٔ اقدس صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے حکم سے اس غامدیہ کو رجم کر دیا گیا۔[۱]

جہینہ قبیلہ کی ایک عورت کا واقعۂ سنگسار

(۹) اسی طرح صحیح مسلم، ابوداؤد وترمذی، دارمی و دار قطنی، معرفۃ السنن والآثار و المنتقی ابن الجارود اور مسند احمد میں حضرت عمران بن حصیب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ جہینہ قبیلہ کی ایک عورت نبیٔ اقدس صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئی جبکہ وہ زنا کے نتیجہ میں حاملہ تھی۔ اس نے عرض کیا:

[۱] مسلم: ۵/۱۱۹،۱۲۰، معرفة السنن والآثار: ۱۲/۳۰۳،۳۰۴، أبوداؤد: ۴۴۳۳،۴۴۴۲، دارقطنی: ۳۲۷، مسند احمد: ۵/۳۴۷،۳۴۸، إرواء الغليل: ۷/۳۵۶،۳۵۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ»

"اے اللہ کے نبی! میں نے حد شرعی والا گناہ کیا ہے، مجھ پر حد قائم فرمایئے"۔

نبیٔ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس کے سرپرست کو بلایا اور اسے حکم فرمایا کہ اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اور جب یہ بچے کو جنم دے لے تو اس کو میرے پاس لے آؤ، اس نے ایسا ہی کیا، بالآخر اس عورت پر اس کے کپڑے اچھی طرح باندھ دیئے گئے (تاکہ بے پردگی نہ ہو) تو پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے حکم سے اسے رجم کر دیا گیا، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھی۔ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے تعجب سے کہا: اس نے زنا کیا تھا اور آپ اس کی نمازِ جنازہ پڑھ رہے ہیں؟

تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

«لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ، وَهَلْ وَجَدْتَ تَوْبَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ تَعَالٰى؟».[۱]

"اس نے وہ توبہ کی ہے کہ اگر ستر اہلِ مدینہ پر بھی تقسیم کر دی جائے تو ان سب کے لئے وہ کافی ہو جائے، کیا تم نے اس سے افضل بھی کوئی توبہ دیکھی سنی ہے کہ اس نے اپنی جان تک اللہ کے لئے پیش کر دی ہے"۔

رجم کا ایک اور واقعہ

(۱۰) صحیح ابن حبان میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی حدیث میں ایک عورت کا اعترافِ گناہ اور اس کا حاملہ ہونا، نبیٔ اقدس سے حد نافذ کرنے کا مطالبہ کرنا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا اسے بچہ جننے، پھر اسے دودھ چھڑوانے کے بعد واپس آنے اور بچہ انصاری صحابی کے سپرد کروانے کے بعد اس پر کپڑے باندھنے، اسے رجم کروانے، اسے کفن دینے اور نمازِ جنازہ

[۱] مسلم: ۱۳۲۴/۳، معرفة السنن والآثار: ۲۸۲/۱۲، ۲۸۳، مسند احمد: ۴۲۹/۴، ۴۳۰، الإرواء: ۳۶۶/۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھنے کا تذکرہ ہے۔ اور لوگوں کی چہ میگوئیوں کے نتیجے میں نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا تھا:

«لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِّمَتْ تَوْبَتُهَا بَيْنَ سَبْعِينَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ».[۱]

"البتہ اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس کی توبہ مدینہ کے ستر (۷۰) آدمیوں میں تقسیم کی جائے تو وسعت کر جائے"۔

یہودی مرد وزن کا واقعۂ رجم

(۱۱) ان احادیث میں وارد احکام اور واقعاتِ صحابہ رضی اللہ عنہم میں رجم وسنگساری کی سزا کا واضح ثبوت موجود ہے۔

جبکہ نبیٔ اقدس ﷺ کے عہدِ نبوت میں تو ایک یہودی مرد و عورت کو بھی سنگسار کیا گیا تھا، اور ان کا واقعہ بھی صحیح بخاری و مسلم، ابوداؤد و ترمذی، ابن ماجہ و دارمی، موطا امام مالک و بیہقی، السنن الکبریٰ و معرفۃ السنن والآثار، مسند احمد، المنتقیٰ ابن جارود اور مستدرک حاکم میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ دو شادی شدہ زناکار یہودی مرد وزن کو نبیٔ اقدس ﷺ کی خدمت میں لایا گیا، نبیٔ اقدس ﷺ یہود کے یہاں تشریف لے گئے اور پوچھا:

«مَا تَجِدُوْنَ فِي التَّوْرَاةِ عَلَى مَنْ زَنَى؟»

"ایسے لوگوں کی سزا تورات میں کیا ہے؟"

انہوں نے کہا: ہم ایسے لوگوں کا منہ کالا کر کے کسی چیز پر سوار کر کے ان کا جلوس نکالتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

[۱] ابن حبان - موارد الظمان، ص: ۳۶۲،۳۶۳ طبع بیروت۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ»

”لاؤ تورات کو اگر تم سچے ہو“۔

وہ تورات لائے، اور اسے پڑھنے لگے، اور جب رجم تک پہنچے تو تورات پڑھنے والے نوجوان نے اس آیت پر اپنا ہاتھ رکھ (کر چھپا) لیا، اس سے پہلے اور بعد والی آیات پڑھ دیں، حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ (جو ماہرِ تورات تھے) نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، انہوں نے فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس نوجوان سے کہیئے کہ ہاتھ اوپر اٹھائے، جب اس نے ہاتھ اٹھایا تو نیچے آیتِ رجم تھی۔

«فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرُجِمَا»

”نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا جس پر وہ دونوں سنگسار کر دیئے گئے“۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُمَا، فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَقِيهَا مِنَ الْحِجَارَةِ بِنَفْسِهِ».[۱]

”سنگسار کرنے والوں میں خود میں بھی شامل تھا، میں نے دیکھا کہ وہ مرد اپنے جسم پر پتھر برداشت کر کے اس عورت کو پتھروں سے بچا رہا تھا“۔

احکامِ خلفاء اور واقعاتِ عہدِ خلافت

عہدِ نبوی کی طرح ہی عہدِ فاروقی میں خلفاءِ راشدین رضی اللہ عنہم کے حکم سے بھی بعض لوگوں کو رجم کی سزائیں دی گئیں اور عام صحابہ کے زمانے میں بھی یہ سزا نافذ کی گئی۔

۱- حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما اور رجم

صحیح بخاری و مسلم، ابوداؤد و ترمذی، ابن ماجہ و دارمی، بیہقی و ابن ابی شیبہ، المنتقیٰ ابن الجارود

[۱] بخاری: ۴۵۵۶، مسلم: ۴۴۳۷ واللفظ له، بترقيم محمد فؤاد عبدالباقي، الإرواء: ۵/ ۹۳ - ۸/ ۱۱، بیهقی: ۸/ ۲۴۶، مسند احمد: ۲/ ۱۵۱، معرفة السنن: ۱۲/ ۲۷۹، ۳۴۵ - ۱۳/ ۴۳۱، ۴۳۲۔

www.KitaboSunnat.com

اور مسند احمد میں ایک حدیث ہے جس میں ذِکر آیا ہے کہ قرآنِ کریم میں شادی شدہ مرد وزن کی سزا رجم نازل ہوئی، جس کی تلاوت منسوخ ہو گئی مگر حکم قیامت تک باقی ہے۔

اسی حدیث میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَه.»[۱]

”نبیٔ اکرم ﷺ نے رجم کیا اور پھر ہم نے رجم کیا“۔

اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ خلفاءِ راشدین خصوصاً حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے عہدِ خلافت میں بھی رجم کی سزا نافذ کی گئی۔

مصنف ابن ابی شیبہ کے الفاظ تو اور بھی واضح ہیں، جن میں ہے:

«رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَرَجَمَ أَبُوْ بَكْرٍ، وَرَجَمْتُ»

”نبی ﷺ نے رجم کیا، پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رجم کیا اور میں نے بھی رجم کیا“۔

ایک اور روایت میں ہے:

«رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ رَجَمَ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ أَمْرُهُمَا سُنَّةٌ»

”نبیٔ اکرم ﷺ نے رجم کیا، پھر حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے رجم کیا، اور ان کا یہ عمل سنّت ہے“۔

۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور رجم

مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت امام شعبی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے:

[۱] وقد مر تخریجه قریبًا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

«إِنَّ عَلِيًّا جَلَدَ وَ رَجَمَ».[۱]

”حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوڑے مارے اور رجم کیا“۔

۳۔ حضرت عمر و علی رضی اللہ عنہما اور رجم

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہی حضرت امام ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«كَانَ عُمَرُ يَرْجُمُ وَ يَجْلِدُ وَكَانَ عَلِيٌّ يَرْجُمُ وَ يَجْلِدُ».[۲]

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ رجم کرتے اور کوڑے مارتے تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی رجم کرتے اور کوڑے مارتے تھے“۔

۴۔ ایک عورت شراحہ ہمدانیہ کا واقعۂ رجم

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک عورت شراحہ کو رجم کرنا متعدد کتبِ حدیث میں متعدد طریق سے مروی ہے، مثلاً:

صحیح بخاری و مسند احمد اور معانی الآثار طحاوی میں حضرت شعبی رحمہ اللہ سے بطریق سلمہ بن کہیل،
سنن نسائی میں عامر شعبی سے،
مسند احمد اور دار قطنی میں اسماعیل بن سالم کے طریق سے شعبی سے،
مسند احمد اور دار قطنی ہی میں حصین بن عبد الرحمان کے طریق سے امام شعبی سے،
دار قطنی و بیہقی میں ابو حصین کے طریق سے شعبی سے،
مصنف ابن ابی شیبہ اور سنن الکبریٰ بیہقی میں اجلح کے طریق سے شعبی سے۔

مصنف ابن ابی شیبہ و مسند احمد میں مجاہد کے طریق سے عامر شعبی روایت بیان کرتے ہیں۔

[۱] ابن أبي شيبه: ۱۱/۸۳/۱ وصححه الألباني في الإرواء: ۸/۵۔
[۲] أيضًا وصححه الألباني۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مستدرک حاکم میں اسماعیل بن ابو خالد کے طریق سے امام شعبی کی روایت ہے، اسی طرح حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے طریق سے۔

مستدرک حاکم اور معانی الآثار طحاوی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا سزائے رجم کو نافذ کرنا بھی وارد ہوا ہے۔[۱]

خلاصۂ واقعہ

اس واقعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ شراحہ ہمدانیہ زنا کے نتیجے میں حاملہ ہوگئی، حضرت علی رضی اللہ عنہ تک بات پہنچی تو اس معاملہ میں انہوں نے خوب تحقیق کی اور جب اس عورت کا عاقل اور غیر مجبور ہونا ثابت ہوگیا تو اسے وضع حمل تک بند کردینے کا حکم صادر فرمایا، اور بالآخر جمعرات کو اسے سو کوڑے مارے اور جمعہ کے دن اسے رجم کروادیا، جب ان سے کوڑوں اور رجم کو یکے بعد دیگرے نافذ کرنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا:

«جَلَدْتُّهَا بِكِتَابِ اللهِ وَ رَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ».[۲]

"میں نے اللہ کی کتاب کے مطابق کوڑے مارے اور سنّتِ رسول ﷺ کے مطابق رجم کیا ہے"۔

ان تمام احادیث کی رو سے رجم و سنگساری کی سزا کے نبیٔ اقدس ﷺ کے عہدِ مسعود اور خلفائے راشدین کے عہدِ خلافت میں نافذ کئے جانے کا پتہ چلتا ہے۔

[۱] بخاري، الحدود، مسند أحمد: ۱/۱۰۶،۱۰۷،۱۲۱ - ۴/۳۶۴، بيهقي: ۸/۲۲۰، مستدرك حاكم: ۴/۳۶۴،۳۶۵، الإرواء: ۸/۵ - ۹، المنتقى: ۴/۸/۲۳۷۔

[۲] حوالہ جات بالا. و ليس في صحيح البخاري "الجلد"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رجم اور منکرینِ حدیث

بعض معتزلہ اور قومِ خوارج نے اس سزا کا انکار کیا ہے، اور آج کل یہ لوگ اپنے آپ کو اہلِ قرآن کہلواتے ہیں، جبکہ دراصل قرآنِ کریم کے مقدس نام کی آڑ میں وہ منکرِ حدیث یا منکرینِ سنّت لوگ ہیں جن کے سرغنہ عبداللہ چکڑالوی تھے، اور ماضی قریب میں منکرینِ سنّت کے چیمپین مسٹر غلام پرویز گزرے ہیں جس کی وجہ سے انہیں پرویزی بھی کہا جاتا ہے، اس پرویز کے علاوہ بھی اس عبداللہ چکڑالوی کی معنوی اولاد اور پیروکاروں میں کئی لوگ شامل ہیں جن میں سے بعض تو مفکرین کے لبادے میں پیش کئے جاتے ہیں اور کوئی ماہرِ تعلیم کے، بہرحال وہ لوگ اتنا کہہ دیتے ہیں کہ اس کا حکم قرآنِ کریم میں نہیں ہے۔[۱]

اب بظاہر تو ان کی اس بات میں بڑا وزن آتا ہے کہ جو بات قرآن میں نہیں اس کا انکار کر رہے ہیں، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر یہ سلسلہ اسی طرح چل نکلے کہ جو بات قرآنِ کریم میں مذکور نہیں اس کا انکار کر دیا جائے، تو پھر نتیجہ یہ نکلے گا کہ دین کا ایک بڑا حصہ ضائع ہو جائے گا، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہنا چاہئے کہ قرآنِ کریم میں موجود کتنی ہی باتوں پر عمل نہیں کیا جاسکے گا۔

(۱) قرآنِ کریم میں غسل کا ذِکر تو موجود ہے لیکن اس کا طریقہ کیا ہے؟ مذکور نہیں۔

(۲) قرآنِ کریم میں وضو کے بارے میں چند باتیں مذکور ہیں، مکمل طریقہ وارد نہیں ہوا۔

(۳) قرآنِ کریم میں تیمّم کا حکم تو آیا ہے لیکن تیمّم کیسے کریں اس کا تذکرہ نہیں ہے۔

(۴) قرآنِ کریم میں نماز پڑھنے کا حکم تو بکثرت آیا ہے لیکن نماز کا طریقہ کیا ہے، کس نماز کی کتنی رکعتیں ہیں، ان میں فرض، سنّت اور وتر وغیرہ کی تفصیل کیا ہے، یہ چیزیں مذکور نہیں ہے۔

(۵) روزہ رکھنے کا حکم تو ہے لیکن اس کے آداب و کیفیت کا تفصیلی ذِکر نہیں۔

[۱] انسائیکلوپیڈیا اسلامی معلومات، سوالاً جواباً، از پروفیسر رفیع اللہ شہاب، ص:۱۹۵، طبع صادق پبلیکیشنز، کمرہ نمبر ۲۷، دوسری منزل، العزیز مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(۶) حج کا حکم تو آیا ہے لیکن اس کیفیت نہیں۔
(۷) طواف کا حکم تو ہے لیکن اس کی کیفیت نہیں۔
(۸) صفا و مروہ کی سعی کا حکم تو ہے لیکن یہ کس طرح ہو؟ مذکور نہیں، اور کتنے ہی امور ہیں جن کا حکم تو ہے مگر تفصیل نہیں ہے۔

لہٰذا ظاہر ہے یہ تفصیلات کسی دوسرے مصدرِ شریعت سے حاصل ہوں گی اور وہ ہے حدیثِ رسول ﷺ، اور حدیث کے بغیر قرآن کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا ممکن ہی نہیں، تو پھر معلوم نہیں کہ یہ منکرینِ حدیث اس سلسلہ میں کون سا عملی اڑنگا لگاتے ہیں یا پینترا بدلتے ہیں؟

خوارج اور حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے مابین مناظرہ

جس طرح دلائل کے سامنے یہ لوگ آج بے بس ہیں اسی طرح صدیوں پہلے ان کے پیشرو خوارج بھی لاچار ہیں، جس کا اندازہ اس مناظرہ سے ہی ہو جاتا ہے جو ان کے ایک وفد اور حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے مابین ہوا جس میں ان کے وفد کو حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے مسکت جوابات کے سامنے منہ کی کھانی پڑی تھی۔

خوارج کے کچھ نمائندے پانچویں خلیفۂ راشد حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے پاس پہنچے تو اس وقت ان کے مابین ایک مناظرہ ہوا، جو کچھ اس طرح تھا:

خوارج: قرآنِ کریم میں کوڑے مارنے کی سزا وارد ہوئی ہے، رجم یا سنگساری کی سزا قرآنِ کریم میں نہیں ہے، اور حائضہ عورت کے لیے تم کہتے ہو کہ جتنے روزے اس سے چھوٹیں وہ ان کی قضاء کرے، اور نماز کی قضاء کا نہیں کہتے ہو، حالانکہ نماز تو روزوں سے بھی زیادہ تاکید والا عمل ہے۔

حضرت عمر بن عبد العزیز: کیا تم صرف اسی بات کو مانتے ہو جس کا ثبوت قرآنِ کریم میں موجود ہو؟

خوارج: ہاں!

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر: پھر تم مجھے (قرآنِ کریم سے) فرض نمازوں کی تعداد، نماز کے ارکان، ان کی رکعتیں اور ان کے اوقات کا ثبوت مہیا کرو، ان امور کو کتاب اللہ میں کہاں لکھا ہوا پاتے ہو؟ اسی طرح مجھے بتاؤ کہ زکوۃ کن کن اشیاء پر فرض ہے اور اس کا نصاب کیا ہے؟

خوارج: ہمیں اس کی مہلت دی جائے۔

حضرت عمر: انہیں مہلت دی جائے۔ (مہلت دی گئی اور بحث و تمحیص کے بعد جب وہ مقررہ تاریخ پر آئے تو)

خوارج: ان امور کے دلائل ہم قرآنِ کریم میں نہیں پاتے۔

حضرت عمر: جب تم تمہیں ان امور کا سراغ قرآنِ کریم سے نہیں ملا تو پھر تم ان پر عمل پیرا کیسے ہو؟

خوارج: اس لئے کہ نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایسا ہی کہا ہے، اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد مسلمانوں کا طرزِ عمل چلا آرہا ہے۔

حضرت عمر: یہی معاملہ رجم کا ہے، اور روزے کی قضاء بھی نبیٔ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے حکم سے ہے، نبیٔ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے رجم و سنگساری کی سزا نافذ فرمائی، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد خلفائے راشدین اور دوسرے مسلمانوں نے اسے نافذ کیا، نبیٔ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے نماز کی قضاء کا تو نہیں، البتہ روزوں کی قضاء کا حکم فرمایا ہے، اور اس پر نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ازواج مطہرات اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی عورتوں نے عمل کیا، اور جب یہ بات ثابت ہوگئی تو رجم و سنگساری کے بابت ہونے کی بھی دلیل ہے۔[۱]

اور اس طرح حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو اس مناظرہ میں سرخروئی اور خوارج کو روسیاہی کا سامنا کرنا پڑا۔

[۱] المغنی: ۱۲/ ۳۱۰، بتحقیق ڈاکٹر عبداللہ عبدالمحسن الترکی، سابق وزیر اوقاف وامور اسلامیہ ودعوت وارشاد، سعودی عرب۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منکرینِ حدیث کو چیلنج

آج جو لوگ اپنے آپ کو اہلِ قرآن کے خوبصورت نام کے پردے میں چھپا کر نبیٔ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی حدیث وسنّت کا انکار کرتے ہیں، ان لوگوں کے بارے میں امتِ اسلامیہ کے کبار مفتیانِ کرام اپنا فیصلہ صادر کر چکے ہیں کہ منکرینِ حدیث کافر ہیں، مفتی عالمِ اسلام عبد اللہ بن باز کا ایک مستقل رسالہ اس موضوع پر ہے، جس کا عنوان ہے وجوب العمل بالسنة وكفر من انكرها۔[۱]

انہی کی طرح ہی دوسرے مفتیانِ کرام نے بھی اس گروہ کو کافر خارج از اسلام قرار دیا ہے۔

یاد رہے کہ برِّصغیر میں یہ لوگ "اہلِ قرآن" کہلواتے ہیں، لیکن یہ پرویزیوں کے نام سے زیادہ پہچانے جاتے ہیں، ان لوگوں کو بھی حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے الفاظ میں وارد چیلنج کیا جاتا ہے کہ اگر تم صرف قرآن ہی سے ثابت شدہ احکام مانتے ہو اور دعویٰ کرتے ہو تو بتاؤ:

(۱) نمازِ پنجگانہ قرآن میں کہاں مذکور ہے، ان کی رکعتیں کتنی کتنی ہیں، نماز کے ارکان وواجبات اور سنن ونوافل کیا ہیں؟ اوقاتِ نماز کا تذکرہ کس آیت میں ہے، نماز کے لیے امامت اور دیگر مسائل کہاں سے لئے جائیں گے؟۔

(۲) روزہ کے احکام ومسائل؟ اسی طرح دیگر احکام ومسائل ہیں؟

ایک اور جواب

یہاں یہ بات بھی ذکر کرتے جائیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے انہیں الزامی جواب دے کر ہی ان کا منہ بند کر دیا تھا، ورنہ درحقیقت رجم کا حکم قرآنِ کریم میں بھی نازل ہوا

[۱] سماحۃ الشیخ عبد العزیز بن باز حفظہ اللہ کے اس رسالہ "وجوب العمل بالسنة وكفر من انكرها" کا اردو ترجمہ مولانا محمد منیر قمر صاحب حفظہ اللہ نے ۱۹۸۲ء میں کر دیا تھا جو کہ ادارۃ الاسلامیہ للترجمۃ والتالیف، حاجی آباد، فیصل آباد، پاکستان کی طرف سے شائع ہو کر تقسیم ہو چکا ہے (غلام مصطفیٰ فاروق)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس کی تلاوت منسوخ ہوگئی، مگر اس کا حکم ابھی تک اور تا قیامت باقی ہے، اور اس کا ثبوت متعدد احادیث میں موجود ہے، مثلاً:

(۱) صحیح بخاری و مسلم اور دیگر کتب والی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی وہ حدیث جس میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآنِ کریم میں رجم کے حکم والی آیت بھی نازل ہوئی تھی جسے میں نے خود پڑھا، سمجھا اور یاد کیا، اور پھر انہوں نے بتایا کہ وہ آیت یہ تھی:

«اَلشَّیْخُ وَالشَّیْخَةُ إِذَا زَنَیَا فَارْجُمُوْهُمَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ». [وقد مر تخريجه]

”بڑی عمر کا مرد و زن اگر زنا کا ارتکاب کریں تو انہیں رجم کرو، یہ اللہ کی طرف سے ان کی سزا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے“۔

(۲) اور دوسری وہ حدیث ہے جو کہ بخاری و مسلم، سنن اربعہ، موطا امام مالک، مسند احمد اور معرفۃ السنن والآثار بیہقی کے حوالے سے گزری ہے اور جس میں ملازم لڑکے کے گھر کی مالکہ سے زنا کا ذِکر ہے، اور اس کے باپ نے نبیٔ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا تھا کہ کتاب اللہ کی روشنی میں فیصلہ فرمایئے، تو نبیٔ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

«وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَأَقْضِیَنَّ بَیْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ»

”اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میں تم دونوں کے معاملہ میں کتاب اللہ کی رو سے فیصلہ کروں گا“۔

اور پھر اس کے غیر شادی شدہ لڑکے کو ایک سو کوڑوں اور ایک سال کی ملک بدری کی سزا سنائی تھی، جبکہ گھر کی مالکہ کے بارے میں فرمایا تھا کہ اے انیس! اس عورت سے جا کر پوچھ، اگر وہ اعترافِ جرم کرلے تو اسے سنگسار کرادو، اس عورت نے اقبالِ جرم کرلیا اور اسے رجم کردیا گیا [اس کی تخریج گزر چکی ہے]۔ اسی حدیث میں ہے کہ نبیٔ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حلفیہ فرمایا تھا کہ میں کتاب اللہ سے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فیصلہ کروں گا اور پھر سنگساری کی سزا دی، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ سنگساری کی سزا بھی قرآنِ کریم میں نازل ہوئی تھی، اگرچہ آج اس کی تلاوت باقی نہیں رہی مگر اس کا حکم باقی ہے۔

صرف رجم

یہاں یہ بتاتے چلیں کہ جمہور اہلِ علم جن میں امام ابو حنیفہ، مالک، شافعی اور ایک روایت میں امام احمد بن حنبل بھی شامل ہیں، اور ان سب کا کہنا یہی ہے کہ انہیں جرم ثابت ہو جانے پر سنگسار کر دیا جائے، کوڑوں کی ضرورت نہیں۔[۱] اور ان کا استدلال اس بات سے ہے کہ:

اولاً: نبیٔ اقدس ﷺ نے حضرت ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ اور غامدیہ اور یہودی مرد و زن کو سنگسار کروایا تھا، مگر اس سے پہلے انہیں کوڑے مارنے کا حکم نہیں فرمایا تھا، اگر فرمایا ہوتا تو ضرور نقل ہوتا۔

ثانیاً: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جو بعض فیصلے صادر فرمائے تھے ان میں سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے رجم سے پہلے سنگساری کا حکم نہیں فرمایا تھا۔ جیسا کہ سنن الکبریٰ بیہقی میں ہے:

«أَنَّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَمَرَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيْ أَنْ يُرْجِمَ إِمْرَأَةٌ إِعْتَرَفَتْ بِالزِّنٰى وَ هُوَ ثَيِّبٌ وَ لَمْ يَأْمُرْهُ بِجَلْدِهَا».[۲]

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تھا کہ وہ ایک عورت کو رجم کریں جس نے زنا کا اعتراف کیا تھا اور وہ عورت شادی شدہ تھی، (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) اس عورت کو کوڑے لگانے کا حکم نہیں فرمایا تھا“۔

اور مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

[۱] الحدود و التعزيرات، ص: ۱۲۹، ۱۳۰۔
[۲] بيهقي: ۸/ ۲۱۵۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

«أَنَّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَجِمَ رَجُلًا فِي الزِّنَا وَ لَمْ يَجْلِدْهُ.»[۱]

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو رجم کروایا جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا، اور کوڑے نہیں لگوائے تھے“۔

اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ وہ شخص ہیں جنہوں نے نبیٔ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے دیکھے تھے، ان سے یہ توقع ہی نہیں کی جاسکتی کہ وہ نبیٔ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے خلاف فیصلہ نافذ کر دیں۔

ثالثاً: ایک شرعی قاعدہ ہے:

(أَنَّ الْحُدُوْدَ إِذَا اجْتَمَعَتْ وَ فِيهَا قَتْلٌ سَقَطَ مَا سِوَاهُ).[۲]

”جب کئی حدود جمع ہو جائیں جن میں سے ایک کی سزا سزائے قتل بھی ہو، تو اس سزا کے علاوہ باقی ساقط ہو جاتی ہیں“۔

اور اسی بات کو علامہ ابن رشد نے اس طرح بیان کیا ہے:

(أَنَّ الْحَدَّ الْأَصْغَرِ يَنْطَوِيْ فِي الْحَدِّ الْأَكْبَرِ وَ ذٰلِكَ إِنَّمَا وُضِعَ لِلزَّجْرِ، فَلَا تَأْثِيرَ لِلزَّجْرِ بِالضَّرْبِ مَعَ الرَّجْمِ).[۳]

”چھوٹی حد بڑی حد کے اندر سما جاتی ہے، اور یہ اس لیے کہ حدود ڈانٹنے کے لیے وضع کی گئی ہے، لہٰذا سنگساری کے ساتھ جس سے موت ہی واقع ہو جانا ضروری ہے کوڑے مارنے کی سزا کوئی تاثیر نہیں رکھتی“۔

اور اس قاعدہ کا پتہ اس اثر سے بھی چلتا ہے جو سنن بن منصور اور مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے، جس میں مسروق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

[۱] مصنف: ۱۳۳/۱/۲، بحواله الحدود والتعزيرات عند ابن القيم از بكر ابوبكر زيد، المكتب الاسلامي بيروت، ص: ۱۳۰۔

[۲] المغنى مع الشرح الكبير: ۱۲۵/۱۰۔

[۳] بداية المجتهد: ۴۲۶/۲، الحدود والتعزيرات: ۱۳۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

«إِذَا اجْتَمَعَ حَدَّانِ أَحَدُهُمَا الْقَتْلُ، أَحَاطَ الْقَتْلُ بِذٰلِكَ».[1]

”جب دو حدیں جمع ہو جائیں اور ان میں سے ایک قتل ہو، قتل کی حد دوسری کو احاطہ کر لیتی ہے“۔

لیکن یہ اثر از روئے سند ضعیف ہے۔

اور ابن قدامہ نے المغنی میں جمہور کے مسلک کی ہی تائید کی ہے۔

کوڑے اور رجم

اہل ظاہر اور ایک روایت میں امام احمدؒ، اسحاق بن راہویہؒ، ابن المنذرؒ اور بعض دیگر (مثلاً زیدی شیعہ) کے یہاں رجم سے پہلے کوڑوں کی سزا بھی دی جائے گی۔[2]

اس قول کے قائلین کا استدلال بھی بعض احادیث سے ہے۔

پہلی حدیث:

ایک تو وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم، ابو داود، ابن ماجہ، دارمی، بیہقی، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد وزوائد المسند لعبد اللہ بن احمد، مسند طیالسی، المنتقیٰ ابن الجارود اور معانی الآثار طحاوی میں متعدد طرق سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، جس میں ارشادِ نبوی ہے:

«خُذُوْا عَنِّيْ، خُذُوْا عَنِّيْ، قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا، اَلْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ، وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ».[3]

[1] الإرواء: ٧/٢٦٨ وضعفه۔

[2] نيل الأوطار: ٤/٨/٢١٧، الحدود والتعزيرات: ١٣٠، تلك حدود الله، ابراهيم احمد، طبع حكومت قطر، ص: ٥٥۔

[3] مسلم: ٣/١٣١٦ بترقيم محمد فؤاد عبدالباقي، الارواء: ٧/١٠، ابن ماجه: ٢٥٥٠، مسند احمد: ٥/٣١٣ وما بعد۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”لے لو مجھ سے، لے لو مجھ سے تحقیق، اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے رستہ بنا دیا ہے، کنوارے مرد وزن کو ایک سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی، اور شادی شدہ مرد وزن کو سو کوڑے اور رجم ہے“۔

یہاں یہ بات بھی پیشِ نظر رہے کہ کنوارے کے کنواری کے ساتھ اور شادی شدہ کے شادی شدہ کے ساتھ زنا کی شرط نہیں کہ تبھی یہ سزائیں ہیں، بلکہ کنوارہ لڑکا ہو یا لڑکی اور شادی شدہ مرد ہو یا عورت، ان کی سزائیں یہی ہیں جیسا کہ یہ تفصیل امام نوویؒ وغیرہ نے ذِکر فرمائی ہے۔[۱]

اس حدیث میں چونکہ رجم سے پہلے کوڑوں کا بھی ذکر ہے، لہٰذا بعض اہلِ علم جن کا تذکرہ کیا جاچکا ہے، وہ کہتے ہیں کہ رجم سے پہلے کوڑے بھی مارے جائیں گے۔

دوسری حدیث:

ان کا استدلال اس حدیث سے بھی ہے جو کہ صحیح بخاری، دار قطنی، بیہقی، مصنف ابن ابی شیبہ، مستدرک حاکم، مسند احمد اور معانی الآثار، طحاوی کے حوالہ سے ذِکر کی جاچکی ہے۔ جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا شراحہ نامی ایک عورت کو رجم کرنا وارد ہوا ہے، اس میں ہے کہ انہوں نے جمعرات کو اسے سو کوڑے لگوائے اور جمعہ کے دن اسے رجم کروادیا اور جب ان سے کروڑوں کے بعد رجم کا سبب پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا:

«جَلَدْتُّهَا بِكِتَابِ اللهِ وَ رَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ».[وقد مر تخریجه]

”میں نے اسے کتاب اللہ کی روسے کوڑے مارے ہیں، اور سنّت رسول ﷺ کی رو سے اسے رجم (سنگسار) کیا ہے“۔

اس حدیث یا اثر میں بھی چونکہ رجم سے پہلے کوڑوں کا ذِکر آیا ہے، لہٰذا اس کے قائلین نے

[۱] حاشیہ و شرح مسلم نووي: ۱۱/ ۱۸۸۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اسے اختیار کیا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ قرآنی آیت میں جو کوڑوں کا ذِکر آیا ہے وہ ہر زانی کے لئے عام ہے، کوئی چاہے کنوارہ ہو یا شادی شدہ، اور نبیٔ اقدس ﷺ نے شادی شدہ کو رجم کرنے کا حکم فرمایا ہے، لہٰذا یہ دونوں سزائیں یکے بعد دیگرے نافذ کی جائیں گی، جبکہ اہلِ علم اس کے قائل نہیں، جیسا کہ کچھ تفصیل ذِکر کی جاچکی ہے۔

ایک تیسرا قول:

اس کے قائلین کا کہنا ہے کہ اگر شادی شدہ زانی مرد وزن نوجوان ہوں تو انہیں سنگاری ورجم کی سزا دی جائے گی۔ ہاں اگر وہ بڑی عمر والے عمر رسیدہ ہوں تو انہیں سنگسار کرنے سے پہلے کوڑے بھی لگوائے جائیں گے، اور اگر وہ شادی شدہ نہیں بلکہ کنوارے ہوں تو انہیں صرف کوڑوں کی سزا دی جائے گی۔ یہ حضرت ابی بن کعب اور مسروق رضی اللہ عنہما کا قول ہے، اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی اس کا اشارہ ملتا ہے۔[۱]

ان کا استدلال اس آیت سے ہے جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے، جس کی تلاوت تو منسوخ ہو چکی ہے البتہ حکم باقی ہے، اور اس میں چونکہ "اَلشَّیۡخُ وَالشَّیۡخَةُ" کے الفاظ ہیں کہ رجم اور کوڑوں کی اکٹھی سزا صرف عمر رسیدہ لوگوں کے لئے ہے۔

چنانچہ مصنف عبد الرزاق میں حضرت کعب اور مسروق رضی اللہ عنہما کا قول یوں مروی ہے:

«اَلۡبِكۡرَانِ يُجۡلَدَانِ وَ يُنۡفَيَانِ وَ الثَّيِّبَانِ يُرۡجَمَانِ، وَ اللَّذَانِ بَلَغَا سِنًّا يُجۡلَدَانِ ثُمَّ يُرۡجَمَانِ».[۲]

"کنوارے زانی لڑکے اور لڑکی کو کوڑے مارے جائیں گے اور ملک بدر کیا جائے گا، اور شادی شدہ زانیوں کو رجم کیا جائے گا، اور بڑی عمر والے زانیوں کو پہلے کوڑے

[۱] الحدود والتعزيرات: ۱۲۶۔

[۲] مصنف عبدالرزاق: ۷/۳۲۹ وقال الحافظ في الفتح: ۱۲/۱۵۷ رجاله رجال الصحيح۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مارے جائیں گے اور پھر رجم کیا جائے گا“۔

ترجیح

ان تینوں اقوال میں سے راجح کون سا قول ہے؟

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے تو جمہور والے قولِ اول (صرف رجم) کو ترجیح دی ہے[۱]۔ اور انہوں نے کوڑوں اور رجم والی دونوں اکٹھی سزا والی احادیث کو منسوخ شمار کیا ہے اور صرف رجم والی احادیث کو ناسخ۔ جبکہ علامہ محمد امین شنقیطی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی تفسیر اضواء البیان میں جمہور کے قول کو ہی راجح قرار دیا ہے اور اس کے راجح ہونے کے کئی اسباب بھی بیان کئے ہیں[۲]۔ اور سعودی وزارتِ عدل کے وکیل شیخ بکر ابوزید نے بھی اسی کی ہی تائید کی ہے، البتہ جمہور اہلِ علم کی رائے سے امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے اتفاق نہیں کیا اور ان کے دلائل کا سخت علمی تعاقب کیا ہے، جس کی تفصیل تو نیل الاوطار میں دیکھی جاسکتی ہے، البتہ خلاصہ یہ ہے کہ اگر رجم والے کو کوڑے نہ مارنے والی احادیث کا مؤخر ہونا ثابت بھی ہو جائے تب بھی اس سے کوڑوں کا ناجائز ہونا ثابت نہیں ہوتا، زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ رجم والے کے لئے کوڑے واجب نہیں صرف جائز ہیں[۳]۔

[۱] زاد المعاد: ۵/ ۳۷۔

[۲] الحدود والتعزیرات: ۱۳۳-۱۳۶، تلک حدود اللہ: ۵۶۔

[۳] نیل الأوطار: ۴/ ۹/ ۲۱۹-۲۲۰، زاد المعاد: ۵/ ۲۹-۳۷، المغنی مع شرح الکبیر: ۱۰/ ۱۲۴-۱۲۶، فتح الباری: ۱۲/ ۱۱۹-۱۲۰،۱۵۷، سبل السلام: ۴/ ۵-۶، معالم السنن خطابی: ۲/ ۳/ ۲۷۲، فتح القدیر شرح ھدایہ: ۵/ ۲۵۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

محرم عورت سے نکاح کا بطلان اور اس کی حدود

زناکاری کی سزا کے سلسلہ میں بعض دیگر پہلو بھی ہیں جن کی تفصیلات سے قطع نظر محض خلاصہ پیش کر رہے ہیں، مثلاً اگر کوئی شخص کسی محرم عورت سے نکاح کر لے تو اس کا نکاح بالاتفاق باطل ہے، اور وہ شخص سزا کا حقدار ہے، اگر نکاح والی بات نہیں تو پھر ظاہر ہے کہ وہ محرم کے ساتھ کھلے عام زناکاری والی بات ہے، جو مستوجبِ حد ہے، اور نکاح کی وجہ سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تو تعزیراً سزا دینے کے قائل ہیں، جبکہ ان کے دونوں شاگرد ان سے اتفاق نہیں رکھتے، اور ان کا کہنا بھی دوسرے ائمہ کی طرح ہے کہ اس نے عمداً ایسا کیا تو اسے حد کی سزا دی جائے گی۔[۱]

سزا

پہلا قول:

اس کی سزا کے سلسلہ میں ایک قول تو یہ ہے کہ اسے بہر حال قتل ہی کر دیا جائے گا اور اس کا مال بیت المال میں جمع کر دیا جائے گا، وہ کنوارہ ہو یا شادی شدہ۔

ایک روایت میں امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، ابو ایوب، اور ابن ابی خیثمہ رحمۃ اللہ علیہم کا یہی قول ہے۔[۲]

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کی تائید کی ہے اور ان کا استدلال اسی حدیث سے ہے جو ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان، دار قطنی، بیہقی، مصنف ابن ابی شیبہ، دارمی، مستدرک حاکم اور معانی الآثار طحاوی میں مختلف طرق کے ساتھ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، جس میں وہ بیان کرتے ہیں:

«لَقِيتُ عَمِّيَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ خَالِيَ) وَمَعَهُ الرَّايَةُ، فَقُلْتُ لَهُ: أَيْنَ تُرِيدُ؟

[۱] فتح القدير، شرح ہدايہ: ۵/۴۰۔
[۲] المغنی: ۱۲/۳۴۲۔

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَىٰ رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةَ أَبِيْهِ بَعْدَهُ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ وَآخُذَ مَالَهُ.»[۱]

”مجھے میرے چچا (اور ایک روایت میں ماموں) جھنڈا اٹھائے جاتا ہوا ملا، تو میں نے پوچھا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے نبیٔ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس آدمی کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کے بعد اس کی بیوی (اپنی سوتیلی ماں) سے نکاح کر لیا ہے، مجھے حکم ہوا ہے کہ میں اس کی گردن اڑادوں اور اس کا مال لے آؤں“۔

اسی سلسلہ میں ایک روایت وہ بھی پیش کی جاتی ہے جو کہ ترمذی و ابن ماجہ، دار قطنی، بیہقی، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد و بزار اور مستدرک حاکم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے، جس میں ہے:

«مَنْ وَّقَعَ عَلَىٰ ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ».[۲]

”جس کو پاؤ کہ وہ محرم پر واقع ہوا ہے تو اس کو قتل کر دو“۔

لیکن اس حدیث کو اگرچہ امام حاکمؒ نے صحیح الاسناد کہا ہے، البتہ علامہ ذہبیؒ نے تلخیص المستدرک میں ان کا تعاقب کرتے ہوئے ان کی تصحیح کا تعاقب کیا ہے اور اس کے صحیح ہونے سے انکار کیا ہے[۳]۔ اسی طرح امام ترمذیؒ اور ابو حاتمؒ نے بھی اس حدیث کو ضعیف و منکر قرار دیا ہے۔ لہٰذا یہ روایت سنداً تو قابلِ استدلال نہیں، اگرچہ علامہ ابن قیمؒ اور امام ابن قدامہؒ وغیرہ جیسے کبار محدثین و علماء نے اسے معرضِ استدلال میں ذکر کیا ہے[۴]۔ لیکن چونکہ پہلی حدیث سے ہی واضح

[۱] مختصر سنن أبي داؤد مع معالم السنن خطابی: ۲/۳/۲۸۳، مسند احمد: ۴/۲۹۲،۲۹۵، بیہقی: ۸/۲۳۷، ابن حبان موارد: ۱۵۱۶، الإرواء: ۱۸/۱۸،۲۲ و صححه۔

[۲] بیهقي: ۸/۲۳۷، مستدرك حاكم: ۴/۳۵۶، مسند بزار: ۱/۳۰۰، الإرواء: ۸/۲۶۔

[۳] الإرواء: ۸/۲۶۔

[۴] زاد المعاد: ۲/۳/۳۰۲ طبع قديم بلا تحقيق، المغنى: ۱۲/۳۴۳، ضعيف الجامع الكبير للألباني: ۳/۵/۱۸۳ طبع المكتب الإسلامي۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے لہٰذا اس روایت کو محض تنبیہہ کے لئے پیش کرنے میں حرج نہیں۔

اور امام سیوطیؒ نے الجامع الصغیر میں ایک حدیث کو مستدرک حاکم اور مسند احمد کی طرف منسوب کیا ہے، اور امام ابن قدامہؒ نے بھی المغنی میں وہ حدیث نقل کی ہے۔ المغنی کے محققین نے لکھا ہے کہ یہ حدیث ہمیں مستدرک و مسند میں نہیں ملی، جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ امام سیوطیؒ کو وہم و سہو ہو گیا ہے یا کسی کاتب کی غلطی ہے، کیونکہ یہ حدیث دراصل معجم طبرانی کبیر اور شعب الایمان بیہقی میں ہے۔

بہر حال اس روایت میں ہے کہ حجاج کے پاس ایک ایسا شخص لایا گیا جس نے اپنی بہن سے منہ کالا کیا تھا، تو حجاج نے کہا کہ اسے بند کر دو اور نبیٔ اقدس ﷺ کے کسی صحابی سے پوچھو (کہ اس کی سزا کیا ہے؟)، تو لوگوں نے حضرت عبداللہ بن ابی مطرف رضی اللہ عنہ سے پوچھا، تو انہوں نے نبیٔ اقدس ﷺ کی ایک حدیث بیان فرمائی، جس میں ہے:

«مَنْ تَخَطَّى الْحُرْمَتَيْنِ فَخَطُّوْا وَسَطَهُ بِالسَّيْفِ».[۱]

”جس نے دو حرمتوں کو پامال کیا اسے تلوار کے ساتھ وسط سے کاٹ کر دو لخت کر دو“۔

یہ حدیث بھی ضعیف قرار دی گئی ہے، جیسا کہ ضعیف الجامع الصغیر للالبانی سے ظاہر ہوتا ہے[۲]، اور انہوں نے اسے سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ میں بھی وارد کیا ہے۔ لہٰذا اس سے پہلی روایت کی طرح سنداً تو یہ بھی قابلِ استدلال نہیں ہے البتہ پہلی کی اس سے تائید ممکن ہے۔

دوسرا قول:

محرم عورت سے برائی کی سزا کے سلسلے میں دوسرا قول یہ ہے کہ اسے کنوارہ و شادی شدہ ہونے کی ہر دو شکلوں میں ہی قتل نہیں بلکہ عام زنا کی طرح شادی شدہ ہونے کی شکل میں رجم، اور

[۱] ضعیف الجامع: ۳/۵/۱۸۳، وقال الألباني ضعیف، المغنی: ۱۲/۳۲۳۔
[۲] ضعیف الجامع الصغیر للألبانی: ۳/۵/۱۸۳۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

غیر شادی شدہ ہونے کی شکل میں سو کوڑے لگائے جائیں گے۔

ایک دوسری روایت میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، امام حسن بصری رحمہ اللہ اور امام مالک رحمہ اللہ وشافعی رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے، اور ان کا استدلال اس آیت اور احادیث کے عموم سے ہے جو زنا کی سزا کے سلسلہ میں ذِکر کی جاچکی ہیں۔

امام ابن قدامہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ قتل کی سزا والی احادیث زنا کی سزا والی احادیث سے خاص ہیں، لہٰذا قتل والی احادیث مقدم ہوں گی، اور اگر کوئی شخص محرم عورت سے نکاح کے بغیر زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کے بارے میں بھی یہی قول ہوگا جو کہ نکاح کرکے وطی کرنے کے بارے میں ہے۔[۱]

اور امام شوکانی رحمہ اللہ نے حضرت براء رضی اللہ عنہ والی حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ امام و حاکم کے لئے جائز ہے کہ قطعیاتِ شرعیہ میں سے کسی قطعی امر کی مخالفت کے جرم کا ارتکاب کرنے والے کو قتل کرنے کا حکم دے دے جیسا کہ اس مسئلہ میں ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿وَلَا تَنكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُم مِّنَ النِّسَاءِ﴾ [سورۃ النساء: ۲۲]

”اور ایسی عورتوں سے نکاح مت کرو جن سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا“۔

اور اس حدیث میں امام مالک رحمہ اللہ کے قول کی دلیل بھی موجود ہے، تعزیراً قتل کروانا بھی جائز ہے، اور یہ حدیث اس بات کی دلیل بھی ہے کہ ایسے مجرم کو قتل کروانے کے بعد اس کا مال بحقِ حکومت ضبط کرکے بیت المال میں جمع کرلینا بھی جائز ہے۔[۲]

[۱] المغنی: ۱۲/ ۲۴۳۔

[۲] النیل: ۴/ ۷/ ۱۶۶، طبع بیروت۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وطی میتۃ (مردہ عورت سے بدکاری) کی سزا دلائلِ شرعیہ کی روشنی میں

گناہ تو بہر حال گناہ ہی ہوتا ہے لیکن کبھی کبھی بعض وجوہات سے ایک گناہ کی قباحت وشناعت اتنی بڑھ جاتی ہے کہ وہ تاریخ میں ایک انتہائی منفرد نوعیت اختیار کر جاتا ہے۔ انسانی تاریخ میں ایسے ہی ''غیر ؤ متعارف''گناہوں میں سے ''وطی میتۃ'' یا مردہ عورت کے ساتھ شہوت رانی کرنا بھی ہے۔ انسانی تاریخ میں یہ گناہ غیر متعارف رہا لیکن ۱۹۸۷ء کے اواخر میں وزیر آباد (پاکستان) کے ایک شخص نے ایک لڑکی کی تدفین کے صرف بیس ہی منٹ بعد اسے قبر سے نکال کر اس میت کے ساتھ شہوت رانی کر کے اس گناہ کو بھی متعارف کروادیا۔ اس شخص کو فاضل عدالت نے ۱۰۰ کوڑوں کے ساتھ سزائے موت کا فیصلہ سنایا، اس فیصلہ کی تصدیق دلائلِ شرعیہ سے بھی ہوتی ہے، اس موضوع پر وفاقی شرعی عدالت کے مشیر معروف عالمِ دین و محقق حافظ صلاح الدین یوسف صاحب کے عدالت میں پیش کئے گئے ایک بیان (مقالہ) پر ہفت روزہ الاعتصام لاہور نے ایک مستقل نمبر نکالا تھا، جس میں عدالت کے فیصلے کی دلائلِ شرعیہ کی روشنی میں بھرپور تائید کی گئی تھی جس کا انتہائی مختصر خلاصہ ''عطرِ گل'' کے طور پر پیشِ خدمت ہے۔

چند اہم بنیادی نکات

اس موضوع میں تین بنیادی نکات قابلِ غور ہیں۔

(۱) کیا یہ گناہ، زنا کی تعریف میں آتا ہے یا نہیں؟

(۲) حد اور تعزیر کا اجتماع جائز ہے یا نہیں؟

(۳) تعزیراً قتل کی سزا دی جاسکتی ہے یا نہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱- مردہ عورت سے بدکاری کا گناہ:

چنانچہ فقہ حنفی کی رو سے مردہ عورت سے بدکاری زنا کی تعریف کے تحت نہیں آتی، لہٰذا اس کی سزا حد نہیں بلکہ تعزیر ہے۔[۱]

مالکی فقہاء کے نزدیک یہ جرم زنا ہی ہے اور اس کے مرتکب پر زانی کی حد عائد ہوگی۔[۲]

فقہاءِ شافعیہ میں ایسے فعل کے مرتکب کے بارے میں دو قول ہیں:

(أ) اس پر حد عائد کرنا واجب ہے۔[۳]

(ب) اس پر حد نہیں۔ (صرف تحریر ہے)

فقہ حنبلی میں بھی اس کے بارے میں دو ہی رائیں ہیں، پہلی یہ کہ اس پر حد ہے اور یہ زجراً واجب ہے، اور دوسری یہ کہ اس پر حد نہیں۔[۴]

معلوم ہوا کہ اکثر کے نزدیک حد ہے، اور جو عدم وجوبِ حد کے قائل ہیں ان کے پاس کوئی معقول دلیل نہیں ہے۔ اور قائلینِ حد کی تائید دلائلِ شرعیہ سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ سورۂ اسراء، آیت ۷۰ میں ہے:

﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ﴾ [سورة بني إسرائيل: ٧٠]

''ہم نے بنی آدم کو تکریم بخشی''۔

اور پھر مسجودِ ملائکہ قرار دے کر اس کا عملی اظہار و ثبات بھی فرما دیا، اور احادیثِ نبویہ سے

[۱] دیکھئے فتح القدير، شرح ہدايته: ۵/۲۴۷،۲۶۵، البدائع والصنائع: ۷/۳۳۔

[۲] بداية المجتهد ابن رشد: ۲/۴۳۳، التاج والاكليل بر حاشيه مواهب الجليل: ۶/۲۹۱، تبصرة الأحكام بر حاشيه فتح العلي المالك: ۲/۲۵۸۔

[۳] مغني المحتاج للشربيني: ۴/۱۴۵، المهذب: ۲/۲۶۹، حلبي مصر، روضة الطالبين نووى: ۱۰/۹۲۔

[۴] المغني ابن قدامه: ۱۰/۱۵۲، طبع قديم، المحرر في الفقه للمجد ابن تيميه: ۲/۱۵۴، الانصاف في معرفة الراجح من الخلاف: ۱۰/۱۸۳، طبع بيروت۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوتا ہے کہ یہ شرف و احترام صرف انسان کی زندگی تک ہی محدود نہیں، بلکہ انسان کے مرنے کے بعد بھی ہے، چنانچہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مثلہ کرنے سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح ارشادِ نبوی ہے:

«كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهِ حَيًّا».[۱]

”مردہ شخص کی ہڈی توڑنا ایسا ہی ہے جیسے زندہ شخص کی ہڈی توڑنا ہے“۔

ان دلائلِ شرعیہ کی رو سے ایسے شخص کو زنا کی حد اور ہتک حرمتِ میت پر تعزیراً قتل کی سزا دینا ہی صحیح تر فیصلہ ہے۔ الانصاف وغیرہ میں بھی یہی لکھا ہوا ہے۔[۲]

۲- اجتماعِ حد و تعزیر:

مذاہبِ اربعہ کے فقہاء حد اور تعزیر کے اجتماع کے قائل ہیں بشرطیکہ امام یا قاضی کی نگاہ میں حالات و ضروریات اس کی مقتضی ہوں، جیسا کہ فقہ حنفی کی کتب[۳]، فقہاء مذہبِ مالک رحمۃ اللہ علیہ کی تالیفات[۴]، امام شافعی کی نسبت رکھنے والوں کی کتابیں[۵]، اور تصنیفاتِ حنابلہ اس کی شاہد ہیں۔[۶]

۳- تعزیراً قتل کی سزا:

حدود اللہ کی سزائیں تو معروف ہیں البتہ تعزیری سزاؤں میں: ۱- کوڑے مارنا، ۲- قید وبند،

[۱] رواہ مالك و أبوداؤد و ابن ماجه بحواله مشكوٰة، كتاب الجنائز، باب تدفين الميت۔

[۲] الانصاف في معرفة الراجح من الخلاف: ۱۰/۱۸۴، التشريع الجنائي الإسلامي، عبدالقادر عوده: ۲/۳۵۴، ۳۵۵۔

[۳] هدايه مع شرح فتح القدير: ۵/۱۴۱-۱۴۴، تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق للزيلعي: ۳/۱۷۳-۱۷۴، بدائع الصنائع: ۷/۳۹۔

[۴] مواهب الجليل: ۶/۳۱۷، تبصرة الاحكام بر حاشيه فتح العلي المالك: ۲/۲۹۵۔

[۵] مغنی المحتاج مع منهاج الطالبين: ۴/۱۸۹۔

[۶] كشاف القناع للبهوتی: ۴/۷۳، طبع اول، مصر۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۳- عوام میں تشہیر، ۴- بائیکاٹ، ۵- پھانسی، ۶- جلاوطنی، ۷- مالی جرمانہ، ۸- قتل سے سزائے موت۔

قتل کے بارے میں فقہاء میں اختلاف ہے کہ تعزیراً یہ سزا دی جاسکتی ہے یا نہیں؟ ایک گروہ کہتا ہے کہ یہ سزا نہ دی جائے بلکہ مجرم کو حوالۂ زنداں کر دیا جائے، جب تک کہ وہ صحیح معنوں میں توبہ نہ کرلے، یا پھر وہ وہیں مر نہ جائے۔ جبکہ دوسرا گروہ کہتا ہے کہ اگر امام و قاضی ضروری سمجھے تو معاشرے کو ایسے شخص کے شر اور فساد سے بچانے کے لئے اسے تعزیراً سزائے موت دی جاسکتی ہے، اور فقہاء کی اکثریت تعزیراً قتل کے حق میں ہے۔[۱]

ازالۂ شبہہ

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ تعزیراً سزائے قتل حدیث کے خلاف ہے، اس شبہ میں جانا تب ہوتا اگر کوئی صحیح حدیث اس موضوع کی موجود ہوتی، جبکہ اس موضوع کی ایک روایت ہے:

«مَنْ بَلَغَ حَدًّا فِيْ غَيْرِ حَدٍّ فَهُوَ مِنَ الْمُعْتَدِيْنَ»

”جس شخص نے کسی پر ایسے جرم میں، جس پر شرعی حد نہیں بنتی، حد عائد کر دی، وہ ظالموں میں سے ہے“۔

معجم طبرانی وغیرہ کی یہ روایت سنداً ضعیف اور حکماً مرسل ہے، جیسا کہ علامہ مناوی و ہیثمی کی تحقیق ہے[۲]۔ غرض یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔

[۱] رد المختار على الدر المختار: ۳/۱۵۲-۱۵۳،۱۸۴-۱۸۵، البحر الرائق: ۵/۴۱، مواهب الجليل: ۳/۳۵۷، كشاف القناع: ۴/۷۴-۷۶، الصارم المسلول للشيخ الاسلام ابن تيميه كما نقله: ۳/۱۸۴-۱۸۵، السياسة الشرعيه ابن تيميه ايضًا، دار الكتاب العربي، مصر، الحسبة لابن تيميه ضمن مجموعة الرسائل، ص: ۵۸، فتاوىٰ ابن تيميه: ۲۸/۱۰۸،۳۵/۴۰۵-۴۰۶، الطرق الحكميه في السياسة الشرعيه علامه ابن قيم، ص: ۱۰۶-۱۰۷، طبع مصر، التشريع الجنائى الاسلامى، ڈاکٹر عبدالقادر عوده، جلد ۱، ص: ۶۸۸۔
[۲] فيض القدير شرح الجامع الصغير للمناوى: ۶/۹۵، مجمع الزوائد: ۶/۲۸۱۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ایک حدیث بخاری و مسلم سے پیش کی جاتی ہے جو صحیح تو ہے لیکن اس موضوع میں صریح نہیں، چنانچہ اس میں ہے:

«لَا يُجْلَدُ أَحَدٌ فَوْقَ عَشَرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ».

”دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارے جائیں سوائے حدود اللہ میں سے کسی حد میں“۔

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ اس حدیث میں بیان کردہ حد سے مراد محرمات والی حد ہے جن سے حلال و حرام کے درمیان امتیاز ہوتا ہے، جیسے ارشادِ الٰہی ہے:

﴿تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا﴾ [سورة البقره: ۲۲۹]

”یہ اللہ کی حدیں ہیں، ان سے تجاوز نہ کرو“۔

﴿تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا﴾ [سورة البقره: ۱۸۷]

”یہ اللہ کی حدیں ہیں، ان کے قریب نہ آؤ“۔

یہاں وہی محرمات والی حدیں مراد ہیں، حدودِ قذف و زنا مراد نہیں۔ غرض اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اپنے کسی حق کے لئے کسی کو تعزیر و تادیب کرتا ہے و جیسے خاوند اپنی بیوی کو یا باپ اپنے بیٹے کو تعزیر و تادیب کرنا چاہتا ہے تو وہ تعزیر کے طور پر دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارے، البتہ مقابلہ کسی حدِ الٰہیہ کا ہو تو اس پر حسبِ مصلحت و اقتضاء کوڑوں سے لے کر قتل تک کی سزا دی جاسکتی ہے۔[۱]

نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بعض جرائم پر حدودِ مقررہ سے زیادہ سزائے قتل کی اجازت دی ہے، جیسے تفریق بین المسلمین کا مجرم، چوتھی مرتبہ شراب پینے والا مجرم، اسی طرح متعدد آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے کہ انہوں نے تعزیراً دس کوڑوں سے زیادہ حتیٰ کہ سو سو کوڑوں تک کی سزائیں دیں۔

[۱] السياسة الشرعيه، ص: ۱۲۹۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا مذکورہ حدیث کا صحیح مفہوم وہی ہو گا جو عہدِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے تعامل کے خلاف نہ ہو۔

الغرض صحیح اور راجح یہی ہے کہ تعزیراً قتل بھی کیا جا سکتا ہے۔[۱]

مجبور کے لئے حکم

زنا جیسے گندے جرائم کا ارتکاب کرنے والے مجرمین کی سزا کا قدرے تفصیلی تذکرہ تو ہو چکا ہے، اگرچہ ان میں سے بعض پہلوؤں کی باریکیوں کو ہم نے ترک کر دیا ہے اور ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ یہاں اس بات کی طرف اشارہ کر دیں کہ زنا اگر کسی کے ساتھ جبراً کیا جائے تو اس مجبور کا معاملہ رضامند کے معاملہ سے مختلف ہے، کیونکہ جبراً و اضطرار میں حکم بدل جاتا ہے، مثلاً موضوعِ بحث کو ہی لے لیں، اگر کسی عورت سے جبراً ریپ کیا جائے تو عورت پر حد و سزا نہیں ہو گی۔

[۱] تفصیلات کے لئے سابقہ حوالہ جات میں مذکورہ کتبِ فقہیہ کے علاوہ حافظ صلاح الدین یوسف کے مقالہ پر مشتمل الاعتصام لاہور کا خاص نمبر ملاحظہ کیجئے: شمارہ بابت ۱۶/ جمادی الثانی ۱۴۰۸ھ، بمطابق ۵/ فروری ۱۹۸۸ء۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دلائل

احادیثِ نبوی سے دلائل

پہلی دلیل:

صحیح بخاری، مسند احمد، بیہقی، مستدرک حاکم اور مصنف عبد الرزاق کی حدیث ہے، اور مصنف عبد الرزاق کی نص میں ہے:

«أَنَّ عَلِيًّا أُتِيَ بِامْرَأَةٍ مِّنْ هَمَدَانَ وَهِيَ حُبْلَى، يُقَالُ لَهَا شُرَاحَة قَدْ زَنَتْ. فَقَالَ لَهَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَعَلَّ الرَّجُلَ اِسْتَكْرَهَكِ؟ قَالَتْ: لَا، قَالَ: فَلَعَلَّ الرَّجُلَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكِ وَ أَنْتِ رَاقِدَةٌ؟ قَالَتْ: لَا، قَالَ: فَلَعَلَّ لَكِ زَوْجًا مِنْ عَدُوِّنَا هٰؤُلَاءِ وَأَنْتِ تَكْتُمِيْنَهٗ؟ قَالَتْ: لَا».[۱]

”حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک قبیلہ بنی ہمدان کی ایک عورت لائی گئی جو حاملہ تھی، اسے شراحہ کہتے تھے، اس نے زنا کیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے کہا: شاید کسی مرد نے تجھ پر جبر کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ انہوں نے فرمایا: شائد تم سوئی ہوئی تھی اور اسی حالت میں کسی نے تم سے زنا کر لیا ہو گا؟ اس نے کہا: نہیں۔ انہوں نے فرمایا: شائد پر تمہارا شوہر ہمارے دشمنوں میں سے کوئی ہے اور تم یہ بات چھپا رہی ہو؟ اس نے کہا: نہیں“۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کیس کی تحقیق کے دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس

[۱] مصنف عبدالرزاق: ۷/۳۲۶، وقد مر تخریجه مفصلا، فتح الباری: ۱۲/۱۱۹، تلخیص: ۲/۴/۱۵۴ وصححه۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عورت سے یہ تینوں سوال اس لئے کئے تھے تاکہ پتہ چل جائے کہ وہ عورت کہیں جبراً ریپ کے نتیجہ میں حاملہ نہ ہو، اور جب اس عورت نے ان تمام امور کا انکار کر کے صریح اقبالِ جرم کر لیا، تو پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے سزا دی، جیسا کہ حدیث قدرے تفصیل سے پہلے بھی ذکر کی جا چکی ہے۔

دوسری دلیل:

اسی طرح مصنف عبد الرزاق میں ہی ایک اور واقعہ ہے جس میں ہے:

«بَلَغَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ امْرَأَةً مُتَعَبِّدَةً حَمَلَتْ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَرَاهَا قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ تُصَلِّيْ فَخَشَعَتْ فَرَكَعَتْ فَسَجَدَتْ، فَأَتَاهَا غَاوٍ مِنَ الْغُوَاةِ (أَوْ عَادٍ مِنَ الْعَوَادِ) فَتَحَشَّمَهَا، فَأَرْسَلَ عُمَرُ إِلَيْهَا فَأَتَتْهُ، فَحَدَّثَتْهُ بِذٰلِكَ سَوَاءً فَخَلَّى سَبِيْلَهَا».[۱]

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ ایک عبادت گزار عورت حاملہ ہو گئی ہے، انہوں نے کہا: میرا خیال ہے کہ وہ رات کو نماز کے لئے اٹھی ہو گی، خشوع و خضوع کے ساتھ رکوع اور پھر سجدہ گئی ہو گی، اور کوئی بدکار آیا ہو گا اور اس نے اس بے چاری کی بے آبروئی کر دی ہو گی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا، وہ عورت آئی اور اس نے مکمل اسی طرح واقعہ بیان کیا جیسا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سوچا تھا، لہٰذا انہوں نے اسے بری کر دیا“۔

اس اثرِ فاروقی سے بھی واضح طور پر پتہ چل رہا ہے کہ اس عورت پر جبر کیا جانا واضح ہو گیا، تو انہوں نے اسے کسی قسم کی سزا نہیں دی، بلکہ باعزت بری کر دیا۔

[۱] مصنف عبدالرزاق: ۷/۴۱۰، کنز العمال: ۵/۴۱۹، بیہقی: ۸/۲۳۵-۲۳۶، الإرواء: ۸/۳۰ و صححه۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تیسری دلیل:

سنن کبریٰ، بیہقی، مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبدالرزاق میں بھی ایک تیسرا اثر ہے، جس میں ہے:

«أَنَّ أَبَا مُوسَىٰ كَتَبَ إِلَىٰ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي امْرَأَةٍ أَتَاهَا رَجُلٌ وَهِيَ نَائِمَةٌ، فَقَالَتْ: إِنَّ رَجُلًا أَتَانِي وَأَنَا نَائِمَةٌ، فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ حَتَّىٰ قُذِفَ فِيَّ مِثْلَ شِهَابِ النَّارِ، فَكَتَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: تِهَامِيَّةٌ (يَمَانِيَّةٌ) تَنَوَّمَتْ (نَؤُومَةٌ شَابَّةٌ) قَدْ يَكُوْنُ مِثْلَ هٰذَا، وَأَمَرَ أَنْ يُّدْرَأَ عَنْهَا الْحَدُّ».[۱]

”حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ ایک عورت سوئی ہوئی تھی کہ کوئی آیا اور اس سے جبراً زنا کر گیا، اس عورت کا بیان ہے کہ میں سوئی ہوئی تھی اور اللہ کی قسم مجھے اس وقت احساس ہوا جب میرے اندر آگ کے گولے کی طرح کچھ انڈیل دیا گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ تہامہ یا یمن کی جوان عورت گہری نیند سوگئی ہوگی اور اس کے ساتھ ایسا ہوگیا ہوگا، اور حکم فرمایا کہ اس پر حد عائد نہ کی جائے“۔

اس اثر کی دلالت بھی واضح ہے کہ اگر کسی کے ساتھ جبراً بدکاری کی گئی ہو تو اس مجبور کو معذور شمار کرتے ہوئے اس پر کوئی حد نافذ نہیں کی جائے گی۔

چوتھی دلیل:

سنن کبریٰ بیہقی کے ایک اثر میں مروی ہے کہ ایک عورت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے اپنی بپتا سنائی:

[۱] مصنف عبدالرزاق: ۷/۴۱۰، کنز العمال: ۵/۴۱۹، بیہقی: ۸/۲۳۵-۲۳۶، الإرواء: ۸/۳۰ و صححه۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

«أَنَّهَا إِسْتَسْقَتْ رَاعِيًا فَأَبَى أَنْ يُّسْقِيَهَا» ”کہ اس نے ایک چرواہے سے پانی طلب کیا مگر اس نے پانی پلانے سے انکار کر دیا“۔

«إِلَّا أَنْ تُمَكِّنَهُ مِنْ نَفْسِهَا» ”اور اس شرط پر پانی پلانے کا کہا کہ میں اسے اپنا آپ سونپ دوں (کہ وہ اپنی شیطانی خواہش پوری کر لے)“۔

«فَفَعَلْتُ» ”میں نے (مجبوراً) اس کی شرط مان لی“۔

«فَشَاوَرَ النَّاسُ فِيْ رَجْمِهَا» ”لوگوں سے اسے رجم کرنے کا مشورہ کیا“۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

«مَا تَرَى فِيْهَا؟» ”کہ کیا خیال ہے؟“

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

«إِنَّهَا مُضْطَرَّةٌ، أَرَى أَنْ تُخَلِّيَ سَبِيْلَهَا»

”کہ یہ مجبور شمار ہوگی، اسے چھوڑ دیں“۔

«فَأَعْطَاهَا شَيْئًا وَ تَرَكَهَا».

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے کچھ خرچہ دے کر چھوڑ دیا“۔[1]

پانچویں دلیل:

ایسا ہی ایک واقعہ عہدِ نبوت کا بھی مروی ہے کہ ایک عورت سے زنا بالجبر کیا گیا، تو نبیٔ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر حد قائم نہیں کی:

«اُسْتُكْرِهَتْ اِمْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَدَرَأَ عَنْهَا الْحَدَّ

[1] الإرواء: ۷/۳۴۱ و صححه، بيهقي: ۸/۲۳۶، بحواله تلك حدود الله، ص: ۸۱۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وَأَقَامَهُ عَلَى مَنْ أَصَابَهَا».[۱]

”نبیٔ اکرم ﷺ کے عہد میں ایک عورت سے جبراً زنا کیا گیا، تو آپ ﷺ نے اس عورت کو بری کر دیا، البتہ اس جبر کرنے والے پر حد عائد کی“۔

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے۔

چھٹی دلیل:

ان سب سے بڑھ کر اس سلسلہ میں ایک صحیح حدیث وہ ہے جو کہ ابن ماجہ و مسند احمد میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے، معجم طبرانی کبیر و مستدرک حاکم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، معجم طبرانی میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے اور دار قطنی، صحیح ابن حبان، اصول الاحکام ابن حزم، المختارہ للضیاء میں ارشادِ نبوی ہے:

«إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى تَجَاوَزَ لِي عَنْ أُمَّتِيَ الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ».[۲]

”اللہ تعالیٰ نے میری امت کی خطا، بھول چوک اور مجبوری میں کئے گئے فعل کی سزا معاف کر رکھی ہے“۔

ساتویں دلیل:

سنن ابن ماجہ اور سنن کبریٰ بیہقی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ارشادِ نبوی ہے:

«إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِيَ عَمَّا تُوَسْوِسُ بِهِ صُدُوْرُهُمْ مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِ،

[۱] سنن ابن ماجه: ۲۵۹۸، تلك حدود الله، ص: ۸۱، بيهقى: ۸/۲۳۵، الإرواء: ۷/۳۴۱ و ضعفه۔

[۲] سنن ابن ماجه: ۲۰۴۳، ابن حبان: ۱۴۹۸۰، مشكوٰة: ۶۳۹۳، الارواء: ۸/۲۳۱۱، صحيح الجامع الصغير: ۱/۲/۱۰۲۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

أَوْ تَتَكَلَّمْ بِهِ، وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ». [۱]

”اللہ نے میری امت کے دلوں کے وسوسوں کو معاف کر دیا ہے جب کہ وہ فعل کر نہ گزریں یا زبان سے بول نہ اٹھیں، اسی طرح مجبوری میں کئے گئے گناہ کو بھی معاف کر دیا ہے“۔

آٹھویں دلیل:

«عَنْ نَافِعٍ رَضِيَ اللهُ عَنهُ، أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ أَهْلَ بَيْتٍ فَاسْتَكْرَهَ مِنْهُمْ إِمْرَأَةً، فَرَفَعَ ذٰلِكَ إِلَى أَبِيْ بَكْرٍ فَضَرَبَهُ وَ لَمْ يَضْرِبِ الْمَرْأَةَ». [۲]

”حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی کسی گھر میں گھس گیا اور ایک عورت سے جبراً برائی کی گئی، معاملہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا، تو انہوں نے اس شخص کو کوڑے مارے لیکن عورت کو نہیں مارے“۔

ان تمام احادیث سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ مجبور شخص سے صادر ہونے والے فعل پر مواخذہ نہیں ہے۔

قرآنی آیات سے دلائل

نویں دلیل:

﴿وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ [سورة النور: ۳۳]

”تمہاری جو کنیزیں پاکدامن رہنا چاہتی ہیں انہیں دنیا کی زندگی کے فائدے کی

[۱] سنن ابن ماجه: ۲۰۴۴، صحيح الجامع: ۱/۲/۱۰۲، الارواء: ۸۲، ۲۳۱۱۔

[۲] ابن ابي شيبه: ۱۱/۶۸، ضعفه في الارواء: ۷/۳۴۲ للانقطاع۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

غرض سے بدکاری پر مجبور نہ کرو، اور جو انہیں مجبور کر دے تو اللہ تعالیٰ ان پر جبر کے بعد بخشش دینے والا اور مہربانی کرنے والا ہے“۔

دسویں دلیل:

ایک اور جگہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ [سورة البقرة: ۱۷۳]

”پھر جو مجبور ہو جائے اور وہ حد سے بڑھنے والا اور زیادتی کرنے والا نہ ہو، اس پر ان (حرام کردہ اشیاء) کے کھانے میں کوئی گناہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا مہربان ہے“۔

گیارھویں دلیل:

ایک اور جگہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ﴾ [سورة الانعام: ۱۱۹]

”اللہ تعالیٰ نے تفصیل کے ساتھ بتا دیا ہے کہ کیا کیا اس نے تم پر حرام کیا ہے، مگر وہ بھی جب تم کو سخت ضرورت پڑ جائے تو حلال ہے“۔

ان سب دلائل کے پیشِ نظر اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ اگر کسی عورت کے ساتھ زنا بالجبر کیا گیا ہو تو اس پر حد جاری نہیں کی جائے گی۔ التشریع الجنائی الاسلامی والے ڈاکٹر عبد القادر عودہ[۱] اور بعض فقہاء تو اسی قاعدہ کے تحت مرد کو بھی شمار کرتے ہیں۔

اگر اس پر بھی واقعی جبر کیا گیا ہو اور اسے زنا بالجبر پر مجبور کیا گیا ہو تو اس پر بھی حد نہیں، لیکن بعض فقہاء نے کہا ہے کہ نہیں، عورت پر جبر ممکن ہے اور اس سے جبر و رضا ہر دو شکل میں یہ فعل

[۱] التشريع الجنائي الإسلامي، ڈاکٹر عبدالقادر عودہ، طبع دار التراث، قاهره، مصر۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ممکن ہے، البتہ مرد پر جبر ہو تو اسے انتشار اور انتصاب نہیں ہو گا اور یہ فعل ممکن ہی نہیں ہو گا، اور اگر انتشار اور انتصاب ہو گیا تو یہ جبر نہ ہونے کی علامت ہے، لہٰذا اس معاملہ میں مرد پر جبر واکراہ ممکن ہی نہیں ہے، اور جب اس سے مجبوراً یہ فعل ممکن ہی نہیں ہے تو اسے حد سے بری نہیں کیا جاسکتا۔[۱]

جبکہ ظاہریہ، مولانا مودودی، ڈاکٹر عودہ، دندل جبر وغیرہ نے مرد کے بھی مجبور ہو جانے والی رائے کو ترجیح دی ہے۔[۲]

شبہات کے در آنے پر حدود کا نفاذ روک دینا

کسی پر بظاہر حد بنتی ہو مگر کسی شبہ کے وارد ہو جانے پر اسے نافذ نہ کیا جانا امتِ اسلامیہ کا ایک متفقہ مسئلہ ہے، اور یہ ایک قاعدہ بھی ہے کہ شبہات کے در آنے پر حدود کا نفاذ روک دو۔ اس قاعدہ کی بنیاد متعدد ضعیف احادیث پر ہے۔

پہلی حدیث:

پہلی حدیث الذیل للسمعانی میں عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ سے مرسلاً اور تاریخ دمشق ابن عساکر میں ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً اور مسند مسدد میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے، جس میں ہے:

«إِدْرَؤُوْا الْحُدُوْدَ بِالشُّبْهَةِ».[۳]

[۱] تلك حدود الله، ص: ۸۱۔

[۲] التشريع الجنائي الاسلامی، شرح الزرقانی: ۸/۸۰، شرح ہدایه فتح القدير: ۴/۱۵۷،۱۲۶، المحلی: ۷/۳۳۴، المغنی مع الشرح الكبير: ۱۰/۵۸، الزنا دندل جبر، ص: ۳۸-۴۰، تفسير سورة نور از تفهيم القرآن، مولانا مودودی۔

[۳] الإرواء: ۷/۳۴۳-۳۴۴، ضعيف الجامع: ۱/۱/۱۱۷ و ضعفه۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"شبہ وارد ہو جانے سے حد کا نفاذ روک دو"۔

اور یہ حدیث امام ابن عدی نے اپنی کتاب "جزء من حدیث اہلِ مصر و الجزیرہ" میں بھی روایت کی ہے، اور مسند ابی حنیفہ حارثی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت کی ہے۔[۱]

دوسری حدیث:

سنن ابن ماجہ و مسند ابو یعلیٰ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

«اِدْفَعُوْا الْحُدُوْدَ عَنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَا وَجَدْتُمْ لَهَا مَدْفَعًا».[۲]

"اگر ممکن ہو تو بندگانِ الٰہی سے حدود کو دور کرو"۔

تیسری حدیث:

دار قطنی و بیہقی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

«إِدْرَؤُوْا الْحُدُوْدَ وَلَا يَنْبَغِيْ لِلْإِمَامِ تَعْطِيْلَ الْحُدُوْدِ».[۳]

"(کسی وجہ سے) حدود کے نفاذ کو روکو، ورنہ کسی حاکم کے لائق نہیں کہ وہ حدودِ الٰہی کو معطل کرے"۔

چوتھی حدیث:

مصنف ابن ابی شیبہ اور الایصال ابن حزم میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے:

«لَئِنْ أُعَطِّلُ الْحُدُوْدَ بِالشُّبُهَاتِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُقِيْمَهَا

[۱] ضعیف الجامع أیضًا، الإرواء: ۷/۳۴۵،۸/۲۵-۲۶ و صححه موقوفًا۔
[۲] الإرواء: ۸/۲۶ و ضعفه، ضعیف الجامع: ۱/۱/۱۱۸، نصب الرایه: ۴/۳۰۹۔
[۳] أیضًا الإرواء: ۸/۲۶ و ضعفه، ضعیف الجامع: ۱/۱/۱۱۸، نصب الرایه: ۴/۳۰۹۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِالشُّبُهَاتِ».[۱]

”شبہات کی وجہ سے حد کے نفاذ کو معطل کر دینا میرے نزدیک، شبہات کی حالت میں حد کو نافذ کرنے سے زیادہ محبوب ہے“۔

اس موقوف حدیث کی سند کے راویوں کو علّامہ البانیؒ نے ثقہ قرار دیا ہے، البتہ اس میں انقطاع بتایا ہے جو کہ ضعف کی ایک قسم ہے، لیکن امام سخاویؒ سے نقل کیا ہے کہ علّامہ ابن حزمؒ کی الایصال میں اس کی سند صحیح ہے۔[۲]

پانچویں حدیث:

سنن ترمذی، مصنف ابن ابی شیبہ، مستدرک حاکم اور سنن کبریٰ بیہقی میں اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی مرفوعاً مروی ہے:

«اِدْرَءُوْا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَإِنْ كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُ، فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعُقُوْبَةِ».[۳]

”جس قدر ممکن ہو مسلمانوں پر حدود کے نفاذ کو ہٹاؤ، اگر کسی مسلمان کے لئے بچنے کی کوئی راہ دیکھو تو اسے جانے دو۔ امام کا معاف کرنے میں غلطی کرنا، سزا دینے میں غلطی کرنے سے بہتر ہے“۔

ان احادیثِ مرفوعہ و موقوفہ کے مجموعی مفاد کی تقویت میں بعض خصوصاً ابن ابی شیبہ اور بیہقی والے اثر ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی سند صحیح ہونے اور موصولاً اس کے حسن الاسناد ہونے کے تو

[۱] ابن أبي شيبه: ۲/۷۰۔
[۲] الإرواء: ۷/۳۴۵۔
[۳] سنن ترمذي: ۱۴۲۴، ضعيف الجامع: ۱/۱/۱۱۸، الإرواء: ۸/۲۵۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

علّامہ البانیؒ بھی قائل ہیں۔

غرض ان احادیث و آثار سے یہ قاعدہ اخذ کیا گیا ہے کہ حدود کو شبہات کے در آنے کے نتیجہ میں نافذ نہ کیا جائے، جبکہ شبہات میں بالخصوص یہ امور شامل ہیں، مثلاً:

۱۔ کسی سے زنا بالجبر کا ارتکاب کیا گیا ہو۔

۲۔ کسی سخت گہری نیند والی عورت سے سوتے میں زنا کیا گیا ہو۔

۳۔ کسی اشتباہ کی شکل میں جماع ہوا ہو، وغیرہ۔

اور چونکہ جبر و اکراہ شبہات میں سے ہے، لہٰذا مجبور عورت پر حد نافذ نہیں کی جائے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زناکاری وفحاشی کے نتائجِ بد یا تباہ کاریاں

اب تک ہم نے زناکاری کے بارے میں اسلام اور دیگر ادیان وقبائل کی تعلیمات، زناکاری پر سزاؤں کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے، اور اب چاہتے ہیں کہ قدرے اختصار کے ساتھ زناکاری کے برے اثرات ونتائجِ بد اور اس کی تباہ کاریوں کی طرف توجہ دلادی جائے تاکہ

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

(۱) اخلاقی ومعاشرتی تباہی

زناکاری ایک ایسا گھناؤنا جرم ہے جس کے برے اثرات صرف زناکار تک ہی نہیں رہتے، بلکہ یہ جرم پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے کر اسے تباہی وبربادی کی طرف لے نکلتا ہے۔ آپ اسی سے اندازہ کرسکتے ہیں کہ جس شوہر کو اپنی بیوی یا جس بیوی کو اپنے شوہر کی بدکاری کا پتہ چل جائے، ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے کیا جگہ رہ جائے گی۔ نفرت در آئے گی اور مقدّس رشتۂ ازواج خطرے میں پڑ جائے گا، بلکہ ایسے میں اکثر علیحدگیاں اور طلاقیں ہوجاتی ہیں۔ دوگھروں میں، پھر دوخاندانوں یا قبیلوں میں دشمنی شروع ہوگئی۔ اس فعل نے گویا معاشرے کی دواکائیوں کو باہم لڑادیا، فتنہ وفساد برپا کردیا۔ ان دونوں کے بچوں کا مستقبل کیا ہوگا؟ معاشرے میں بے شمار مثالیں اس کا جواب دے رہی ہیں، جیسے جیسے اس جرم کا ارتکاب کرنے والے بڑھیں گے، ویسے ویسے اس طرح کی مثالیں بڑھیں گی، اور آج ہمارے معاشرے میں ان برائیوں کے اثرات واضح طور پر نظر آرہے ہیں، اور اس معاشرتی فساد وبگاڑ کے ساتھ ہی افرادِ معاشرہ سے اخلاقی اقدار کا ناپید ہونا بھی اس جرم کا لازمی نتیجہ ہے، اور جہاں یہ سب کچھ ہوگا وہاں کی تباہی وبربادی اور کیا ہوگی۔[۱]

[۱] پردہ، مولانا مودودی، المرأة بين الفقه و القانون، ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی، ص:۳۱۰، الزنا، ص:۱۲۹، ۱۳۶۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲) نفسیاتی شکست وریخت

زناکاری و فحاشی کے برے اثرات جس طرح اخلاقی و معاشرتی میدانوں میں رو پذیر ہوتے ہیں، اسی طرح افرادِ معاشرہ کی نفسیاتی شکست و ریخت کا باعث بھی ہوتے ہیں۔ خاندان اکائی ہے معاشرے کی اور افرادِ خاندان کے مابین جب پیار و محبت کی جگہ نفرت، اعتماد کی جگہ شک و شبہ، خلوص کی جگہ خود غرضی آجائے تو پھر وہ تعلق بالکل بے جان سا ہو جاتا ہے جو خاندان کی اصل جان ہوتا ہے، اور جب وہ تعلق و رابطہ نہ رہے تو پھر ان لوگوں پر نفسیاتی امراض کی یلغار ہو جاتی ہے، حتیٰ کہ مغربی ممالک میں ایک تحقیق میں یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ بکثرت والدین اپنے بچوں کے ساتھ وحشیانہ سلوک کرنے کے درپے ہوگئے ہیں، اور یہ ایک ایسا مرض ہے جو ادنیٰ اور درمیانے طبقے کے لوگوں میں نہیں بلکہ اس کا شکار صرف خوشحال و مالدار خاندان ہیں۔

اور مجلّہ حضارۃ الاسلام میں واضح کیا گیا ہے کہ اس نفسیاتی مرض کا سب سے اہم سبب وہ ”شک“ ہے جو میاں کو بیوی کے، اور بیوی کو میاں کے کردار پر ہوتا ہے، اور اس بے اعتمادی کے نتیجہ میں وہ اپنی اولاد کے بارے میں بھی شک میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ خصوصاً باپ سمجھتا ہے کہ معلوم نہیں یہ بچہ دراصل میرا ہے بھی یا نہیں۔ اس شک کے نتیجہ میں وہ ایسی نفسیاتی کش مکش میں مبتلا ہو کر بچوں کے ساتھ وحشیانہ سلوک پر اتر آتا ہے۔[۱]

(۳) جسمانی امراضِ مہلکہ

فحاشی زنا کی شکل میں ہو یا لواطت کے انداز سے، ہر دو کا نتیجہ طبی طور پر بھی بڑا بھیانک ہے، اور آج یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ کتنی ہی بیماریاں ایسی ہیں جو انسانی جسم کو اس فعل کے نتیجہ میں لگتی ہیں۔ ان امراض میں سے امراضِ تناسلیہ و باطنیہ بڑی خوفناک شکل میں پھیل رہی ہیں، اور مغربی و امریکی ممالک جہاں فحاشی عام ہے وہاں لاکھوں لوگ اللہ کی بے آواز لاٹھی کی زد میں آچکے

[۱] مجلہ حضارۃ الإسلام، جلد۷، شمارہ۸۔

ف-اس موضوع کے بارے میں تفصیلات جاننے کے لئے ہماری متعلقہ کتاب ”جرائم، فحاشی و جنسی بے راہ روی“ کا مطالعہ فرمائیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہیں، لاکھوں مر رہے ہیں، لاکھوں زیرِ علاج ہیں، ہزاروں ہسپتال ان جنسی امراض کے لئے خاص کئے جا چکے ہیں، اور لاکھوں کی تعداد میں وہ بچے دنیا میں آتے ہی لقمۂ اجل بن جاتے ہیں جو موروثی طور پر ان جنسی امراض میں مبتلا ہیں، وہ غنچے اپنے ماں باپ کی جنسی بے راہ روی اور امرض کے نتیجہ میں بن کھلے ہی مرجھا جاتے ہیں۔

جنسی بے راہ روی کے نتیجہ میں جو بیماریاں لاحق ہوتی ہیں، ان میں سے بعض تو تناسلی امراض ہیں جن کا تعلق اس مریض کی نسل سے ہوتا ہے کہ وہ لائق نہیں رہتا کہ اس سے بچے کی ولادت ہو، تو گویا اس کی نسل وہیں منقطع ہو گئی اور وہ لاولد ہی اس دنیا سے اٹھ گیا۔

ان تناسلی امراض میں سے ایک تو سیلان کا مرض ہے، اور دوسرا زہری، جبکہ اس فحاشی کے نتیجہ میں ہی بعض باطنی امراض بھی لاحق ہوتے ہیں، جن میں سے ہی "سوزشِ جگر" بھی ہے، اور جلدی امراض میں سے خارش اور وائرس (Virus) کی بیماریاں بھی انہی بدفعلیوں کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ بعض میڈیکل ریسرچ اور رپورٹس میں کہا گیا ہے کہ ٩٠ فیصد امریکی عوام ان جنسی امراض میں مبتلا ہیں، اور انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا (دائرہ معارف برطانیہ) میں ایک مقالہ نگار نے لکھا ہے کہ وہاں کے سرکاری ہسپتالوں میں ایک لاکھ زہری کے مریضوں کا علاج ہو رہا ہے، جبکہ ہر سال ایک لاکھ ساٹھ ہزار مریض سیلان میں مبتلا ہو جاتے ہیں، اور جنسی امراض کے علاج و معالجہ کے لئے صرف برطانیہ میں چھ سو پچاس ہسپتال مخصوص کئے گئے ہیں، جبکہ ان سرکاری ہسپتالوں پر مستزاد وہ غیر رسمی و غیر سرکاری ڈاکٹروں کے نتائج ہیں جن میں یہ بات واضح طور پر آئی ہے کہ ان کے پاس آنے والے مریضوں میں سے ٦١ فیصد ایسے لوگ آتے ہیں جو مرضِ زہری میں مبتلا ہوتے ہیں، اور ٩ فیصد مرضِ سیلان میں۔

انسائیکلوپیڈیا میں مزید لکھا ہے:

"صرف امریکہ میں تیس اور چالیس ہزار کی درمیانی تعداد میں ہر سال وہ بچے مرتے ہیں جو اپنے والدین کے مرضِ زہری میں مبتلا ہونے کی وجہ سے موروثی طور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر ہی زہری کے مریض پیدا ہوتے ہیں۔ غرض سیل یا دق کو چھوڑ کر دوسرے کل امراض میں ٹوٹل جتنے لوگ مرتے ہیں ان کی نسبت صرف مرضِ زہری میں مبتلا ہونے والوں کی تعداد زیادہ ہے، اور ماہرین و مسئولین کے اندازے کے مطابق نوجوان طبقے کے ۶۰ فیصد لوگ سیلان کے مرض میں مبتلا ہیں جن میں سے شادی شدہ اور غیر شادی شدہ سبھی لوگ شامل ہیں، اور ماہرین امراضِ خواتین نے کہا ہے کہ عورتوں کے اعضاءِ جنس پر جو کل آپریشن کئے ہیں ان میں سے ۷۵ فیصد اور ۸۰ فیصد عورتیں ایسی تھیں جو مرضِ سیلان سے متاثر تھیں"۔[۱]

ان سب سے بڑھ کر آج کل کا مرض "ایڈز" ہے، جو اب بہت مشہور بھی ہو چکا ہے اور جس کے بارے میں لوگ بہت کچھ جان بھی چکے ہیں کہ اس کا کب انکشاف ہوا؟ یہ کیسے ہوتا ہے؟ اور کیسے پھیلتا ہے؟ اور مریض کو کہاں پہنچا کے چھوڑتا ہے؟ اس لئے ہم نے اس سے متعلقہ ڈاکٹروں اور ماہر طبیبوں کی لکھی ہوئی کتب اکٹھی کی ہیں جو کہ ایک متعدبہ تعداد میں ہیں، اور ان میں اس خوفناک مرض اور دوسرے جنسی امراض کے بارے میں معلومات کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے، وہ تفصیل تو ذِکر نہیں کرتے البتہ ان کے بارے میں ایک خلاصہ آپ کے سامنے رکھ دیتے ہیں تاکہ مَنْ لَّا یُدْرِكُ كُلُّهٗ، لَا یَتْرُكُ جُلَّهٗ کا مصداق ہو جائے کہ سب کچھ نہیں تو کچھ نہ کچھ ہی سہی۔

(۱) سیلان Gonorrhoeae or Gonococcus

وجہِ تسمیہ:

زناکاری ولواطت اور جنسی بے راہ روی کے نتیجہ میں رونما ہونے والے امراض میں سے ایک "سیلان" ہے جسے عربی میں تعقیبہ بھی کہتے ہیں اور انگلش میں "گونرہویا" یا "گونوکوکس" کے نام سے پہچانی جاتی ہے۔

[۱] پردہ، مولانا مودودی۔ الزنا دندل جبر، ص:۱۴۰،۱۴۴۔ لا تقربوا الزنا، ص:۶۱-۶۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کی تاریخ:

یہ تیسری دنیا کی سب سے زیادہ ظاہر ہونے والی بیماری ہے، اس بیماری کا ۱۹۷۹ء میں ڈاکٹر انائیسر (Aniesser) نے انکشاف کیا تھا، اور صحت کی عالمی تنظیم کی ۱۹۷۵ء کی رپورٹ کے مطابق دنیا میں دو سو پچاس ملین لوگ اس مرض میں مبتلا تھے، اور اٹلانٹا امریکہ کے ریسرچ سنٹر کی رپورٹ کے مطابق صرف امریکہ میں ہر سال تین ملین لوگ اس مرض کا لقمہ بنتے ہیں، اور غیر سرکاری کلینکس میں علاج معالجہ کروانے والے لوگوں کی تعداد کا باریک بینی سے اندازہ لگانا ہی مشکل ہے، اور ۸ فیصد افریقی عورتیں اس مرض میں مبتلا ہیں جبکہ پیشہ ور عورتوں میں سے ۹۰ فیصد سے زیادہ اس مرض کا شکار ہوتی ہیں اور اسے متعدی مرض شمار کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ جنسی افعال کے نتیجہ میں یہ ایک سے دوسرے شخص کی طرف منتقل ہوتا ہے، اور یہ لواطت جیسی جنسی بے راہ روی سے زیادہ پھیلتا ہے، یہ مرد وزن کے علاوہ بچوں میں بھی ہے۔

اس کی علامات:

اس کی بڑی بڑی علامتیں اعضاءِ جنس پر غیر معمولی خارش، جلن، اور ان سے پیپ کا خروج ہے، اور ان مریضوں کو پیشاب کرتے وقت تکلیف ہوتی ہے، جوڑوں میں درد اور درجۂ حرارت بلند رہتا ہے، یہ آنکھوں کی سوزش کا باعث بھی ہوتا ہے۔

اس کا انجام:

سیلان کے مریض مرد وزن دونوں ہی جماع کرنے سے قاصر ہو جاتے ہیں جبکہ بالآخر ایسے مرد وزن نہ صرف جماع کی قدرت سے محروم ہو جاتے ہیں بلکہ وہ دونوں ہمیشہ کے لئے بانجھ بھی ہو جاتے ہیں۔[۱]

[۱] الایدز والامراض الجنسیہ، ڈاکٹر محی الدین، ص:۱۲۹،۱۳۴، طبع دار ابن کثیر بیروت، ومؤسسة علوم القرآن، عجمان، متحدہ عرب امارات، قاموس الایدز، ڈاکٹر فاروق مصطفیٰ خمیس، ترتیب محمد رفعت، الأمراض المتناقلة عبر الجنس، ڈاکٹر فاخوری، ص:۳۶،۵۱، طبع دار العلم للملایین، بیروت، لا تقربوا الزنا، ص:۶۲-۶۴، تلك حدود الله، ص:۹۰-۹۱۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس کی قدامت:

ڈاکٹر فاخوری نے اپنی کتاب "الامراض المتناقلہ عبر الجنس" میں لکھا ہے کہ اس جنسی وباء یعنی سیلان کا ذِکر پانچویں صدی قبل مسیح میں شیخ الاطباء البقراط کے یہاں بھی ملتا ہے، اور رومن امپائر کے سقوط سے تھوڑا پہلے جب روم میں اباحیت و بے راہ روی عام ہو گئی تو اس وقت کے رومی حکیموں نے بھی اس مرض کا ذِکر کیا تھا۔[۱]

(۲) زہری (Syphilis)

وجہِ تسمیہ:

جنسی آوارگی کے نتیجہ میں رونما ہونے والی دوسری خوفناک بیماری "زہری" ہے، اور اسے عربی میں "الزہری" اور افرنجی یعنی فرنگی و انگریزی میں بھی یہی کہا جاتا ہے، لیکن انگلش میں اسے "سائیفی لس" کا نام دیا گیا ہے، اور زہری کو زہری کہنے کا باعث یہ ہے کہ اسے زہرہ نامی ستارے کی طرف منسوب کیا گیا ہے جسے عشق و محبت کا ستارہ شمار کیا جاتا ہے۔[۲]

اس لئے نہ صرف یہ بلکہ بے لگام عشق و محبت اور بے مہار جنسی بے راہ روی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے تمام امراض پر امراضِ زہریہ یا زہری کا اطلاق کیا جاتا ہے۔

اس کی تاریخ:

یہ ایک بہت پرانی بیماری ہے، حتیٰ کہ پندرھویں صدی میں امریکہ کا انکشاف کرنے والے کولمبس نے اپنے ساتھیوں (جہاز رانوں) میں اس بیماری کو پایا تھا اور پھر یہ بیماری پورے یورپ میں عام ہو گئی اور ہر قوم نے دوسری پر الزام لگانا شروع کر دیا کہ یہ مرض یا اس کے جراثیم ان کی طرف سے ہمارے یہاں آئے ہیں، اطالوی لوگوں نے اسے فرانسیسی مرض قرار دیا، اور اہلِ

[۱] الأمراض المتناقلہ عبر الجنس، ص:۳۹۔
[۲] الأمراض المتناقلہ عبر الجنس، ص:۱۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرانس نے اسے انگریزی بیماری کہا، اور انگریزوں نے اسے ہسپانوی مرض شمار کیا۔

اور باضابطہ طور پر اس مرض کا انکشاف ۱۵۲۱ء میں ایک اطالوی ڈاکٹر فراکٹوریس نے ایک مریض پر کیا جس کا نام سائیفی لس تھا اور اس کے نام پر ہی اس مرض کا یہ نام معروف ہوا۔ ۱۹۰۵ء میں دو جرمن ڈاکٹروں نے اس پر تحقیق کی اور ۱۹۰۹ء میں ایک جرمن ڈاکٹر نے اس کا علاج دریافت کیا۔ غرض ۱۹۷۵ء میں ایک اندازے کے مطابق ۵۰ ملین لوگ اس مرض میں مبتلا تھے جن میں ۲۲ فیصد سے لے کر ۶۵ فیصد تک وہ لوگ تھے جو لواطت جیسی غلاظت میں مبتلا تھے، اور دوسری عالمی جنگ کے وقت صرف مغربی یورپ کے تین لاکھ افراد مریض تھے۔ یہ بیماری حاملہ عورت سے اس کے پیٹ والے اور شیر خوار بچے کی طرف بھی منتقل ہو جاتی ہے، اور ایسے مریض کا خون کسی تندرست کو لگنے سے بھی تندرست آدمی میں یہ بیماری منتقل ہو جاتی ہے۔

اس کی علامات و وجوہات:

یہ بیماری دراصل ایک خوفناک پھوڑے سے عبارت ہے جو مرد و زن کے اعضاءِ تناسل، جائے پاخانہ اور پستان یا منہ میں ہوتا ہے، جسم کے مختلف اعضاء، مثلاً چہرے، ہاتھوں اور پیروں پر دانے سے ہو جاتے ہیں، اور آخری دور میں مریض کے بعض اعضاء شل ہو جاتے ہیں یا وہ نابینا ہو جاتا ہے، سینے میں درد، سانس لینے میں تکلیف (ضیق تنفس)، دل کی دھڑکن تیز اور بے قاعدہ ہو جاتی ہے، دماغی توازن ختم ہو جاتا ہے۔ نظامِ قدرت کے خلاف کا نتیجہ اس قسم کی خوفناک بیماریوں کی شکل میں سامنے آجاتا ہے، اسے ”مرض الملوک“ بھی کہا جاتا ہے کیونکہ فرانس کے کئی (پانچ) بادشاہ، اسی طرح روس کا ایک حاکم بھی اس مرضِ خبیث میں مبتلا ہوا تھا، اور عالمی ادارۂ صحت کے مطابق ہر سال ۵۰ ملین لوگ اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں جبکہ صرف امریکہ میں ان کی سالانہ تعداد ایک لاکھ ہے۔ ۹۰ فیصد لوگ جنسی بد فعلی کے نتیجہ میں اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ۸ فیصد بوس و کنار سے اور ۲ فیصد جھوٹے برتنوں یا چیزوں وغیرہ کے استعمال کے ذریعے۔ اس مرض کے نتیجہ میں آدمی بے کار ہو جاتا ہے، بانجھ پن اس کا مقدر بن جاتا ہے، اور عورت اس

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مرض کی وجہ سے استقرارِ حمل کے معاملہ میں بے صلاحیت ہو جاتی ہے یا بچہ پیٹ میں فوت ہو جاتا ہے، اور کبھی بچہ ناقص و عجیب الخلقت پیدا ہوتا ہے اور بالآخر بیماری عورت کو بانجھ کر دیتی ہے۔

اندازہ فرمائیں کہ عیاشی کے لمحات کیا کیا گل کھلاتے ہیں۔ خود بھی خوفناک امراض اور تکالیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور ساتھ ہی ان کے بے گناہ بچے بھی ان کے گناہوں کی سزا بھگتے ہیں کہ وہ اندھے، بہرے، گونگے، ناقص اور عجیب الخلقت پیدا ہوتے ہیں۔[۱]

(۳) ہرپس (Herpes)

وجۂ تسمیہ:

جنسی بے راہ روی اور مانعِ حمل گولیوں کے بکثرت استعمال کے نتیجے میں ہی ایک تیسری بیماری جو لگتی ہے اسے عربی میں "ہربس" یا "ہربیس" کہا گیا ہے اور انگلش میں "ہرپِس"، اور یہ بھی زہری بیماریوں سے قدیم اور معروف بیماری ہے۔

اس کی تاریخ:

جیسا کہ عام خیال کیا جاتا ہے کہ دورِ جدید کی بیماریوں میں سے ہے، ایسا نہیں، یہ تو ایک ہزار سال پہلے سے پہچانی گئی ہے، بلکہ بقولِ بعض یہ تو قدیم یونانی فلسفی طبیب البقراط کے زمانے میں بھی تھی، بلکہ اس کا نام بھی البقراط نے رکھا تھا، اور یہ نام دراصل ایک یونانی زبان کے لفظ سے ماخوذ ہے جو کہ (Herpien) ہے، جس کا معنی اژدھے کی طرح آہستہ آہستہ رینگنا ہے، اور اس بیماری کا وائرس (Virus) بھی چونکہ انسان کے اعصابی نظام میں آہستہ آہستہ رینگتا ہوا اسے ضرر پہنچاتا ہے اس لئے اس بیماری کا نام ہی ہرپس رکھ دیا گیا۔

[۱] قاموس الایدز الطبي، ص:۱۳۸، ۱۵۰، الزنا، ص:۴۶، ۶۹، تلك حدود الله، ص:۹۱-۹۲، الأمراض المتناقلة عبر الجنس، ص:۲۱، ۲۵، الایدز والأمراض الجنسية، ص:۱۸۰، ۱۸۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے نتائج:

۱۹۷۰ء سے اس بیماری میں مبتلا ہونے والوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوجاتا رہاہے۔ صرف امریکہ میں ۱۹۹۱ء تک ۲۵ ملین لوگ اس بیماری میں مبتلا تھے اور ہر سال وہاں ایک ملین لوگ مزید شکار ہوتے ہیں۔ یہ مرض متعدی کہا گیاہے کہ یہ نفسانی خواہشات میں آوارگی کے نتیجہ میں ایک سے دوسرے تک منتقل ہوجاتا ہے، اور بہت تھوڑی تعداد میں ایک دوسرے کے کپڑے پہننے، بوس و کنار کرنے، حتیٰ کہ مصافحہ کرنے سے بھی کبھی یہ وائرس اپنا کام کر جاتا ہے۔ ماں کے دودھ پلانے سے یہ بچوں تک بھی منتقل ہوجاتا ہے۔

اس کا انجام:

اس بیماری کے نتیجہ میں اولاً اعضائے تناسلیہ پر اور ان کے اردگرد چھوٹے چھوٹے دانے ہوتے ہیں جو بہت تکلیف کا باعث بنتے ہیں۔ درجۂ حرارت بڑھ جاتاہے، سر درد، تھکن، جوڑوں اور پٹھوں کے درد، اور مزاج میں چڑچڑا پن آجاتا ہے۔ مرد وزن کو پیشاب کے وقت سخت جلن کے ساتھ پیشاب کی نالی سے پیپ آنا شروع ہوجاتی ہے، اور جب یہ بیماری بچے کو لگے تو ۵۰ فیصد کے لئے یقینی موت کا باعث بنتی ہے۔ یہ مرض مریض عورتوں کے لئے رحم کے منہ پر سرطان یا کینسر کا باعث بھی بنتاہے۔ اللہ محفوظ فرمائے، آمین۔ [۱]

(۴) ایڈز (Aids)

وجۂ تسمیہ:

اس شترِ بے مہاری کے نتیجہ میں لگنے والی ایک انتہائی خوفناک بیماری ایڈز بھی ہے جسے فرانس میں سیڈا (Sida) کہا جاتا ہے، جو آج بہت معروف ہوچکی ہے۔ یہ نام دراصل چار حروف A,I,D,S کا مجموعہ ہے اور ان چاروں حرفوں کا تعلق چار لفظوں سے ہے، جن میں سے ہر لفظ کا یہ

[۱] ولا تقربوا الزنا، ص:۷۱،۸۳، الأمراض المتناقله، ص:۵۸،۶۸، الایدز والأمراض الجنسیه، ص:۱۴۸،۱۵۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلا پہلا حرف ہے، یعنی A پہلا حرف ہے Acquired کا، اور I پہلا حرف ہے Immune کا اور D پہلا حرف ہے Deficiency کا اور S پہلا حرف ہے Syndrome کا، اور ان چاروں لفظوں کا مجموعہ دراصل ایک طبی اصطلاح ہے جو چند مختلف قسم کے متعدی امراض کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی بیماری کے لئے خاص کی گئی ہے، اور سیڈا (Sida) فرانسیسی یا فرنچ زبان کے ان چار کلمات یا الفاظ کے پہلے حروف کا مجموعہ ہے: Syndrome d'ImmunoDéficience Acquise۔[١]

انجام ونتائج:

ایڈز دراصل اس حالت کا نام ہے جس میں مریض اپنے جسم کے اندر موجود بیماریوں کو روکنے والی قدرتی قوتِ دفاع کو کھو دیتا ہے اور اس کے جسم میں کسی بیماری کو روکنے کی کوئی صلاحیت نہیں رہ جاتی، اور یہ قوتِ دفاع انسانی جسم کی ترکیبِ عنصری میں ہی وائٹ بلڈ سیلز اور لائیم فوسائیٹس کے خلیوں کا وجود ہے۔ مختصر یہ کہ وائرس اور بکٹیریا وغیرہ جراثیم جو بیماریوں کا باعث بنتے ہیں ان جراثیم سے دفاع کے لئے جسم میں ایک دفاعی سسٹم ہوتا ہے جسے The Immune System کہتے ہیں، اور جب کوئی شخص یا کسی کا جسم عملِ دفاع یا Defensive Function سے محروم ہو جائے تو سمجھ لیں کہ وہ ہر قسم کی بیماریوں کی آماجگاہ یا گڑھ بن گیا ہے اور اس کے لئے موت معجل یقینی ہے۔

ٹائم بم:

یہ مرض مرد وزن ہر دو کو ہی لگتا ہے، اور آجکل لاکھوں لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار رہا ہے۔ اس وقت یہ مرض سب سے زیادہ امریکہ، برطانیہ، فرانس، جرمنی، کینیڈا، روانڈا، ہایٹی اور برازیل وغیرہ میں ہے۔ آج دنیا میں ایک خوف وہراس پھیلا ہوا ہے کیونکہ یہ بیماری ہی ایسی ہے

[١] الأمراض المتناقلة عبر الجنس، ص:١٨٠۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جسے کسی نے بیماریوں میں سے ”بیماری نمبر ا“ اور کسی نے قاتلوں میں سے ”قاتل نمبر ا“ قرار دیا ہے۔ اور بعض لوگوں نے تو اسے ”ٹائم بم“ کہا ہے، بعض لوگ اسے ”نوجوانوں کا مرض“ پکارتے ہیں، بلکہ اس سلسلہ میں تو ایک ضخیم کتاب بھی لکھی گئی ہے جس کا نام ہی ”ایڈز، مرض الشباب“ ہے جس کے مؤلف ڈاکٹر سعید لبنانی ہیں اور یہ کتاب ۲۸۸ صفحات پر مشتمل ہے جسے شرکۃ المطبوعات نے بیروت سے شائع کیا ہے، جبکہ بعض ڈاکٹروں نے ”مرضِ عصر“ یا دورِ حاضر کی بیماری قرار دیا ہے، اسے کچھ بھی کہیں روا ہے کیونکہ آج کل جتنے لوگ اس عفریت کے منہ میں جان توڑ رہے ہیں وہ اس کا جواز مہیا کرتے ہیں کہ اس مرض کے بیماروں میں ۱۰۰ فیصد کی موت یقینی ہے۔

مرض کا انکشاف:

اس مرض کا آغاز افریقہ میں ہوا اور اول اول زائرے میں لال بندروں پر اس کا انکشاف ہوا، اور پھر یہ بیماری ۱۹۸۱ء میں انسانوں میں پائی گئی، اور اس بات کی تحقیق ہوئی کہ یہ بندروں سے انسانوں میں منتقل ہوجاتی ہے، اور پھر اسی سال امریکہ میں بھی اس مرض کا انکشاف انسانوں پر ہو گیا۔

اس کے اَسباب:

یہ مرض زیادہ تر ہم جنس پرستی و لواطت (یا اغلام بازی) یا غیر فطری جنسی تعلقات (Homosex) اور عام زناکاری کے نتیجے میں ایک دوسرے انسان تک منتقل ہوتا ہے جبکہ ایک شخص کا خون دوسرے کو ٹرانسفر کرنے سے بھی اس مرض کے منتقل ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ غرض ۷۳ فیصد وہ لوگ اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں جو جنسی بے راہ روی کا شکار ہوتے ہیں، ۱۷ فیصد وہ ہوتے ہیں جو مستقل منشیات کے عادی ہوتے ہیں اور باقی دیگر اسباب سے، اور اگر ماں اس مرض کا شکار ہو تو اس کے بچے کو بھی یہ مرض لگ سکتا ہے، وہ حالتِ حمل میں ہو یا حالتِ رضاعت میں، البتہ گھر، مدرسہ یا دفتر وغیرہ میں محض ایک دوسرے سے ملنے، ایک دوسرے کے جھوٹے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

برتنوں میں کھانے، کیڑے مکوڑوں، سوئمنگ پول اور لیٹرین وغیرہ کے ذریعے یہ مرض آگے نہیں بڑھتا۔

ایڈز کے خلاف منظم تحریک و مہم:

۱۹۹۱ء میں یکم دسمبر کو ایڈز کے خلاف منظم تحریک طور پر عالمی سطح پر "ایڈز ڈے" منایا گیا تھا، اس وقت متحدہ عرب امارات کی وزارتِ صحت نے ایک پمفلٹ شائع کیا تھا جو دراصل عالمی تنظیمِ صحت (WHO) کے ۱۹۸۸ء کے نشریہ نمبر ۷۔۴ سے ماخوذ تھا، اس میں ایڈز کے بارے میں دس مختلف نکات بیان کئے گئے تھے جن میں سے پہلے نقطہ کے تحت لکھا تھا: ایڈز ایک نیا مرض ہے اور پوری دنیا اس کے خطرات سے دوچار ہے، اس وقت ایک لاکھ بیس ہزار لوگ اس مرض میں مبتلا ہیں جن کی ۱۴۰ ملکوں میں باقاعدہ سرکاری طور پر رپورٹ کی گئی ہے (اور ظاہر ہے جن کی رپورٹ نہیں کی گئی اور غیر سرکاری اداروں، ہسپتالوں یا کلینکوں میں زیرِ علاج ہیں، وہ ان پر مستزاد ہیں)، ایڈز کا وائرس ہر معاشرے پر حملہ آور ہو سکتا ہے کیونکہ یہ تمام معاشرتی و جغرافیائی حدود کو توڑ کر آگے بڑھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

اور نقطہ نمبر ۱ کے تحت یہ بھی لکھا ہے:

"اس وقت تک ۵ سے ۱۰ ملین تک لوگوں کے خون میں ایڈز کا وائرس موجود ہے"۔[۱]

معروف علامتیں:

اس کی معروف علامتیں یہ ہیں:

۱) درجۂ حرارت بڑھ جاتا ہے، گاڑھا پسینہ آتا ہے خصوصاً رات کے وقت۔

۲) ناک اور سانس کی نالیاں بند ہو جاتی ہیں، خشک کھانسی بھی ہوتی ہے اور سانس کی تکلیف

[۱] پمفلٹ وزارتِ صحت، متحدہ عرب امارات، ۱۰ نقاط هامة عن الایدز۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Asthama) بھی، مریض سمجھتا ہے کہ شائد ٹھنڈک وغیرہ سے نزلہ یا عام انفلوئنزا ہو گیا ہے۔

۳) بھوک مر جاتی ہے، زبردست پیچش لگ جاتے ہیں اور پیٹ میں درد ہونے لگتا ہے۔

۴) ”لائیم فو“ غدودیں خصوصاً کانوں کے نیچے، گردن پر، بغلوں کے نیچے، پیٹ کے قریبی حصہ والی رانوں پر، یہ غدودیں بڑھ جاتی ہیں۔

۵) مریض کا وزن بہت کم ہو جاتا ہے اور وہ انیمیا یا فقرِ دم (قلتِ خون) میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

۶) ہاتھوں اور پنڈلیوں کے عضلات اتنے کمزور ہو جاتے ہیں کہ ان کی حرکت برابر نہیں رہتی۔

۷) جلد پر دانے نمودار ہونے لگتے ہیں۔

۸) زبان اور منہ کے بعض حصوں پر سفید داغ ہو جاتے ہیں۔

۹) جسم کے مختلف حصوں پر سرخ ورم آجاتا ہے۔

۱۰) آدمی نسیان و بھول اور ارتعاش یا کپکپی و رعشہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

۱۱) مریض جنسی ضعف کا شکار ہو جاتا ہے اور یہ سرطان یا کینسر سے بھی زیادہ خطرناک مرض ہے۔[۱]

قانونِ قدرت سے بغاوت اور فطری اصولوں سے انحراف کرنے والوں سے قدرت کے انتقام میں دیر تو ہو سکتی ہے مگر اندھیر نہیں۔ یہ ایڈز نامی بیماری بھی اس بغاوت و انحراف پر قدرت کا انتقام ہے جس کا نشانہ مرد و زن دونوں ہی ہیں، اگرچہ یہ عورتوں میں زیادہ ہے کیونکہ آزاد جنسی اختلاط کے لئے کوٹھوں کی آبادی زیادہ تر انہی کی وجہ سے تو ہے۔

ایڈز کی تباہ کاریاں:

رابطہ عالمِ اسلامی مکہ مکرمہ سے صادر ہونے والے مجلّہ ”الرابطہ“ میں لکھا ہے:

[۱] الایدز والأمراض الجنسیہ، ص:۴۸، ۱۱۴، ۱۱۵، قاموس الایدز، ص:۳۴، ۳۵، الأمراض المتناقلة عبر الجنس، ص:۲۱۶، ۲۱۷۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”انسداد ایڈز کے عالمی پروگرام کے ڈائریکٹر میشل ہرسٹن نے کہا ہے کہ ۱۳ ملین وہ عورتیں جو کہ ایڈز کے وائرس کا شکار ہوئی ہیں ان میں سے ۴ ملین عورتوں کے ۲۰۰۰ء تک موت کے گھاٹ اتر جانے کی توقع ہے، جبکہ ۱۹۹۳ء میں مزید ایک ملین عورتوں کے اس مرض میں مبتلا ہونے کا خدشہ ہے۔ اس طرح ۲۰۰۰ء تک ایڈز میں مبتلا مریضوں کی تعداد ۱۹۹۳ء کی نسبت چار گنا ہو جائے گی اور ۴۰ ملکوں کے تقریباً ۴۰۰ نمائندوں کے اجتماع میں میشل نے کہا کہ ۱۹۹۲ء میں پہلی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ امریکی عورتوں میں سے ایڈز والی عورتوں میں بیماری کا سب سے اہم سبب جنسی بے راہ روی ثابت ہوا“[۱]

دہلی سے شائع ہونے والے ہفت روزہ ’جریدہ ترجمان‘ اور بھیکم پور (انڈیا) سے شائع ہونے والے ماہنامہ ’الفلاح‘ کی رپورٹ کے مطابق ایڈز ہندوستان اور خصوصاً بمبئی اور شمال مشرقی ہندوستان کے لوگوں میں پایا گیا ہے[۲]، اور الفلاح میں تو اس کے مدیر (جنگلیانہ، ہوشیار پور کے) ڈاکٹر محمد یونس ارشد نے لکھا ہے:

”صرف شہر بمبئی میں روزانہ تقریباً تین سو افراد ایڈز سے متاثر ہو جاتے ہیں اور اس کی واضح وجہ یہ ہے کہ دنیا کے اس معروف فلمی شہر میں چوبیس گھنٹے جسم فروشی ہوتی ہے، اور تقریباً ڈیڑھ لاکھ عورتیں کھلے عام اس کاروبار میں ملوث ہیں“۔

اور اس مرض کی خطرناکی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ڈاکٹر الوین فریڈ مین کین جو کہ نیو یارک یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں، ان کے بقول یہ ایسا موذی مہلک مرض ہے کہ گزشتہ دس صدیوں میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ البتہ بعض ماہرین نے اسے ”کالی موت“ کہا ہے جس سے

[۱] مجلہ الرابطہ، شمارہ ۳۴۶ بابت جمادی الاول ۱۴۱۴ھ بمطابق اکتوبر، نومبر ۱۹۹۳ء۔
[۲] ہفت روزہ ترجمان دہلی، جلد ۱۴، شمارہ ۷، بابت ۹ رمضان ۱۴۱۴ھ بمطابق ۱۸ فروری ۱۹۹۴ء۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

چودھویں صدی عیسوی میں یورپ کی ایک چوتھائی آبادی ختم ہوگئی تھی۔[۱]

عام مسلم ممالک اور بلادِ عربیہ:

عام مسلم ممالک اور بلادِ عربیہ اس مرض سے کسی حد تک پاک ہیں۔ ہاں صرف لبنان، مصر، اردن اور شام میں اس کے کیسز سامنے آئے ہیں جو کہ اکثر باہر سے آنے والے لوگوں میں، امریکی و یورپی ملکوں میں رہنے والے بعض مقامی لوگوں سے متعلقہ ہیں۔[۲]

لبنان کی انسدادِ ایڈز ایسوسی ایشن کے صدر کے اعلان کی رو سے ۱۹۹۰ء تک لبنان میں ۳۰۰ کیس تھے۔

گلف نیوز میں ۱۹۸۸ء میں ایک خبر نشر ہوئی تھی کہ متحدہ عرب امارات (U.A.E.) میں ۱۷ بچے اس وائرس کو لئے ہوئے پائے گئے جبکہ سترہ (۱۷) مریض پاک و ہند، عمان اور امارات کے ہیں، اور اس کا سبب ان کا امریکہ میں علاج کروانا ہے جبکہ ہیلتھ والوں نے ستر (۷۰) بیرونی آدمیوں کو ملک سے نکال دیا جو کہ اس مرض میں مبتلا تھے۔

قطر میں آٹھ آدمی اس مرض میں مبتلا ہو کر مرے ہیں۔

بحرین میں آٹھ کیس پکڑے گئے ہیں جن میں سے چھ بیرونی افراد کے ہیں۔

سعودیہ میں ایسے کیس انگلیوں پر گنے جاسکتے ہیں اور ان کی اکثریت بھی غیر ملکی لوگوں پر مشتمل ہے۔

کویتی وزارتِ صحت کے مطابق ۱۹۸۹ء تک وہاں ۳۵ مریض پائے گئے جن میں سے صرف آٹھ مقامی باشندے ہیں اور باقی غیر ملکی، جنہیں کہ واپس کر دیا گیا ہے، اور ان سب پر مرض کا حملہ ملک سے باہر ہی ہوا تھا۔

[۱] ماہنامہ الفلاح، بھیکم پور (انڈیا)، جلد ۳، شمارہ ۵، بابت رجب ۱۴۱۴ھ بمطابق دسمبر ۱۹۹۳ء۔
[۲] الأمراض المتناقلة عبر الجنس، ص: ۱۸۳۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خرطوم، سوڈان سے شائع ہونے والے اخبار ”الایام“ کی رپورٹ کے مطابق وسط سوڈان کے سنار ہسپتال میں ایک سوڈانی تاجر، اس کی بیوی اور ان کی سات سالہ بچی تینوں ہی ایڈز کے نتیجہ میں موت کے منہ میں جا نکلے۔ یہ تاجر تو شمالی سوڈان کا تھا لیکن وسطی افریقہ کے ممالک میں اس کا بکثرت آنا جانا لگا رہتا تھا۔[۱]

غرض اسلامی ممالک کا اب تک اس مرض سے تقریباً پاک ہونا مسلمانوں کے جنسی بے راہ روی سے ”قدرے“ دور ہونے کا نتیجہ ہے۔

توجہ طلب:

یہاں یہ بات بھی فائدے سے خالی نہیں ہو گی کہ علاج کی دنیا میں تین اہم اور بنیادی اصول بہت مشہور ہیں:

(۱) مرض کی صحیح تشخیص،

(۲) مرض کے مطابق صحیح دوا،

(۳) مرض کی مناسبت سے نقصان دہ چیزوں سے پرہیز۔

ان تینوں چیزوں میں سے کوئی بھی اصول اگر نظر انداز کیا جائے تو علاج بالکل ناممکن ہو گا، اور پھر علاج کے سلسلہ میں تمام ڈاکٹروں اور طبیبوں کا یہ متفقہ نظریہ ہے کہ مرض کے سبب کو دور کیا جائے، مرض خود بخود جاتا رہے گا۔ یہ نقطہ نہایت پائیدار اور صحیح علاج کی سمت ایک ضروری قدم ہے، اور ان معالجاتی نکات کی روشنی میں جب ایڈز جیسے مہلک مرض کا مطالعہ کیا جائے تو یہ معلوم کرکے حیرت ہوتی ہے کہ نہ تو اس کے سبب کو دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، اور نہ ہی اس کے پرہیز کے سلسلہ میں کوئی ہدایت دی جاتی ہے۔ صرف علاج کا نام لے کر بے دریغ دولت ضائع کی جا رہی ہے جس کا کوئی نتیجہ بر آمد نہیں ہو رہا۔ اتفاق سے جو اس بیماری کا سبب ہے وہی اس کے لئے پرہیز کی صورت بھی سامنے آتی ہے۔ اس لئے کوشش اس بات کی ہونی

[۱] الأمراض المتناقلہ عبر الجنس، ص:۱۸۳، ۱۸۴۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

چاہیے کہ

(۱) آزاد جنسی تعلقات (Free Sex) کی جو لہر ساری دنیا میں بالخصوص ترقی یافتہ ممالک میں پھیل رہی ہے اس پر قدغن وروک لگائی جائے۔

(۲) عیاشی کے اڈوں کو ختم کیا جائے۔

(۳) قحبہ خانے بند کئے جائیں۔

(۴) زناکاری وبدکاری کو قابلِ حدو تعزیر جرم قرار دیا جائے۔

(۵) زانی وزانیہ کو اس قدر سخت سزا دی جائے جو کہ دوسروں کے لئے تازیانۂ عبرت ہو۔

یہی وہ راستے ہیں جن سے قانونِ قدرت کا احترام بھی ہو گا اور ایڈز جیسی وباء سے انسانیت کو تحفظ بھی مل سکے گا۔

اس سلسلہ میں مذہبِ اسلام کی تعلیمات بڑی اہمیت رکھتی ہے، جن میں سے غضِ بصر یا نگاہیں جھکا کر رکھنا، زبان وکان کی حفاظت، تحفظِ نفس وستر پوشی اور زنا ولواطت کی سزائیں وغیرہ ہیں، جو کہ بالتفصیل ذِکر کی جاچکی ہیں۔

اس طرح اسلام نے خاص اپنی بیوی سے بھی حیض ونفاس کے ایام میں جماع کرنے سے منع کر دیا ہے، کیونکہ ان ایام میں جماع بھی بعض جنسی بیماریوں کا باعث ہو سکتا ہے، لہٰذا اس سے کلیۃً روک دیا گیا ہے۔

ان امور کے پیشِ نظر یہ بات بلا جھجک کہی جاسکتی ہے کہ انسانیت کو اگر روحانی سکون اور مادّی وجسمانی امن وعافیت مل سکتی ہے تو صرف دامنِ اسلام میں ہی مل سکتی ہے، کسی دوسرے دین و نظریہ میں نہیں۔[۱]

[۱] ماہنامہ الفلاح، بھیکم پور، یوپی، جلد ۳، شمارہ ۵، بابت رجب ۱۴۱۴ھ، دسمبر ۱۹۹۳ء، الایدز والأمراض الجنسیة، ص:۱۰۸، ۱۱۳۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فہرستِ مصادر ومراجع

(کتابیات)

نمبر شمار	اسم الکتاب	اسم المؤلف	طبع
۱	قرآن کریم اور متعدد تراجمِ قرآن		
	(أ)		
۲	ارواء الغلیل	علامہ محمد ناصر الدین البانی	جامعۃ الامام، الریاض
۳	انسائیکلوپیڈیا اسلامی معلومات	رفیع اللہ شہاب	صادق پبلیکیشنز، لاہور
۴	الایدز والأمراض الجنسیۃ	ڈاکٹر محی الدین	دار ابن کثیر، بیروت ومؤسسۃ علوم القرآن، عجمان
۵	الأمراض المتناقلہ عبر الجنس	ڈاکٹر فاخوری	دار العلم للملائین، بیروت
	(ب)		
۶	بدایۃ المجتہد	علامہ ابن رشد	بیروت
۷	بروتوکولات حکماء صہیون	ترتیب وتعریب: خلیفہ التونسی	بیروت
۸	بلوغ الامانی فی شرح مسند احمد الشیبانی	علامہ احمد عبدالرحمٰن البناء	دار الشہاب، قاہرہ
	(پ)		
۹	پردہ	مولانا مودودی	لاہور
	(ت)		
۱۰	تفہیم القرآن	مولا مودودی	ادارہ تفہیم، لاہور
۱۱	الترغیب الترہیب بتحقیق مصطفیٰ محمد عمارہ	امام منذری	دار الاخاء، بیروت
۱۲	التلخیص الجبر	حافظ ابن حجر عسقلانی	جامعہ سلفیہ، فیصل آباد
۱۳	تلک حدود اللہ	ابراہیم احمد	حکومتِ قطر
	(ج)		
۱۴	الجواب الکافی	علامہ ابن قیم	مکتبۃ الریاض الخیریہ، الریاض
۱۵	جرائم فحاشی وجنسی بے راہ روی	محمد منیر قمر	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ
	(ح)		
۱۶	الحدود والتعزیرات عند ابن القیم	علامہ ابو بکر ابوزید	المکتبۃ الاسلامی، بیروت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	اسم الکتاب	اسم المؤلف	طبع
۱۷	حاشیۃ الدسوقی	علّامہ دسوقی	مکتب الریاض الحدیثۃ، الریاض
	(ر)		
۱۸	ریاض الصالحین بتحقیق الالبانی	امام نووی	المکتب الاسلامی، بیروت
	(ز)		
۱۹	الزنا ومکافحتہ	عمر رضا کحالہ	موسسۃ الرسالہ، بیروت
۲۰	الزنا تحریمہ واسبابہ ونتائجہ وآثار	دندل جبر	مکتبۃ المنار الزرقاء، اردن
۲۱	الزرقانی شرح مؤطا	امام زرقانی	بیروت
	(س)		
۲۲	سنن ابی داؤد مع العون	امام ابوداؤد	مدنی
۲۳	سنن ترمذی مع التحفہ	امام ترمذی	مدنی
۲۴	سنن ابن ماجہ	امام ابن ماجہ	بیروت
۲۵	سنن دار قطنی مع التعلیق المغنی	امام دار قطنی	مدنی
۲۶	سبل السلام شرح بلوغ المرام	علامہ صنعانی	بیروت والریاض
۲۷	سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ	علامہ ابن البانی	بیروت والریاض
۲۸	سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ	علامہ ابن البانی	بیروت والریاض
۲۹	سنن کبریٰ بیہقی	امام بیہقی	بیروت
۳۰	سوئے حرم	محمد منیر قمر	مکتبۃ کتاب وسنت، ریحان چیمہ
۳۱	سنت واجب العمل ہے اور اس کا منکر کافر ہے	تالیف ابن باز، ترجمہ محمد منیر قمر	ادارۃ الترجمہ والتالیف، فیصل آباد
۳۲	السنن القویم فی تفسیر اسفار کلیم	ابراہیم الحورانی	بیروت
	(ص)		
۳۳	صحیح بخاری مع الفتح	امام بخاری	دارالافتاء، الریاض
۳۴	صحیح مسلم مع النووی	امام مسلم	بیروت
۳۵	صحیح مسلم، مترجم محمد فؤاد عبدالباقی	امام مسلم	بیروت
۳۶	صحیح ابن حبان (الاحسان)، بتحقیق الارناؤوط	امام ابن حبان	المکتب الاسلامی، بیروت
۳۷	صحیح الجامع الصغیر	علامہ البانی	المکتب الاسلامی، بیروت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	اسم الکتاب	اسم المؤلف	طبع
	(ض)		
۳۸	ضعیف الجامع الصغیر	علامہ البانی	المکتب الاسلامی، بیروت
	(ع)		
۳۹	عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری	علامہ بدرالدین عینی	دارالفکر، بیروت
۴۰	عشرہ نقاط ھامہ عن الایدز	وزارت صحت متحدہ عرب امارات	ابو ظہبی / وزارت صحت
	(غ)		
۴۱	غایۃ المرام فی تخریج الحلال والحرام	علامہ البانی	المکتب الاسلامی، بیروت
	(ف)		
۴۲	الفتح الربانی ترتیب مسند احمد الشیبانی	علامہ عبدالرحمن البناء	دارالشہاب، قاہرہ
۴۳	فقہ السیر محمد غزالی وتحقیقہ	غزالی والبانی	المکتب الاسلامی، بیروت
۴۴	فتح القدیر شرح ہدایہ	علامہ ابن الہمام	بیروت
۴۵	فقہ الصلاۃ	محمد منیر قمر	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ
	(ق)		
۴۶	قاموس الایدز الطبی	ڈاکٹر فاروق مصطفیٰ ومحمد رفعت	بیروت
	(ک)		
۴۷	کنزالعمال	علامہ علی متقی ہندی	بیروت
	(ل)		
۴۸	لغات الحدیث	علامہ وحید الزمان	نور محمد کارخانہ، کراچی
	(م)		
۴۹	المعجم الفھرس لالفاظ القرآن الکریم	علامہ محمد فواد عبدالباقی	دارالفکر، بیروت
۵۰	المعجم الفھرس لالفاظ الحدیث الشریف	مجموعہ مستشرقین	استنبول ولندن
۵۱	المعجم الوسط	مجموعہ اساتذہ	استنبول وشارجہ
۵۲	مفردات القرآن	علامہ راغب اصفہانی	دار القلم، دمشق، شام
۵۳	مترادفات القرآن	مولانا عبدالرحمٰن کیلانی	مکتبۃ السلام، لاہور
۵۴	مشکوٰۃ بتحقیق الالبانی	علامہ خطیب تبریزی	المکتب الاسلامی، بیروت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	اسم الکتاب	اسم المؤلف	طبع
۵۵	مجمع الزوائد	علامہ ہیثمی	موسستہ المعارف، بیروت
۵۶	معرفۃ السنن والآثار	علامہ بیہقی	بیروت (طبع اول)
۵۷	منتقی الأخبار مع النیل	علامہ المجد ابن تیمیہ	بیروت والریاض
۵۸	المغنی بتحقیق الترکي	علامہ ابن قدامہ	دار ہجر، قاہرہ، مصر
۵۹	المرعاۃ شرح مشکوٰۃ	علام عبید اللہ رحمانی	المکتبہ الاثریہ، سانگلہ ہل، شیخوپورہ
۶۰	مصنف عبد الرزاق	امام عبد الرزاق	بیروت
۶۱	مصنف ابن ابی شیبہ	امام ابن ابی شیبہ	الدار السلفیہ، بمبئ
۶۲	مستدرک حاکم	امام حاکم	بیروت
۶۳	مسند احمد	امام احمد بن حنبل	المکتب الاسلامی، بیروت
۶۴	مختصر سنن ابی داؤد	علامہ منذری	بیروت
۶۵	مع معالم السنن	امام خطابی	بیروت
۶۶	المنہاج شرح مسلم ابن الحجاج	امام نووی	بیروت
۶۷	الموسوعۃ الفقھیہ	متعدد علماء	حکومت کویت
۶۸	مؤطامالک مع التنویر	امام مالک	بیروت
۶۹	مسند بزار (البحر الزخار) بتحقیق ڈاکٹر محفوظ الرحمٰن	امام بزار	سعودیہ
۷۰	المراۃ بین الفقہ والقانون	ڈاکٹر مصطفیٰ السباعی	المکتب الاسلامی، بیروت
۷۱	مذاہبِ عالم کا تقابلی مطالعہ	غلام رسول ایم اے	علمی کتب خانہ، لاہور
۷۲	مشکلات الشباب الجنسیۃ والعاطفیۃ	استاذ عبد الرحمٰن واصل	مصر
	(ن)		
۷۳	نیل الاوطار	امام شوکانی	بیروت، الریاض
۷۴	نصب الرایۃ فی تخریج أحادیث الھدایۃ	علامہ زیلعی بیروت	
	(و)		
۷۵	ولا تقربوا الزنا	محمد عبد العزیز الہلاوی	بیروت، قاہرہ
۷۶	وجوب العمل بالسنۃ وکفر من أنکرھا	علامہ ابن باز	دار الإفتاء، الریاض

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

نمبر شمار	اسم الکتاب	اسم المؤلف	طبع
۷۷	وجوب العمل بالسنۃ...(اردو)	ترجمہ: محمد منیر قمر	الادارۃ الاسلامیہ للترجمہ والتالیف، فیصل آباد

جرائد ومجلات

نمبر شمار	اسم الجریدہ والمجلہ	مقامِ اشاعت
۷۸	ہفت روزہ الاعتصام	لاہور
۷۹	ہفت روزہ ترجمان	دہلی
۸۰	ماہنامہ صراط مستقیم	برمنگھم، برطانیہ
۸۱	مجلہ الرابطہ	مکہ مکرمہ
۸۲	مجلہ حضارۃ الإسلام	اردن
۸۳	ماہنامہ الفلاح	بھیکم پور، یوپی، انڈیا